

اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا ترجمان

سارے صحابہ واقفِ مرکزِ کتاب ہیں
جوانِ مقتدی ہیں ہی بکلیاں نہیں

حدید مرزا

سلسلہ اول
خیر لو سوره
خلافتِ راشدہ
☆ شماره نمبر 2 ☆ مارچ ☆ اپریل 2011 ☆

بنگلہ دیش کے 572 علمائے سپاہِ صحابہ کے مُوقوف کی تائید کی ہے

کتابتِ ادیب
سازِ خطاب

امام اہلسنت
کافر نس لئے
حضرت علامہ
الہدیٰ انوی
محمد
مولا
مظلہ العالی
صاحب

فوتِ شہیدِ اولِ اکبرؑ 1997
قانونِ فطرت سے متصالح ہے

آئینی قانونی حیثیت پہاڑِ تجزیہ

سپاہِ صحابہ
پک پائی گاہی شازش

مکتبہ حیاتِ انسانی

مولانا عظیم
العلامہ محمد
طارق شہیدؒ 5
کارن
کے سوتیلے بھائی ان کے بیٹے سمیت شہید

کراچی
ٹارگٹ کلنگ

حکمرانوں کی شرمناک جہی

صحاب رسول اللہ ﷺ

تبلیغ کا شرف تھے صحابہ رسول ﷺ کے
احکام دین سننے تھے سارے وہ دھیان سے
خوشنودی خدا کی سعادت حصول کی
وحدانیت کے بندہ بے دام ہو گئے
خوشنودی رسول ﷺ سے دامن کو بھر لیا
افلاک معرفت کے یہی ماہتاب ہیں
جو ان کے مقتدی ہیں وہی کامیاب ہیں
صحاب مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کا نام ہے
ان میں ہے جو بھی سایہ درہم یتیم ہے
صحاب مصطفیٰ ﷺ ہیں یہ ان کا ادب کرو
مگر ان کے مقتدی ہو تو پھر حکم رب کرو

حدید ص ۱۲

تھے زعمہ معجزات وہ حسن قبول کے
برحق نبی ﷺ کو مان کر دل اور زبان سے
صحاب نے دل سے دین کی دعوت قبول کی
جب کلمہ پڑھ کے داخل اسلام ہو گئے
توحید کو قبول دل و جاں سے کر لیا
صحاب مصطفیٰ ﷺ ہی فضیلت مآب ہیں
سارے صحابہ واقف رمز کتاب ہیں
جو کائنات کن میں بقا کا نظام ہے
نقش قدم انہیں کا رو مستقیم ہے
سر کو جھکا کے ذکر کرو ان کا جب کرو
ان کے طفیل رب سے شفاعت طلب کرو

ضروری اعلان

جرنیل اہلسنت لما اجزأت جہادی

مولانا عظیم طارق شہید
العلامة محمد

اہلسنت مناظر اسلام
حضرت علامہ علی شیر حیدری

کیوشہادت کی مناسبت خصوصی شمارہ شائع کر رہا ہے

نظام خلافت راشدہ اگست کے مہینے میں

کے یوم شہادت کی مناسبت سے نظام خلافت راشدہ
اکتوبر کے مہینے میں خصوصی شمارہ شائع کر رہا ہے

مولانا عظیم طارق شہید سے محبت و عقیدت رکھنے والے احباب
سے گزارش ہے کہ اپنے مضامین آرام اور یادیں درج ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں

حضرت علامہ علی شیر حیدری شہید مدظلہ سے محبت و عقیدت رکھنے والے
تمام احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مضامین و آراء اور یادیں
درج ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں

0300-7916396
041-3420396

برائے رابطہ نظام خلافت راشدہ بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد

نیز ان خصوصی شماروں میں اشتہار چھپنے کے لئے بھی اس پتے پر رابطہ کریں

خلافت راشدہ

نظام خلافت راشدہ کے قیام کے لیے تنظیم کا علمبردار

خیر پور سندھ

بانی

علامہ علی شیر حیدری

شاہ خاندانہ

جلد نمبر 2

مارچ اپریل 2011ء

شمارہ نمبر 2

کس ترتیب

- 5 کراچی مارگنگ
- 6 ضرب حیدری
- 7 درس قرآن
- 11 انٹرویو مولانا مسعود الرحمن عثمانی
- 15 بارگاہ رسالت مآب
- 19 تابعدہ ستارے
- 23 معیار صحابیت
- 25 اسلام دشمنوں کو اہلسنت کہنا منافقت
- 29 جرنیل اعظم
- 29 زندگیاں صحابی کی
- 33 سفر نامہ ایران
- 35 جزا کی سزا
- 36 وقات حسرت آیات
- 37 فورقہ شیڈ دل
- 39 معیار حق
- 41 ناموس اہل بیت
- 42 امام اہلسنت کا نظرسے خطاب
- 43 اہل بیکری واک
- 45 میری کہانی
- 47 کیا ہم بہرے ہیں
- 49 مشکلات کا روحانی حل
- 50

مولانا امیر علی

حضرت حق بنی نواز جھنگوی شہید

مولانا امیر علی

حضرت ضیاء الرحمن بنی فاروقی شہید

مولانا اعظم

حضرت محمد طارقی شہید

جلس ادارت

- ☆ میاں عثمان غنی لاہور
- ☆ محمد شفقت عزیز فیصل آباد
- ☆ سید مظہر علی شاہ راولپنڈی
- ☆ خان صبغت اللہ پشاور
- ☆ محسن تنویر کوئٹہ
- ☆ سلیم اللہ خان کراچی
- ☆ ظفر اللہ وڑائچ ملتان
- ☆ امیر خان بھارانی حیدر آباد
- ☆ سلام اللہ سلفی رحیم یار خان
- ☆ محمد یار خشک محجور
- ☆ حافظ نجی عاصم کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان

فی شمارہ 30 روپے سالانہ -/400 روپے

پبلشر نظام خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیر پور سندھ

khelafaterashida@yahoo.com

tahirsmi@gmail.com



آنحضور ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ میری امت میں ایک گروہ وہ ہوگا جو آل بیت کی صحبت کا دعویٰ کرے گا (صحابہ پر) طعن و تشنیع اس کی علامت ہوگی ان کو رافضی کہا جائے گا اس گروہ کے ساتھ جنگ کرنا کیونکہ (وہ گروہ) مشرک ہوگا (تجلی القرآن صفحہ 222 بیروت صفحہ 21)

جنتی اشیاء لوگوں میں ہوئیں تم (اے صحابہ کرام ﷺ) ان سب سے بہتر ہوئیں کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ آل عمران)

خدائی فیصلہ

صحابہ رسول
رضی اللہ عنہم

حارث بن عقبہ کا بیان ہے عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی تھیں آپ نے پوچھا تجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے پر کس نے آمادہ کیا تو اس نے کہا کسی نے نہیں بلکہ میں تو خود سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا بغض رکھنا بھی گالی دینے کے مترادف ہے اس پر اسے تیس کوڑوں کی سزا دی گئی ایک اور مقام پر امیر ایہم بن میسرہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کو کسی نے (کسی شخص) کو مارا تو اس نے بغض نہیں دیکھا سوائے ایک آدمی کے جس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دی تھی اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔ محمد بن یوسف سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا وہ کافر ہے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے پھر ان سے پوچھا بظاہر وہ لالہ الا اللہ کا قائل ہے تو فرمایا اس کو ہاتھ نہ لگایا جائے بلکہ لکڑی سے تھپتھپ کر گڑھے میں دفن کر دو۔ (اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیثیت)

فرائض عظمیٰ علیہ السلام

اقتدار کا نشہ حکمرانوں کو کچھ ایسے اعزاز میں پاگل کرتا ہے کہ وہ اولاً تو یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتے ہیں کہ کبھی بھی اقتدار کی کرسی سے انہیں الگ ہونا پڑے گا اور دونوں باتوں سے لوٹ مار کرتے ہوئے ان کی حالت اس عاشق زار کی سی ہوتی ہے جو چوک پر کھڑا ہو کر اپنے محبوب کے گھر کا دیدار کر رہا ہوتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی بھی دیکھنے والی آنکھ نہیں ہے، ظلم و جور و تشدد و بربریت کا گناہ ڈاکھیل اس پر شری نے کھیلایا جاتا ہے کہ وہ مکافات عمل کے اصول کو فراموش کر کے اپنے راستے میں کانٹے پونے کو کامیابی یقین کرتے ہیں (بحوالہ نوت لکھی زنجیر نمبر صفحہ 405)

عالمی قانونی فیصلہ

آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی نسل کی چاہی صحابہ کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے ورنہ پرفت اور الیکٹراک میٹیاں لانے بے حیائی اور بے غیرتی کا جہاد ہم چار کھانے اس سے دنیا کا کوئی انسان محفوظ نہیں رہ سکتا، غلبہ اسلام کی تحویل آنحضرت ﷺ کے دور میں بھی خلافت کے ذریعے ہوئی آج بھی نظام خلافت راشدہ کے بغیر غلبہ اسلام کا تصور ہی محال ہے۔ سپاہ صحابہ کا بیٹنام دیا بھر کے مسلمانوں کی وحدت کا ضامن ہے اس پر ہم کے سچے ایک طرف غلبہ اسلام کا مقصد نبوت پورا ہوگا تو دوسری طرف جی نسل صحابہ کرام کی چوکت سے دنیا کے ہر پہلو کا جواب دے سکے گی صحابہ کرام کی تعلیمات کے ذریعے قرآن وحدیث کی تعلیم کا راستہ اپنا کر ہم ہدایت و رسوم اور فتنہ ہائے عصر سے بھی دامن کش ہو سکتے ہیں۔ (قاروقی شہید کا بیٹنام صفحہ 19)

لکھنؤ کی شہید

میں دشمنان صحابہ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم زندگی اور موت کو برابر کر چکے ہیں ہم موت سے ڈر کر پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں، میرا حیر مطلب ہے کہ میں نے اپنی زندگی مدح صحابہ اور اسی عاشق صدیقہ رضی اللہ عنہ کے دو پہنے کی حفت بیان کرتے ہوئے گزار چھوڑی ہے میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اگر مجھے قتل کر دیا گیا تو میرے قاتل وہی ہوں گے جن کے خلاف میں صحابہ کرام کی عصمت کی جنگ لڑ رہا ہوں۔ (شہادت کے تین روز قبل خطاب سے اقتباس)

کراچی ٹارگٹ ملنگ مولانا عظیم طارق شہید کے سوتیلے بھائی سمیت 5 کارکن شہید

کراچی میں گزشتہ کئی عشروں سے سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کی ٹارگٹ ملنگ سے شہادتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہینلز پارٹی کے حکمران ہر کارروائی کے بعد قاتلوں کی گرفتاری کے وعدے کرتے ہیں۔ چند دن گزرنے کے بعد اسی طرح کا دوسرا واقعہ پیش آ جاتا ہے اور سپاہ صحابہ کراچی کے قائدین عوام کو پر امن رہنے کی اپیل کرتے ہیں، احتجاج کی کال دیتے ہیں پچھلی احتجاج کی کال کی سی ای ابھی خشک نہیں ہو پاتی کہ پھر کسی ذمہ دار کو اپنے بھائی، بیٹے یا والد سمیت شہید کر دیا جاتا ہے۔

مارچ کے پہلے ہفتے میں لاٹھی چارج میں اہلسنت والجماعت کے نائب صدر مدرسہ عمر بن عبدالعزیز کے مہتمم قاری سعد عالم نعمانی ولد مظاہر عالم کو موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا اس سے اگلے روز جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد عظیم طارق شہید کے سوتیلے بھائی سابق ایم پی اے سندھ اسمبلی مولانا محمد ذکریا بیٹے کے صاحبزادے مولانا محمد احمد مدنی کو ان کے بیٹے مولانا محمد ابو بکر سمیت موٹر سائیکل سوار 6 دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے اسی طرح بغرزوں میں اہلسنت والجماعت کے ایک مقامی ذمہ دار سمیت دو کارکنوں پر فائرنگ ہوئی جس سے مقامی ذمہ دار شہید ہو گئے۔

دہشت گردی کا یہ سلسلہ رکسنے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے کراچی کے اندر اہلسنت والجماعت کے قائدین اور کارکن غیر محفوظ ہو کر رہ گئے ہیں کوئی پتہ نہیں کب گولی آئے اور ہنستا ہوا چہرہ مرجھا جائے ہینلز پارٹی کے حکمرانوں کو عوام کو تحفظ فراہم کرنے کی بجائے اپنی ذاتی لڑائیوں، حکومت بھانے کیلئے ایم کیو ایم کی منت سماجت سے فرصت نہیں ہے ایسی صورت حال میں جب حکمران غریب معصوم اور بے بس عوام کو تحفظ فراہم نہ کر سکیں اور عدالتیں بے بس نظر آئیں تو خداوند کریم کے غضب سے پناہ مانگنا چاہئے۔ ہینلز پارٹی کے شیعہ حکمرانوں سے کوئی مطالبہ، کوئی درخواست اور کوئی اپیل کرنے کی بجائے خداوند کریم کے حضور دست بستہ دعا کرنا چاہئے کہ اے اللہ ان حکمرانوں کو عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنے کی بجائے اپنی پیش و عشرت سے ہی فرصت نہیں ہے ان حالات میں ہمیں ایسے حکمران عطا فرما جو عوام کے جان و مال کا تحفظ کر سکیں اور پاکستان کو صحیح اسلامی ملک بنا کر خلفاء راشدین کا امن و سکون والا نظام نافذ کریں۔

جے یو آئی کی مرکزی قیادت کے لئے لمحہ فکریہ!

سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کے مقامی رپورٹر کے مطابق کشمور ضلع جیکب آباد کے ایک شیعہ جاگیر دار آنجمانی مہران بھارانی فوت ہو گئے ان کی نماز جنازہ ایک شیعہ ذاکر نے پڑھائی اور نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں نے جمعیت علماء اسلام جیکب آباد کے ضلعی امیر سید شاہ محمد شاہ جمعیت علماء اسلام تحصیل ٹھل کے امیر سید باسط شاہ اور جنرل سیکرٹری محمد حیات گھنجر شامل تھے۔

جمعیت علماء اسلام کے قائد، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود بیٹے کا شیعہ اثنا عشری کے کفر پر فتویٰ، فتاویٰ مفتی محمود جلد نمبر 3 کے صفحہ نمبر 67 پر موجود ہے اس کے ساتھ ہی حضرت مولانا مفتی محمود نے اپنے تاریخ ساز فتویٰ میں کسی شیعہ اثنا عشری کی نماز جنازہ پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کو شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے والے جیکب آباد کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ کابر علماء کرام کے فتاویٰ جات کی اس طرح سرعام خلاف ورزی کر کے بے توقیری نہ کی جائے یہ واقعہ جہاں قابل مذمت ہے وہاں جے یو آئی کی مرکزی قیادت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔



لفظ امام کی قرآنی تشریح

لا اہل سنت مولانا عبدالحکیم رحمہ اللہ کے قلم سے

میں بھی یہ کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ مصوم کسی ایک مقام میں ہوں گے اس مقام کے بھی سب لوگ ہر ربات میں مصوم کی طرف رجوع نہیں کر سکتے اور دوسرے مقامات کے لوگوں کا تو ذکر کیا لااحالہ ہو سکتا ہے غیر مصوم سے مصوم کے احکام معلوم کرنا پڑیں گے خواہ وہ مصوم کا نائب ہی کیوں نہ ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت بھی حاصل ہوئی پھر بھی وہ کوئی ایسا انتظام نہ کر سکے کہ ہر معاملہ میں لوگ ان سے ہدایت حاصل کر سکتے بلکہ خاص کوئمہ میں

ان کی طرف سے ایک غیر مصوم کا نائب مقرر تھا جو مقدمات کے فیصلے کرنا تھا کوئمہ سے باہر ان کے نائب تھے جو طرح طرح کی خیاں تہیں کرتے تھے اور لوگ مجبور تھے کہ انہیں کے احکام پر عمل کریں انہی کی موجودگی میں اصحاب ائمہ میں باہم دینی مسائل میں اختلاف ہوتا تھا

اور وہ اختلاف نزاع کی اس حد تک پہنچتا تھا کہ باہم ترک کلام و سلام کی نوبت آ جاتی تھی اور کسی طرح اس کا اظہار نہ ہوتا تھا مجتہدین شیعہ کہتے ہیں کہ اصحاب ائمہ پر واجب نہ تھا کہ ائمہ سے یقین حاصل کریں (دیکھو اس اس اصول) فرمیدار ائمہ کی موجودگی میں ہی غیر مصوم کا اہل بیت جاری تھا اور اب تو کسی شیعہ کو کچھ کہنے کی مجال ہی نہیں کیونکہ قدرت نے اس طرح ان کے خاندان سلامت کو خاک میں ملایا ہے کہ اب بھی کوئی نہ سمجھے تو کس منہ سے خدا کے سامنے جائے گا شیعہ کہتے تھے کہ ہر زمانہ میں ایک مصوم کا ہونا ضروری ہے تاکہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں مگر امام حسن مسکری کے بعد جن کی وفات 260ھ میں ہوئی آج تک نہ ایک ہزار اسی سال ہوئے کوئی امام مصوم موجود نہیں ہے اور شیعہ بھی غیر مصومین کا اہل بیت کہہ رہے ہیں اور

رہایات ہی پر کاغذی عمل ہے اب کوئی پوچھے کہ غیر مصوم کا اہل بیت کہہ کر تم گمراہ ہوئے یا نہیں اور جب رہایات ہی پر عمل کرنا ضروری ہو تو خدا کی رہایات نے کیا قصور کیا ہے کہ انکو چھوڑ کر امام باقر و امام صادق کی رہایات پر عمل کیا جائے۔

شیعہ کہتے ہیں کہ امام مصوم موجود ہیں مگر وہ نظروں سے پوشیدہ ایک عمارت کے اندر تشریف رکھتے ہیں لیکن جب ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور ان سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے تو انکا وجود لازم ہے اور پھر اگر ایسا موجود ہوتا کافی ہے تو ہمارے نبی کریم ﷺ بھی قبر اقدس کا دور میں موجود ہیں اور ایسی دعویٰ کے ساتھ کہ اس عالم کی کڑیوں ذمہ گیاں اس پر قربان ہیں۔

ایک لطیفہ یہاں یہ بھی ہے کہ خدا نے دنیا کا خاتمہ ان

مصوم معترض الطاعت کی ضرورت اور نہ کسی غیر مصوم کی اتباع کی حاجت۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو شانہ اقدار کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا نائب بن کر دین کے ان مہمات کو انجام دیتا رہے جن کی انجام دہی بغیر شانہ اقدار کے نہیں ہو سکتی مگر اس شخص کے مصوم ہونے

رسول اکرم ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد امت کی ہدایت اور بندوں پر اللہ کی محبت قائم رکھنے کیلئے دو چیزیں کافی ہیں جو قیامت تک موجود رہیں گے (1) قرآن (2) سنت نبوی دو ستارے ہیں۔

کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ رسول ﷺ کی طرح دین کا ماخذ نہیں قرآن و سنت کی پیروی جس طرح اور مسلمانوں پر فرض ہے بالکل اسی طرح اس شخص پر بھی ہے دین میں ذمہ دار بغیر قبول کرنے کا اس شخص کو اختیار نہیں ہے حرام کو حلال کر سکتا ہے نہ حلال کو حرام اس شخص کی اطاعت بھی صرف انہیں باتوں میں ضروری ہے جو قرآن و سنت کے خلاف نہ ہوں جیسا کہ آیت صلوٰی الامور میں اس کو صاف ارشاد فرمایا ہے اسی شخص کو خلافتِ امام کہتے ہیں۔

خلیفہ یا امام کا انتخاب بھی امت کے ذمہ ہے بالکل اسی طرح جیسے امام نماز کا نقرہ مقتضیوں کے ذمہ ہے اگر امت کسی تالاقی شخص کو خلافت کے لئے انتخاب کرے تو گنہگار ہوگی جس طرح مقتضی کسی تالاقی شخص کو امام چاہنے سے گنہگار ہوتے ہیں اس لئے کہ بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن و سنت

اگر شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن و سنت ہدایت کیلئے کافی نہیں ہیں اس لئے کہ بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن و سنت

خلیفہ یا امام کا انتخاب امت کے ہی ذمہ رکھا گیا ہے جس طرح امام نماز کا نقرہ مقتضیوں کے ذمہ ہوتا ہے۔

کے مطالبہ معلوم کرنے کے لئے کسی بیان کرنے والے کے محتاج ہوں گے اور وہ غیر مصوم ہوگا تو لااحالہ ہوگا غیر مصوم کی اتباع کرنے کے لئے اور وہی سب غرایاں لازم آئیں گی جو غیر مصوم کے اہل بیت میں ہوتی ہیں۔

تو جواب یہ ہے کہ اس چیز کو اگر غیر مصوم کا اہل بیت قرار دیا جائے تو اس سے کسی حال میں غرض نہیں ہو سکتی مصوم کی موجودگی

آیات امامت کی تفسیر کر کے یہ بتانا مقصود ہے کہ لفظ "امام" کے معنی قرآن شریف میں کیا ہیں اور شیعوں نے کیا گھڑے ہیں اور شیعوں کا اصلی مقصود اس ایجاب سے کیا ہے۔

شیعہ کہتے ہیں کہ مسئلہ امامت اصول دین میں سے ہے اور اس مسئلہ کی ایجاب پر ان کو اس قدر تازہ ہے کہ اگر انکو امامیہ کہا جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔

اہل سنت کہتے ہیں کہ شیعوں کا مقصد مسئلہ امامت دین الہی کی سخت ترین بنیادوں سے ایک مسلم کے لئے اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں کہ وہ مسئلہ امامت کا قائل ہو اور اپنے کلامیہ کہے بچے:

آن کہ فرست آں تک من است
شیعہ مسئلہ امامت کی ضرورت کو بڑی طبع سازی کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور سادہ لوحوں کو یہ دکھاتے ہیں کہ انہوں نے بڑی اہتمام سے دعاوی کا اختیار کیا ہے۔

شیعہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد انہیں کے مثل کوئی مصوم دنیا میں موجود نہ ہوا اور رسول کی طرح اس کی اطاعت لوگوں پر فرض نہ ہو تو لوگوں کو ہدایت کس سے حاصل ہوگی غیر مصوم کی اتباع میں سنا گرا ہی کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ غیر مصوم سے ہر وقت خلا کا سارہ ہوتا

مکن ہے۔
لہذا ضروری ہوا کہ رسول ﷺ کے بعد ہر زمانے میں قیامت تک ایک مصوم معترض الطاعت دنیا میں موجود رہے تاکہ سعادت مند لوگ اس سے دین حاصل کریں اور خدا کی محبت بندوں پر قائم رہے اسی مصوم معترض الطاعت کو جو ہر وقت میں رسول کا مثل اور نائب ہے امام کہتے ہیں آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک کیلئے خدا کی طرف سے بارہ امام مقرر ہو چکے ہیں اور

بارہویں امام پر دنیا کا خاتمہ ہے۔

اہل سنت (مسلمان) کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہدایت خالق اللہ کیلئے اور بندوں پر محبت خداوندی قائم رکھنے کیلئے دو چیزیں کافی ہیں جو قیامت تک موجود ہیں گی۔

(1) قرآن (2) سنت
نبوی دو ستارے ہیں جس کے اہل بیت کا رسول خدا ﷺ عمر دے گئے اور فرما گئے کہ ان کی اتباع کرنے سے ہرگز کفر ایسی تم میں نہ آئے گی یہ بھی فرما گئے کہ یہ دونوں چیزیں قیامت تک دنیا میں موجود ہیں کی لہذا آپ ﷺ کے بعد نہ کسی کو آپ ﷺ کا مثل اور

بارہویں امام صاحب پر رکھا اس لحاظ سے زائد از زائد چھٹی
صدی ہجری میں قیامت قائم ہو ضرور تھی مگر لوگوں کی تاثر ملی اور
بدکاری کی وجہ سے امام صاحب غائب ہو گئے اور خدا کو انکی مردار
کرن پڑی اور قیامت کا وقت مل گیا خیر اس میں کوئی مضائقہ نہیں
خدا کو بدلتا تو وہ ماضی رہتا ہے۔

اصل حقیقت:

یہ ہے کہ بانیان مذہب شیعہ کا مقصد اصلی دین اسلام کا
سب کرنا تھا اور وہ اسی لئے مسلمانوں کے لباس میں آ کر اپنی
کاروائیاں کر رہے تھے لہذا انہوں نے ایک طرف تو قرآن کو
حرف کہا شروع کیا دو ہزار سے زیادہ روایتیں قرآن میں ہر قسم
کے تحریف کی تصنیف کر لیں اور دوسری طرف قرآن کو مجھے اور
چوتھان شہید کیا تیسری طرف تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کلاب قرار
دیا تا کہ رسول خدا ﷺ کے حجرات اور تعلیمات جو انہیں صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں قابل اعتبار نہ ہیں اور چوتھی طرف یہ
کاروائی کی رسول خدا ﷺ کے بعد بارہ شخص آپ ﷺ کے مش
معصوم اور مفسد الخصاص مجوز کیے اور انکے اختیارات یہ بیان
کئے کہ:

فہم یصلون ما یشاءون ویحرمون ما یشاءون
(رواہ کانن صفحہ 22)

یعنی یہ اپنے جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں اور جس چیز کو
چاہیں حرام کر دیں تا کہ مسلمانوں کو رسول خدا ﷺ سے استغناء
ہو جائے یہ دعوائیں ہیں کہ بانیان مذہب شیعہ کے اصلی مقصد عالم
کافرا کا کر رہے ہیں۔ غضب خدا کا کیا تو یہ چاہتے کہ ہم غیر
معصوم کے اہلکار سے منچے کے لئے وہاں وہاں امام بنائے ہیں اور
سول خدا ﷺ کی حد میں چونکہ غیر معصومین سے منقول ہیں اس
لئے انہیں اپنے اور غیر معصومین کا اہلکار بھی کیا جائے اور غیر
معصومین کی قتل کی ہوئی روایات بھی لی جائیں مگر رسول ﷺ کی
فہم بلکہ انکی۔

بہر کیف اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ لفظ "کام" کے جو
معنی شیعوں نے گھڑے ہیں قرآن مجید سے کہیں ان کا ثبوت
نہیں ملتا۔

قرآن مجید میں ایک دو جگہ ان کا بارہ جگہ لفظ کام کا استعمال
ہوا ہے مگر کسی جگہ بھی شیعوں کے مفروضہ معنی نہیں پڑے قرآن مجید
میں امام مطلق چیشا کے معنی میں ہے خواہ وہ اچھا ہو یا برا شیعوں پر
بھی یہ لفظ بولا گیا ہے اور کافروں، بدکاروں پر بھی ملاحظہ ہو:

پہلی آیت:

لَقَدْ كَفَرَ الْكُفْرُ الْاِثْمُ لَا اِيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَحْشَرُونَ
(سورہ بقرہ ص 136)

آجائیں۔

(ف) اس آیت میں حق تعالیٰ نے کافروں کے سر ماروں کو لام
فرمایا یہ اس کے وہ کافروں کے پیشا تھے کافر لوگ ان کا اہلکار
کرتے تھے۔

دوسری آیت:

ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمة
یہ آیت دو جگہ ہے اول سورہ ہود بارہویں پارے میں
دوسری سورہ احقاف چھبیسویں پارے میں۔

ترجمہ: "قرآن شریف سے پہلے موسیٰ کی کتاب (یعنی
توریت) امام اور رحمت تھی۔"

(ف) اس آیت میں خدا نے کتاب کو امام فرمایا اس لئے کہ وہ
لوگوں کی پیشا ہے لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں انچھ دو قدیم میں
من مات ولم یعرف امام ازمانہ پرایک بسوط مشون شائع ہوا

**مفروضہ نظریہ امامت دین الہی کی سخت ترین
بغاوت ہے ایک مسلمان کیلئے اس سے زیادہ کوئی
عیب نہیں کہ وہ نظریہ امامت کا قائل ہو۔**

تھا اس میں ایک مطلب اس حدیث کا ہے بھی بیان کیا گیا تھا کہ
ہو سکتا ہے کہ امام زمان سے آسمانی کتاب مرو اور اور مطلب
حدیث کا یہ ہو کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام یعنی اپنے زمانہ کی
کتاب اللہ کو نہ پہچانتا ہو یعنی اس پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ جاہلیت کی
موت مرے گا تو شیعوں کے قبلہ جو انکھما مالہ پڑا اصلاح نے اس
پر بڑا حسرت کیا کہ پہلے امام کا اطلاق کتاب پر کسی طرح ہو سکتا ہے
مگر جب یہ آیت قرآنی پیش کی گئی کہ خدا نے توریت کو امام فرمایا
ہے تو یہ جھوٹ مسکوت ہو گئے۔

تیسری آیت:

والھما لامام مبین (سورہ محمد ص 61)
ترجمہ: "حقین وہ دونوں ہیں امام مبین یعنی شارع عام
پر ہیں۔"

(ف) دو بیتوں پر خدا کا خطاب نازل ہوا تھا ان کا ذکر اس آیت
میں ہے اس آیت میں سرک کو اللہ نے "کام" فرمایا اس لئے کہ
مساخر اس کا اہلکار کرتے ہیں۔

چوتھی آیت:

وجعلناہم ائمة یصلون بالمرقا
(سورہ انعام ص 16)

ترجمہ: اور بنادیا ہم نے ان کو امام کہ ہمارے حکم سے وہ
لوگوں کو جاہلیت کرتے تھے "اس آیت میں حق تعالیٰ نے حضرت

یہاں امامت بھی ثابت ہے۔

پانچویں آیت:

واللھن یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا
وفریقاتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماما
(سورہ لقمان ص 17)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار
بخش دے ہم کو ہماری بیویوں کو اور ہماری اولاد سے عیش و
آگھوں کی بناوے ہم کو متقین کا امام۔"

(ف) اس آیت میں حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ ترغیب دی ہے
کہ تم ہم سے یہ دعا مانگا کرو اس دعا میں اپنے لئے امامت کی
درخواست بھی ہے مگر یہ ہے کہ شیعوں کے مفروضہ معنی کی بنا پر اپنے
لئے امامت کی دعا مانگنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح اپنے لئے
نجات کی درخواست کرنا لہذا یہاں بھی امامت سے مطلق پیشدانی
مراد ہے شیعوں کی اصطلاحی امامت مراد نہیں۔

اس آیت میں شیعوں کو بڑی مشکل نظر آتی کہ
امامت تو ایک ایسی چیز ہوتی جاتی ہے جس کی ہر شخص ترنا
کر سکتا ہے بلکہ کرنا چاہئے لہذا انہوں نے فوراً امام جعفر
صادق کے نام سے ایک روایت تصنیف کر لی جسے قرآنی میں
ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اس آیت میں تحریف ہو گئی ہے
اصلی عبارت تعمیر مذکور کی ہے:

قمری علی ابن عبداللہ علیہ السلام
واجعلنا للمتقین اماما قتال ابو عبداللہ لقد
سالوا اللہ عظیم ان یجعلہم للمتقین اماما
فقبل لہ بہن رسول اللہ کیف تولت قتال
الما تولت واجعل لنا من المتقین اماما

ترجمہ: "امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی
واجعلنا للمتقین اماما تو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اللہ
سے ان لوگوں نے بڑا سوال کیا کہ ان کو متقین کا امام بنا
دے تو ان سے پوچھا گیا کہ اے فرزند رسول اللہ یہ آیت
کس طرح نازل ہوئی تھی امام نے فرمایا یہ آیت اسی طرح
تھی واجعلنا للمتقین اماما یعنی متقین میں سے ایک
امام ہمارے لئے بنا دے۔

چھٹی آیت:

وسمیع ان لمن علی الذین انصروا فی
الارض ونجعلہم الامۃ ونجعلہم الوارین
(سورہ جہنم ص 12)

ترجمہ: "اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو
زمین میں مکرر ہو گئے تھے اور ان کو امام بنادیں اور ان کو

(زمین کا وارث بنادیں۔)
(ف) اس آیت میں حق تعالیٰ نے نبی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ

ابراہیم علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت
یعقوب علیہ السلام کو امام فرمایا شیعوں کے معنی یہاں بھی نہیں ہیں

ترجمہ: "اے مسلمانو کفر کے کاموں سے قائل کرو ان کا
ایمان اب باقی نہیں ہے تا کہ وہ (اپنی شرارتوں) سے باز

وہ زمین میں بہت کمزور تھے لہذا ہم نے چاہا کہ ہم ان پر احسان کریں اور ان کو امام بنادیں اس آیت میں بھی امامت مطلق پیشوائی کے معنی میں ہے جس سے مراد نبوت اور بادشاہت ہے جیسا کہ ایک دوسری آیت میں نبی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم نے تم کو بادشاہ بنایا اور انبیاء تم میں مبعوث کئے۔

ساتویں آیت:

واجعلناہم الامۃ یهدون الی النار
(صاحب مفسرین)

ترجمہ: ”اور بنادیں ہم ان کو امام کہ بلائے تھے وہ دوزخ کی طرف۔“

(ف) دیکھئے اس آیت میں امام کو کیسے برے معنی میں استعمال کیا ہے اس آیت میں فرعون و اہل کو امام فرمایا۔

آٹھویں آیت:

وجعلنا منہم الامۃ یہدون یسرنا لہما صبروا
وکلوا یا یفنا یوفون (صاحب مفسرین)

ترجمہ: ”اور بلائے ہم نے ان میں سے امام کہ ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے جب کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ لوگ ہماری آغوش پر یقین نہ رکھتے تھے۔“

(ف) اس آیت میں نبی اسرائیل کا تذکرہ ہے اس آیت میں امام معنی نبی ہے اس لئے کہ اللہ کے حکم سے ہدایت کرتا نہیں ہی کا کام ہے اور آگے چل کر ان پر یقین نازل کرنے کا بھی تذکرہ ہے اس سے بھی امامت کا معنی نبوت ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

نویں آیت:

انا نحن نوحی الی المومنین ولکعب ما قلنوا
وآکلہم وکل شیء احصینہ فی امام مبین
(صاحب مفسرین)

ترجمہ: ”تحقیق ہم نوحہ کرتے ہیں مردوں کو اور کہتے ہیں تمام ان کاموں کو جو لوگوں نے آگے پیچھے اور ان کی پیچھے چھوڑی ہوئی چیزوں کو اور ہر چیز کو ہم نے ایک دشمن امام میں گھیر دیا ہے۔“

(ف) یہاں امام کا لفظ کعب پر اطلاق کیا گیا ہے روشن امام سے یا تو نوح محفوظ مراد ہے یا اعمال نامہ ایک دوسری آیت سے اعمال نامہ ہی مراد ہونے کی تائید ہوتی ہے

سورہ بقرہ: ۱۲۹
ولا اصغر من ذالک ولا اکبر الا فی کتاب مبین

یعنی ہر چھوٹی بڑی چیز ایک واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے اعمال نامہ کو امام اس لئے فرمایا کہ وہ بھی ایک حکم کا پیشوا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دینا ضروری ہے۔

دسویں آیت:

یوم نلحقوا کل الناس بالعلیہم
(صاحب مفسرین)

ترجمہ: ”جس دن کہ ہم بلائیں گے ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ۔“

(ف) اس آیت میں امام سے مراد پیغمبر ہیں کیونکہ قیامت کے دن ہر امت اپنے پیغمبر کے ساتھ بلائی جائے گی جیسا کہ ایک دوسری آیت میں فرمایا:

ولکل امۃ رسول فاذا جاء رسولہم قضی
بینہم بالقرسط وھم لا یظلمون

ترجمہ: ”اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب ان کا رسول آجائے گا تو ان کے درمیان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔“

گیارہویں آیت:

واذابلیٰ ابراہیم رہہ بکللت فاقمہون قال
الی جاعلک للناس املاً قال ومن ذریعہ

قال لا ینال عہدی الظالمین
(صاحب مفسرین)

ترجمہ: ”اور جب کہ ابراہیم علیہ السلام کو ان کے کلب نے چند باتوں میں آزمایا اور ابراہیم علیہ السلام نے ان باتوں کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں ابراہیم علیہ السلام نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی (کچھ لوگوں کو امام بنا) اللہ نے فرمایا کہ میرا عہد ظالموں کو نہ پہنچے گا۔“

(ف) اس آیت میں یہ بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام امتحان خداوندی میں کامیاب ہوئے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانا چاہتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بھی اس نعمت میں شریک کرنا چاہا تو حق تعالیٰ نے ان کو خبر دی کہ تمہاری اولاد میں ظالم اور عادل دونوں قسم کے لوگ ہوں گے ظالموں کو یہ نعمت نہ ملے گی۔

شیعوں نے اس آیت میں بہت باتیں جوڑ دی ہیں ان کے امام اعظم شیخ علی نے منہاج النکرات میں اس آیت کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں شیعوں کے مفروضہ معنی سے امامت کا نبوت ہوتا ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت سے بڑھ کر ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے لئے مصمم ہونے کی ضرورت ہے اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت مل چکی تھی اس کے بعد خدا نے فرمایا کہ میں تم کو امامت کا مرتبہ بھی دینا چاہتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ امامت کا مرتبہ نبوت سے زیادہ ہے پھر جب

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے امامت کی درخواست کی تو خدا نے فرمایا کہ ظالم کو یہ مرتبہ ملے گا یعنی غیر ظالم کو ملے گا اور غیر ظالم ہی کو کہتے ہیں جس نے بھی گناہ نہ کیا وہ اور ہی کو مصمم کہتے ہیں شیعہ بھی یہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے حضرت علقمہ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت کا ابطال ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگ محض اللہ کا ظالم تھے اور ظالم ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے قتل ہذا اسلام بہت پرستی کی تھی۔

جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس خطاب کا بعد نبوت ہونا کہیں سے ثابت نہیں امامت سے نبوت کے سوا کسی اور مرتبہ کا مراد لینا محض بے دلیل ہے آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام امتحان خداوندی میں کامیاب ہوئے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ ہم تم کو مرتبہ نبوت عطا کرنا چاہتے ہیں حضرت ثناء اللہ علیہ السلام نے دہلی کے خطبہ مذکورہ لفظ میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اگرچہ معنی امام بادشاہت نبی بادشاہی غلط لیکن مراد وہی جاہلی است بلائک پس معنی کلام اس است کہ خدا نے جابرک وحقانی حضرت ابراہیم را نبی ساخت ہمارے مردان مبعوث کر دیا بعد اور اسوی مردان دے صلوات اللہ علیہ سوال جمود کہ ہار خدا علیہ السلام سے معنی را انبیاء مردان حق سبحانہ فرمودہ مردود کی سن یا نبوت سن

کاملاً ما

اگرچہ امام کے معنی پیشوا کے ہیں نبی ہو یا ظلیف لیکن اس جگہ بلائک جی مراد ہے پس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے جابرک وحقانی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان لوگوں کے لئے نبی بنایا اور لوگوں کی طرف مبعوث کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ یا خدا میری اولاد میں سے بھی کچھ لوگوں کو نبی بنا دو تو سبحانہ نے فرمایا کہ میری دینی یا میری نبوت ظالموں کو بخش مل سکتی۔ اور اگر بغرض محال یہ بیان بھی لیا جائے کہ یہ خطاب بعد نبوت کا ہے تو امامت سے مراد یہ ہوگی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سلطنت و بادشاہت کا وعدہ اس آیت میں دیا گیا تھا حق تعالیٰ نے ملک قسطنطنیہ کی حکومت ان کو بھی عطا فرمائی تفسیر معالم بطوریل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت کا ایک مطلب یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے ان کی ذریت سے ہوئے اور ان کی ملت کے تابع رہے یہاں تک کہ خاتم الانبیاء مبعوث ہوئے خود بھی ملت ہما بنی ہی،

بہر حال شیعوں کی اصطلاحی امامت اس آیت سے بھی کسی طرح ثابت نہیں ہوتی اور شیعوں کا یہ کہنا کہ غیر ظالم اس کو کہتے ہیں جس نے بھی کوئی گناہ نہ کیا وہ بالکل غلط اور شیعہ الہیہ کے قطعاً خلاف ہے دین اسلام میں قطعی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ گناہ کے بعد توبہ کرنے سے وہ بالکل معاف ہو جاتا ہے اور توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں بلکہ قرآن پاک میں یہاں تک فرمادیا کہ گناہ کے بعد توبہ کرنے سے وہ گناہ نیکی بن جاتا ہے۔

الحاصل قرآن مجید کی یہ گیارہ آیتیں ہیں جن میں لفظ امام مستعمل ہوا ہے اور کہیں بھی شیعوں کے اصطلاحی معنی کی طرح چپاں نہیں ہوتے اور کوئی قصود ان کا اس مسئلہ امامت سے موا حقیرہ نبوت کے مقابلہ اور معارضہ کے معلوم نہیں ہوتا

قرآن مجید کو شروع سے آخر تک کوئی بڑے تو اس کو بیگزول آیتیں اس مضمون کی دلیل کی کہ رسول ﷺ کی امامت نبیات کے لئے کافی ہے اور رسول ﷺ ہی کے مبعوث ہونے سے خدا کی جنت قائم ہوتی ہے خدا کی طرف سے رسول ہی کی امامت ملوثی پر فرض کی گئی ہے قرآن مجید میں سوائے رسول کے اور کسی کی امامت کو خدا نے اپنی امامت نہیں فرمایا مومنوں کے طور پر چھا آیتیں جو تفرقہ و اختلاف کے گم میں ہیں حسب ذیل ہیں:

(1) قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني
يحبكم الله ويغفر لكم ذنوبكم
ترجمہ: ”کہہ دیجئے اے نبی! کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو تو میری پیروی کرو میرے کلام سے اللہ اور شخص دے گا تمہارے گناہوں کو“

(2) قل اطيعوا الله واطيعوا الرسول فان تنولوا فان الله لا يحب الكافرين
”کہہ دیجئے اے نبی! کہ اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی پورا اگر تم پھیریں یہ لوگ اللہ کی عتاب سے پندرہ گنا گناہوں کو“
(3) من يطع الله ورسوله يدخله جنت تجري من تحته الانهار خالدین فیہا

وذلك الفوز العظيم
”جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو داخل کرے گا اس کو اللہ انھوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہیں گناہوں میں اور یہ بڑی کامیابی ہے“
(4) وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله

”جو رسول ہم نے بھیجا وہ اسی لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے“
(5) من يطع الله فقد اطاع الله
”جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی“

(6) رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل
”رسول خوشخبری سنائے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہ رہے کوئی حجت لوگوں کی اللہ پر رسولوں کے بھیجے کے بعد“

(7) واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولئوا
”اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور (نافرمانی سے) بچتے رہو“

(8) يا معشر الجن والانس اطيعوا ما بينكم ورسول منكم ياقصون ياقصون عليكم آياتي ويطعوا ما بينكم ورسول منكم
”اے گروہ جنوں اور انسانوں کے کیا نہیں آئے تمہارے پاس رسول تم میں سے کہ بیان کرتے ہیں احکام اور ڈرانے تم کو اس دن کے لئے ہے“

(9) يٰٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ وَاطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ وَاطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ وَاطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ
”اے نبی! آدم آئیں گے تمہارے پاس رسول جو تم میں سے ہوں گے بیان کریں گے تم سے میرے احکام پھر جو لوگ پرہیزگاری کریں گے اور اللہ کے کام کریں گے ان پر نہ کچھ خوف ہوگا نہ دہرہ عید ہوگا“

(10) يٰٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ وَاطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ وَاطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ وَاطِيعُوا رَسُوْلَ اللهِ
”اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی“
(11) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ

حسنۃ
”تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں اچھی

گناہ کے بعد توبہ کرنے سے گناہ بالکل معاف ہو جاتا ہے اور توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں بلکہ وہ گناہ نیکی بن جاتا ہے۔

دی ہو ہے۔“

(12) ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيماً
”جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی تو تحقیق وہ بڑی کامیابی لاکھنچ گیا۔“

(B) وقال لهم عزها الم ياتكم رسول منكم اور کہیں گے ان سے ہمارے پیغمبر کے کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم میں سے۔

(14) ما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
”جو تم کو رسول اس پر مل کر ہوا جو تم میں سے ہاڑو“

الغرض قرآن مجید میں ہر جگہ رسول ﷺ کی ہی اطاعت کا حکم ہے انہیں کے اور کوئی اور جواب الایح قرار دیا گیا ہے انہیں کی اطاعت پر فرض ہے اور جنت کا وعدہ ہے قبر سے نکل کر شریک انہیں کی اطاعت کا سوال ہوگا انہیں کی اطاعت بیہم خدا کی اطاعت قرار دی گئی ہے قرآن مجید کی ان آیات کو دیکھ کر کون مسلمان اس بات کو مان سکتا ہے کہ رسول ﷺ کے سوا کوئی اور بھی مش رسول ﷺ کے تابع اطاعت ہو سکتا ہے یا کسی اور سے بھی خدا کی جنت قائم ہو سکتی ہے ایک مسلمان کے لئے تو یہ بہت

بڑی بات ہے کہ اگر مسئلہ امامت کی کچھ حلیت ہوتی اور امام کی امامت بھی جس اطاعت رسول کے فرض ہوتی تو جس طرح خدا نے رسولوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح اماموں کی اطاعت کا بھی حکم دیا اگر رسولوں کی اطاعت کے متعلق دوسرا آیتیں ہیں تو اماموں کے متعلق وہ ہیں آیتیں ہوتیں نہ کسی ایک ہی آیت قرآن مجید میں ہوتی۔

ایک آیت میں خدا نے رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا تو اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر تم میں اور اولی الامر میں کسی بات میں اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ خدا اور رسول سے کرو جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اولی الامر کی اطاعت اسی وقت تک ہے جب تک کہ وہ کوئی حکم خلاف شریعت نہ دے۔

مگر شیعوں کے پاس اس کا نہایت شانی جواب موجود ہے کہتے ہیں کہ خدا قرآن میں مسئلہ امامت کو کیسے ذکر کرتا اور امام کی اطاعت کا حکم کیسے دیتا امامت تو ایک راہی جس کا پوشیدہ رکھنا ضروری تھا اصول کافی مطبوعہ کنگو صفحہ 487 میں ہے:

قال ابو جعفر عليه السلام ولا يام الله اسرها الى جبرئيل واسرها جبرئيل الى محمد ﷺ واسرها محمد الى علي عليه السلام واسرها علي الى من شاء ثم انتم تابعون خالك

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی ولایت (یعنی مسئلہ امامت) پوشیدہ طور پر خدا نے جبرئیل سے بیان کیا اور جبرئیل نے اس کو پوشیدہ طور پر محمد ﷺ سے بیان کیا اور محمد ﷺ نے علی علیہ السلام سے اسکو پوشیدہ طور پر بیان کیا مگر تم اس کو مشہور کر رہے ہو۔

امام باقر علیہ السلام کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ مسئلہ امامت ایک ایسا راز ہے جس کو خدا نے صرف جبرئیل سے بیان کیا کی فرشتہ کو بھی اس کی خبر نہ دی اور جبرئیل نے بھی صرف آنحضرت ﷺ سے اس راز کو بیان کیا اور کسی نبی کو اس کی اطلاع نہیں ہونے پائی اور آنحضرت ﷺ نے بھی صرف جناب امیر علیہ السلام سے اس پوشیدہ راز کو بیان کیا تا کہ علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو بھی اس کی خبر نہیں ہونے دی جناب امیر نے البتہ جن کو اہل سبحانہ سے بیان فرمایا مگر امام باقر علیہ السلام کے تابع شاگردوں نے اس راز کو طشت از ہام نہ کیا۔

پس جب مسئلہ امامت ایسا راز سرایت تھا تو خدا قرآن میں اس کو کیسے بیان کرتا تھا قرآن میں صرف رسولوں کے بیان پر قیامت کی گئی۔

اس مضمون کی روایتیں کتب شیعہ میں بہت ہیں اصول کافی کے اسی باب کی ایک اور روایت ملاحظہ ہو امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

واقی صفحہ نمبر ۱۰

کافی عرصہ سے تارین کا اسرارِ قہر تصویر تھنکوی شہید بھیلو حضرت مولانا مسعود الرحمن عثمانی کا اعتراف کیا جائے، بقیہ بار بار کرنے کی قوت حضرت عثمانی دامت برکاتہم کی بے پناہ بینائی معروفات آئے انہیں فردوسی کے ابتدائی عشرہ میں لاہور میں حضرت مولانا رحمت اللہ قوسوی کوٹون کیا تو بیچہ چلا کر انھیں سے مولانا عثمانی دامت برکاتہم کی ضروری کام کے سلسلہ میں لاہور تھنکوی لارہے ہیں مولانا رحمت اللہ قوسوی کی میرانی میں مولانا مسعود الرحمن عثمانی سے جو باتیں ہوئیں وہ اعتراف کے اعتراف میں تاریکین کی غور کی جاتی ہیں۔ مولانا مسعود الرحمن عثمانی کا شمار ان چند علماء میں ہوتا ہے جن کا لہجہ عالمائے تھنکوی اور سر مشر عثمانی اصحابِ رسول پر بظاہر میں حضرت تھنکوی شہید بھیلو کا لہجہ دکھائی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے سپاہِ صحابہ کے کارکن مولانا مسعود الرحمن عثمانی کو قصور تھنکوی بھیلو کے لقب سے یاد کرتے ہیں مولانا مسعود الرحمن عثمانی راولپنڈی کے معروف ملکی گھر لائے میں مولانا عبدالعزیز کے گھر پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم نے دو درجن سے زائد کتب تصنیف فرمائیں اور ایک معروف دینی ادارہ کے انتہام کی حیثیت سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں مولانا مسعود الرحمن عثمانی عملی زندگی کے شروع میں خفیہ ناموں صحابی عظیم عالمی تحریک سے وابستہ ہو گئے تھے اور ابتدائی دنوں میں ہی کاہنم سپاہِ صحابہ میں شمولیت کر لی اور ایٹم کے صدر سے مرکزی یکم فروری اطلاعات کے اہم جہد تک پہنچ گئے۔ سابق اہل سنت والجماعت کے علمی نیک فری جنرل کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سپاہ صحابہ پر پابندی سازش ہے

ملک دشمن طاقتوں نے دہشت گردی کو فروغ دینے کیلئے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے میں اہم کنٹرول ادا کیا

مولانا مسعود الرحمن عثمانی

پیشکش: محمد ایوب بکر طاہر

محترم سے حاصل کی، پراثری کے بعد جامعہ اشاعت الاسلام ایک شہر سے شیخ القرآن مولانا غلام خاں بھیلو کے قائم کردہ دینی مدرسہ میں حافظ امیر حیدرہ عظیم سے حفظ قرآن پاک مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی، حفظ قرآن پاک کے بعد وہ کینڈ جانی مسجد لالہ درخ میں قاری محمد اضر مدظلہ سے تجویز اور قرأت کی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد مولانا عبداللہ شہید بھیلو کے مشورہ اور کوشش سے مدرسہ غلام القرآن میر شاہ خلیج رجم پارخان میں وجہ کتب میں داخلہ لیا جہاں پر مولانا عثمانی داخل ہوئے اور وہیں سے ابتدائی کتب کے ساتھ ساتھ قرآن پاک مکمل کر کے ترمیم و تفسیر پڑھنے کی سعادت حاصل کی، دو سال جامعہ علامہ بخاری ٹاؤن کی ایک شاخ جامعہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گلشہ کراچی میں وجہ کتب کی باقی کتابیں پڑھنے کے لئے داخلہ لے لیا، دو درجہ حدیث مکمل کرنے کے بعد جامعہ مسجد لالہ درخ وہاں کینڈ میں بطور استاد تیسرا ہو گئی، جہاں پر دو سال تک ترجمہ قرآن و حفظ کلاسیں لیں۔

بھائی مولانا عبدالعزیز فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد باہناما شہر آکر وہ جنگ کی کتابت کرتے رہے ہیں، انھوں نے کتابت کی تعلیم شیخ طریقت حضرت سید سعید قیس الحسن شاہ اسی بھیلو سے حاصل کی تھی۔ ان سے چھوٹے مولوی بشیر احمد پاپیس سے ریٹائرمنٹ کے بعد حکمت سے وابستہ ہو گئے تھے سابق صاحبِ فراش ہیں۔ ہم دو بھائی اور دو بھینچے بھائی ہیں، بڑے بھائی مولانا غلام احمد جامعہ قائم العلوم کے علم اہل کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور دونوں بھینچے بھائی عالمہ داخلہ ہیں اور جامعہ عائشہ

نظام خلافت راشدہ: مختصر غامدانی پس پھر بیان فرمائیں؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: میرے آباؤ اجداد کا تعلق خلیج راولپنڈی کی تحصیل کوجر خاں کے ایک گاؤں باغ فقیر اللہ جوہ سے تھا، میرے دادا جانا مولانا محمد شیخ دیوبند کے فاضل تھے ان کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے میرے والد محترم مولانا عبدالعزیز مدظلہ نے ابتدائی تعلیم مولانا کریم باگی سے حاصل کی اور باقاعدہ تعلیم شیخ القرآن مولانا غلام خاں کی گھرنی میں جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے حاصل کی پھر دیوبند طریقت حضرت قاضی مظہر حسین شاہ بھیلو کے پاس پچھلے میں کچھ وقت گزارا، والد محترم دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کے لئے شیخ القرآن مولانا غلام خاں بھیلو کے ساتھ اٹلے گئے۔ 2 درجن سے زائد دینی کتب کے مصنف ہیں جن میں ”تاریخ مکہ“ ”تاریخ مدینہ“ ”فصائل نبوی“ ”آلہ بیت عظام“ ”مشاہد کوئین“ ”شہر دیال“ ”نبوت مشہور ہوئیں“ ”اس وقت انڈیا بھیل کے نزدیک جامعہ قائم العلوم اور جامعہ عائشہ لہنات راولپنڈی شہر کے عظیم کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے

تھنکوی شہید بھیلو کی تقاریر سن کر محسوس ہوا کہ یہ شخص اپنی زبان سے غلط بات نہیں کہہ رہا بلکہ اس کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

نظام خلافت راشدہ: اپنی پیدائش اور تعلیم سے متعلق ارشاد فرمائیں؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: میری پیدائش مارچ 1969ء راولپنڈی میں ہوئی ابتدائی تعلیم اپنے والد

نظام خلافت راشدہ: سپاہ صحابہ میں کب اور کیسے شامل ہوئے؟ مولانا قنور تھنکوی کو کیسا پایا؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: مولانا قنور تھنکوی شہید بھیلو سے مکمل تعارف سے پہلے میں مولانا شہید بھیلو کی مظہر لڑکی کی تقریر سے بہت متاثر تھا۔ 1985ء کراچی میں تعلیم کے دوران سپاہ صحابہ میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی، مولانا قنور تھنکوی شہید بھیلو کا

کے پاس پچھلے میں کچھ وقت گزارا، والد محترم دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کے لئے شیخ القرآن مولانا غلام خاں بھیلو کے ساتھ اٹلے گئے۔ 2 درجن سے زائد دینی کتب کے مصنف ہیں جن میں ”تاریخ مکہ“ ”تاریخ مدینہ“ ”فصائل نبوی“ ”آلہ بیت عظام“ ”مشاہد کوئین“ ”شہر دیال“ ”نبوت مشہور ہوئیں“ ”اس وقت انڈیا بھیل کے نزدیک جامعہ قائم العلوم اور جامعہ عائشہ لہنات راولپنڈی شہر کے عظیم کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے

کوئی بھی حکومت سپاہ صحابہ پر پابندی لگا کر کسی قسم کا کوئی مقصد حاصل نہیں کر سکی بلکہ سپاہ صحابہ پر پابندی کے بعد دہشت گردی کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوئی ہے

ان ملان کی منزل حاصل نہیں کی جاسکتی۔

ہارگٹ کلنگ کے واسطے شہادتیں موسیقی بھی منصوبہ بندی کا حصہ

اہل تشیع کے ناموس رسالت باکسی اسلامی مشیر کے اعتماد میں شامل کر کے چودھوگر کے ناموسے قاتلین کی قربانیوں کرنے کے عزائم ہے

نظام خلافت
راشدہ: آپ کی نظر میں فرقہ دارانہ فسادات کا سدباب کرنے کیلئے کیا تہاویز ہیں؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: ایک بات فرقہ دارانہ اختلاف اور دوسری بات فرقہ دارانہ فساد ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ فرقہ دارانہ اختلافات کے باوجود فسادات کو روکا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ سپاہ صحابہ کی قیادت اور اہل تشیع کو ایک جگہ اکٹھا بیٹھا کر دونوں کا موقف سنا جائے، اور یہ بات طے کی جائے کہ کوئی فریق غلطاء راشدین ﷺ باجماعت المؤمنین ﷺ اور اہل بیت عظام ﷺ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی صحابی رسول کی توہین یا تنقیص نہ کرے اس لائحہ عمل کی نفاذ کے بعد فرقہ دارانہ فسادات پر بہت حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔

نظام خلافت راشدہ: اہل سنت و الجماعت کے سیاسی مقاصد کے بارے میں روشنی ڈالیں؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: اہل سنت و الجماعت خاص ذہنی جماعت ہے اس کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں لیکن اپنے مطالبات اہل حکومتی ایمانوں اور پارلیمان کے اراکین تک پہنچانے کے لئے جہاں ضرورت پڑے ہم احتجاج میں حصہ لے سکتے ہیں ہمارے لئے کوئی سیاسی جماعت اہم نہیں ہے بلکہ جو جماعت یا امیدوار ہمارے مشن اور پروگرام کو آسانی کے طور پر سمجھوتہ کرنے کا وعدہ کرے گا اہم مقامی جماعت کے مشورہ سے اس کی حمایت کریں گے۔

نظام خلافت راشدہ: تحفظ ناموس رسالت کی تحریک میں اہل تشیع کی شرکت پر آپ کا رد عمل کیا ہے؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: قرآن وحدت اور اکابر علماء کرام کے فتویٰ جات کی روشنی میں کوئی بھی اسلامی تحریک کسی غیر مسلم کے ساتھ مل کر نہیں چلائی جاسکتی ہے کسی بھی اسلامی اتحاد کے اندر اہل تشیع کو شامل کرنا کسی صورت جائز نہیں ہے آئی بڑی وضاحتوں کے باوجود شیعہ ناموس رسالت یا کسی اسلامی مقصد کے حصول میں شامل کر کے جدوجہد کا قائل ہے بلکہ ہمارے علماء کی قربانیوں کو ضائع کرنے کے عزائم ہیں۔

نظام خلافت راشدہ: کراچی میں حالیہ ہارگٹ کلنگ پر آپ کا رد عمل کیا ہے؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: کراچی میں اہل سنت و الجماعت کے درجنوں علماء اور بیٹنگروں کارکنوں کی

ہے جس میں ایک بڑی ملک کی شیعہ حکومت پوری طرح ملوث ہے جس کا بنیادی مقصد تحفظ ناموس صحابہ کی تحریک ختم کرنے کے لئے ہمارے حوصلوں کو پست کرنا ہے۔ دشمن کو یہ بات جان لینی چاہئے کہ ہماری جماعت کے نصف درجن قاتلین کی شہادتوں کے باوجود ہم تحفظ ناموس صحابہ کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا کر دشمن کے عزائم ناکام بنانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

نظام خلافت راشدہ: سپاہ صحابہ کے شہید قاتلین کے بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کیا فرمائیں گے؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: سپاہ صحابہ کے دوسرے سرپرست اہل علمہ شہداء الرحمن فاروقی شہید عظیم عالم دین، بذریعہ دست ذہنی سکالر، بہترین مدبر، جرات مند قاتل اور بے پناہ صلاحیتوں کے حامل رہنما تھے ان کے لئے صرف ایک جملہ ہی کافی ہے۔

کئی دافوں کا ایک انسان میں دھوڑتا ہوں کہاں گیا ہے

مولانا محمد اعظم طارق شہید عظیم کے ساتھ رابطہ بخوبی ٹاؤن میں دوران تعلیم اس وقت ہوا جب وہ چار سجدہ صدق اکبر نامن چورگی میں بطور خطیب خدمات سر انجام دے رہے تھے۔ مولانا اعظم طارق شہید عظیم ڈر، بے باک، جرات مند اور مشہور اصحاب کے حامل قاتل تھے انہیں جو جرنیل کا خطاب ملا تھا حقیقتاً وہ ایک سپہ سالار کی تمام خوبیوں کے مالک تھے ہم نے امام احمد بن حنبل عظیم کی جن خوبیوں سے متعلق کتابوں میں پڑھا

ہم تحفظ ناموس صحابہ کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا کر دشمن کے عزائم ناکام بنانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

مولانا اعظم طارق شہید عظیم کی صورت میں دینی زندگی میں جاسکتی آنکھوں سے وہ تمام خوبیاں دیکھ لیں، سلام علی شہیر حیدری عظیم بھی بہت سے اوصاف و کمالات حیدرہ کے مالک تھے مان کے لئے فی الوقت ایک ہی بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت محمدی شہید عظیم حضرت فاروقی شہید عظیم حضرت قاضی شہید اور حضرت مولانا اعظم طارق شہید عظیم کے تمام کمالات حضرت مولانا اہل شہید عظیم شہید عظیم کے وجود میں موجود تھے جب آپ شہید ہوئے تو ہمیں محسوس ہوا کہ تمام قاتلین ایک بار پھر شہید کر دیئے گئے ہیں۔ مولانا تاج رانقا کی شہید شہید اور مولانا شعیب عظیم شہید عظیم کی نمایاں خصوصیات میں نفاست، خطابت اور جرات و بہادری سے بہت متاثر ہوا ہوں انہوں نے مختصر وقت میں بہت بڑا کام کیا ہے۔

نظام خلافت راشدہ: اہل سنت و الجماعت کے

موجودہ قاتلین سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: اہل سنت و الجماعت کے موجودہ قاتلین مولانا محمد فراس، بذریعہ دشمنی اور قاتلانہ صلاحیتوں میں

بیسریت افراد شخصیت کے مالک قاتلین ہیں، مشکل مزاحیہ ان دونوں رہنماؤں کا خاص وصف ہے۔ چھٹووی انکار کا تقاضا تو یہی تھا کہ جس شدت کے ساتھ تحریک ناموس صحابہ کو شروع کیا گیا تھا اس کو برقرار رکھا جاتا لیکن حالات کے تشعب و فراز اور قاتلین کی بے در پے شہادتوں کے پیش نظر ایسے ہیوں اور پروگراموں کی ترتیب میں ردوبدل کر کے منزل کے حصول کی جدوجہد کو جاری رکھنے کے لئے جن دشوار حالات میں قاتل اہل سنت مولانا محمد احمد فاروقی مدظلہ نے جماعت کی قیادت کا بیڑا اٹھایا تھا بلاشبہ بیان کی غداد اور صلاحیتوں کا ہی حصہ تھا، کہ انہوں نے انگلک محنت کے شہید قاتلین کی محنت کو محفوظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا اس وقت اگر جذبات کی شدت سے کام لیا جاتا تو شاید جماعت کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا اور شہداء کی قربانیوں کے ثمرات حاصل کرنا اچھائی مشکل ہو جاتا مولانا محمد احمد فاروقی مدظلہ کی مدبرانہ حکمت عملی نے جہاں دشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا وہاں بے گناہ کارکنوں کو برس ہا برس سے جیل کی کال کوٹھڑیوں سے رہائی دلانے میں کوئی کڑی نہیں چھوڑی، سپاہ کی اہلی قاتلانہ صلاحیتوں کا ہی نتیجہ ہے کہ اسے سمجھیں حالات میں بھی ہماری جماعت و فردم پر عظیم طریقہ سے کام کر رہی ہے۔ دشمن کے ساتھ مناظرانہ گفتگو ہو یا شکرانوں کے ساتھ مذاکرات کا مکمل، میڈیا کا میدان ہو یا جلسے جلسوں کی راتیں برقی فست کا پروگرام ہو یا ریتیت سازی کا مرحلہ انہوں نے ہر موقع پر اہل کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے مولانا محمد احمد فاروقی مدظلہ نے موجودہ نامساعد حالات میں بھی جماعت کو منظم کر کے کفر کے ایوانوں میں لٹل پیدا کر دی ہے۔ مولانا محمد احمد فاروقی مدظلہ کو اس موقع پر مجھے سمیت ڈاکٹر خادم حسین و صلوں،

غلیظہ عبدالقیوم مولانا اور نگہ زیب فاروقی، مولانا محمد الفاضل رحمانی اور پورے ملک کی جماعت کا مکمل احتجاجی حاصل ہے ہم مولانا احمد فاروقی مدظلہ کو ان کی قاتلانہ صلاحیتوں پر خارج تحسین پیش کرتے ہیں۔

نظام خلافت راشدہ: قاتلین نظام خلافت راشدہ کے لئے کوئی پیغام نہ بچا چاہئے گے؟

مولانا مسعود الرحمن عثمانی: قاتلین کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ غلط فہمیت کے ساتھ اتحاد، عظیم ہتھیاروں سے لیس ہو کر مشن چھٹووی کو کر چھٹووی کے مطابق منزل تک پہنچانے کے لئے جدوجہد کو شش جاری رکھیں۔ اللہ پاک ہماری جدوجہد کو قبول فرمائیں۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆

ما زال مسردا مکتوبا حتی صار فی بدی ولد
کیا فتح خدا فی الطرق و فری السواد
ہمارا راز یعنی مسئلہ امامت ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ مکروہ
فریب کی اولاد کے ہاتھوں میں پہنچا اور انہوں نے اس کو
راستوں میں اور حقائق کی بستیاں میں بیان کرنا شروع کیا۔
امام حضرت سادق علیہ السلام کے اس ارشاد سے معلوم
ہوا کہ مسئلہ امامت اگلے عشرہ ہجریوں کے وقت کوئی نہ جانتا تھا
رسول خدا ﷺ کے زمانہ میں کسی کو اس کی خبر نہ تھی حضرت
علی رضی اللہ عنہ و حسن رضی اللہ عنہ اور زین العابدین کے زمانہ میں کسی کو
اطلاع نہ تھی مگر امام موصوف نے اپنے اور اپنے والد کے
شاگردوں کو گالی دے کر فرمایا کہ انہوں نے اس کا چچا
کر دیا۔

کتب شیعہ میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ خاندان نبوت
کے لوگ بھی اس مسئلہ امامت سے ناواقف تھے اسنادی اولاد سے
بھی اس مسئلہ کو پوشیدہ رکھتے تھے حتیٰ کہ جب کوئی امام زادہ اس
مسئلہ کو سننے سے توجہ نہ کرتے تھے۔

اسول کافی صفحہ 100 میں ایک طولانی روایت ہے کہ
حضرت امام زین العابدین کے فرزند حضرت زید شیعہ سے اسل
نے اس مسئلہ امامت کو بیان کیا تو حضرت زید شیعہ نے فرمایا کہ

اسے اسل توجب ہے کہ میرے والد حضرت زین العابدین مجھ سے
اس قدر محبت کرتے تھے کہ جب میں ان کے ساتھ دس خانہ پر
بٹھتا تھا تو تھے خطرے کر کے مجھے کھلاتے تھے مگر دوزخ کی
آگ کا میرے لئے کچھ خیال نہ کیا دین کی باتیں مجھ کو بتا دیں اور
مجھے دنیا میں اس موقع کا فترہ دے دیں۔

ولم یشفق علی من حوالہ الما صحرک
باللہن ولم یصبر علی ۴۴

الغرض مسئلہ امامت ایک ایسا راز ہے کہ خدا نے اس کو راز
رکھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو راز رکھا انہوں نے اس کو راز رکھا لہذا قرآن
میں اس کی تصریح کس طرح ہوتی ہے شیعہ اگر اس راز کو کھلتے الزام
نہ کرتے تو آج کسی کو خبر نہ ہوتی مگر پتھرے کیا کرتے تھے ان کے
مانع اس راز کے راز نہ مٹا مگر یہاں پر ایک حلقہ لاٹھیل یہ
ہے کہ آخر مسئلہ امامت میں کیا بات تھی جو اس طرح پردہ راز میں
رکھا گیا جتنا بھی غور کیا جائے یہ حلقہ حل نہیں ہو سکتا۔

اگر دشمنوں کے خوف سے یہ مسئلہ چھپایا گیا تو کیا توحید
کے دشمن نہ تھے رسالت کے دشمن نہ تھے بلکہ توحید و رسالت کے
دشمن تو بہت زیادہ تھے پھر یہ معلوم فرشتوں سے کیا اندیشہ تھا جو اس
جبریل کے سب فرشتوں سے بھی یہ مسئلہ چھپایا گیا اور نبیوں سے
کاہل کا خطرہ تھا جو اس آئندہ حضرت ﷺ کے اور کسی نبی کو بھی یہ مسئلہ

بتایا گیا شاید فرشتوں اور نبیوں سے یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس مسئلہ کو ان
کو حقد کریں گے اور نہ معلوم اس حد کے کیا کیا نتائج نکلیں
فرشتوں نے حضرت آدم کی خلافت سن کر اعتراض کیا ہی تھا اور
حضرت آدم علیہ السلام نے انہوں کے نام ساقی عرض پر دیکھ کر حقد کیا ہی
تھا اور اس حد کی مزاحمت جس سے نکالے گئے۔
خیر ہم اس حلقہ لاٹھیل کے حل کرنے کے پیچھے نہ کرنا چاہتے
ہیں کہ انہیں چاہتے۔ شیعہ چاہیں اور ان کے اندیشہ ہمیں اس سے کچھ
مطلب نہیں۔

دو راجح شیعہوں کے پاس یہ ہے کہ قرآن میں خریف
ہوگی ہے اصلی قرآن میں مسئلہ امامت بڑے اہتمام اور بڑی
تصریح کے ساتھ مذکور تھا حتیٰ کہ بارہ ناموں کا تذکرہ نام عام اس
میں تھا اس جواب کے حلقہ ہم کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔
ہمارا قصور صرف یہ تھا کہ امام کے جو معنی امام کی جو
ضرورت شیعہ بیان کرتے ہیں وہ سب اگلی خانہ ساز باتیں ہیں
قرآن شریف سے ان چیزوں کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اس
مسئلہ کی ایجاد کا مقصد صرف عقیدہ نبوت کو یکساں کرنا اور
انبیاء علیہم السلام کی شان کو گھٹانا ہے یہ قصور پورا ہو گیا۔

ہذا اخر الکلام والحمد للہ رب العالمین
وصلام علی المرسلین

معاون ممبر شپ حاصل کیجیے

اسلامی تعلیمات
کے فروغ کے لیے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ علامہ فاروق رحمہ اللہ کی قائم کردہ تعلیمی درس گاہ جامعہ فاروق اسلامیہ دینی تعلیم کا مدرسہ نہیں بلکہ ایک بہت بڑا اخلاقی
مرکز بھی ہے۔ جہاں پر داخل ہونے والے بچوں کو رہائش، کھانا، کتابیں اور طبی سہولیات اللہ پاک کی توفیق سے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ درس نظامی کی مکمل تعلیم
کے ساتھ ساتھ مروجہ دنیاوی تعلیم پر انٹری، مڈل اور میٹرک تک تعلیم کا انتظام موجود ہے۔ طلبہ کی ذہنی نشو و نما کے لیے غیر نصابی سرگرمیاں اخلاقی اور روحانی
اصلاح و تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی نشو و نما کے لیے کھیلوں کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ آپ اس کار خیر میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں تو درج ذیل
کو پون فونٹسٹ کر دیا کر کے

”مہتمم جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد پاکستان“ کے پتہ پر روانہ فرمائیں

اس سے آپ کو فوری طور پر سرمایہ رسالہ انضیاء مفت جاری کر دیا جائے گا۔

ولدیت

نام

مکمل ایڈریس بمعہ فون نمبر

قریبی فون

میں علامہ فاروق رحمہ اللہ کے شروع کردہ تمام دینی منصوبہ جات میں معاون بننا چاہتا ہوں اور ان کے ساتھ ساتھ

کے قواعد و ضوابط کی پابندی کروں گا۔

بارگاہ رسالت ﷺ کے طالب علم

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

لے دس وڈرئس کے حلقہ میں آپ ﷺ جا کر بیٹھ گئے۔
اصحابِ حقہ:

مذہب عربی زبان میں چہرہ کو کہتے ہیں مسجد نبوی ﷺ کے ایک گوشے میں مسجد نبوی سے باہر ایک چہرہ بتایا گیا تھا اس چہرہ پر مساکین، مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ طیبہ آ کر رہنے لگے تھے، یہاں صحابہ حضرات نہ تو کوئی دغوی کا رد ہار کرتے تھے اور نہ ہی ان حضرات کے پاس رہنے کیلئے کوئی مکان، مگر تھاوردی یہاں صحابہ حضرات اولاد دینی والے تھے، مکہ مکرمہ اور دیگر علاقوں سے دین اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ چہرہ قیام گاہ تھی، یہاں صحابہ مفسر قرآن و فاضل شہداء تھے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں زیر تعلیم ذریعہ تربیت اور ترقی کے نفوس کے حصول کے لئے بحیثیت طالب علم موجود رہا کرتے تھے گویا یہ ایک دینی درس گاہ ان مساکین صحابہ کرام کی قیام گاہ (بصورت ہاٹل وغیرہ) تھی جنہوں نے اپنی زندگی تعلیم و دین، تبلیغ اسلام، عملی جہاد اور دوسری اسلامی خدمات کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ یہاں صحابہ قرآن کریم یاد کرتے رہتے تھے، احادیث رسول اللہ ﷺ کو سنیں اور محفوظ کرتے اور حضرت ﷺ کی خدمت اقدس سے اپنے جسم و دل کا سونپا دیتے تھے۔
 (مرآۃ المفاتیح جلد 4)

اساتذہ اصحابِ حقہ:

صدیقی درس گاہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات مقدس کے علاوہ اور اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی انکو تعلیم دیا کرتے تھے اس سلسلے میں حضرت عمار بن یاسر سے

ان کو امر شریعت کی تعلیم اور دوسری طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تم بھی ان کو اسی طرح نماز پڑھانا اور جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کوئی لڑکا (وے) (لڑکا) میں اضافہ یا ترمیم ہرگز نہ کرے) پھر تم میں سے جو اچھا تعلیم یافتہ ہو اہانت کرے۔“

تعلیم کا دوسرا طریقہ مستقل درس و تعلیم کا تھا اور اس مستقل درس گاہ کیلئے صدیقی درس گاہ مخصوص تھی اس مستقل درس گاہ میں وہ حضرات تعلیم حاصل کرتے تھے جو حالات و علاقہ دینی سے بے نیاز تھے اور ان حضرات نے اپنے آپ کو دینی تعلیم و تربیت اور عبادت و ریاضت کے لئے وقف کر رکھا تھا اب اس تعلیمی درس گاہ نبوی کے بھی دو حلقے تھے ایک درس گاہ تعلیم کا حلقہ اور دوسرا ضروری تعلیم کے حصول کے بعد ذکر و کار اور مگر عبادت و ریاضت کا حلقہ سنن ابن ماجہ میں یہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

عن عبداللہ بن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من بعض حجروہ فدخل للمسجد فاذا ہوا یحلقون احدهما یقرؤ القرآن ویلحون اللہ والآخر یعملون ویعلمون ویلحون فقال النبی ﷺ کل علی الخیر هؤلاء یقرؤ القرآن ویلحون اللہ فان شاء اعطاهم وان شاء منعہم و هؤلاء یعلمون ویلحون وانما یبغضت معلماً فلیجلس معہم (ابن ماجہ)

صدیقی مخصوص و مستقل درس گاہ میں وہ حضرات تعلیم حاصل کرتے تھے جو حالات و علاقہ دینی سے بے نیاز تھے اور جنہوں نے اپنے آپ کو دینی تعلیم و تربیت اور عبادت و ریاضت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

”ایک دن حضرت نبی کریم ﷺ اپنے کا شانہ اقدس سے باہر تشریف فرما ہوئے تو مسجد میں دو حلقے دیکھے ایک حلقہ کے صحابہ تلاوت اور دعا میں مصروف تھے اور دوسرے حلقہ کے صحابہ تعلیم و تعلم میں آپ ﷺ کے دونوں کی تحسین و تائید فرمائی اور یہاں ارشاد فرمایا کہ: یقیناً نبی ﷺ حلقہ نماز میں معلم یا کریم یا گویا ہوں اس

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام میں ہر مسلمان دینی مذہب میں معلم اور حافظ و کاتب ہے مگر مذہبی تعلیم اور شریعت اسلامیہ کے احکام و فرائض سے واقفیت کے بغیر کوئی شخص بھی یہ فریضہ صحیح طور پر سمجھنے پر انجام نہیں دے سکتا اور یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ ہر شخص کو اپنی طرح تعلیم و تربیت کا موقع نہیں ملتا اس لئے بہت ضرورت تھی کہ صحابہ کرام علیہم السلام ان کی ایک ایسی عظیم الشان جماعت تیار ہو جو شریعت محمدیہ کے احکام و فرائض کی واقفیت کے ساتھ ساتھ شب و روز آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں فیض یاب ہو کر

صبغة اللہ و من احسن من اللہ صبغة
 ”رنگ اللہ تعالیٰ اور اس کا رنگ اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر ہے۔“
 کے اسلامی رنگ میں اس طرح رنگ جائیں کہ انکی گفتار و کردار نشست و برخاست بقول و عمل اور ان کا ہر فعل اسلامی تعلیمات کا سونپ دینے والا ہو اور انکی ذات اسوہ رسول ﷺ کی صحیح عملی و علمی تصویر ہو۔

آنحضرت ﷺ کے دور مقدس میں اسلامی تعلیمات کے دو طریقے تھے ایک غیر مستقل جس میں مختلف قبائل کے آدمی مدینہ طیبہ آ کر چھوٹا قیام کرتے اور بہت ضروری مسائل بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے سیکھ کر تعلیم کے ساتھ تربیت اور ترقی کے نفوس حاصل کر کے واپس چلے جاتے تھے اور یہ صحابہ کرام اپنے اپنے قلعے کو جا کر تعلیم و تربیت دیتے اس قسم کے حلقہ تین کے حالات کتب احادیث و روایات کی کتابوں میں بڑی کثرت سے

موجود ہیں ان کو تعلیم کے ساتھ تربیت دینے کے بعد آنحضرت ﷺ اپنے اپنے قبائل میں بحیثیت معلم واپس بھیج دیتے تھے چنانچہ مالک ابن الحویرث رحمہ اللہ کو تین دن تعلیم و تربیت دینے کے بعد عمر فرمایا:

”ارجعوا الی اہلکم فلیعلموہم و مروہم صلو کما رأیتمونی اصلی فاذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اہو کم
 ”یعنی تم اپنی قوم اپنے خاندان میں واپس جاؤ اور ان میں رکن

بہت کارفرما ہے کہ:
 اہل الصفة القرآن
 والکتاب لیسجد الی
 منهم قوماً فقلت

لیست یسما ورامی عنہا فی سبیل اللہ
 قال ان کنت تحب ان تلحق طوقاً من ناری
 فاقبلہا

(ابن اثرب)

”میں نے اس صاحب مذہب سے چھوڑ دیا کہ قرآن کریم پر سجدہ اور

انگلنڈ کا بھی سکھایا تو ان میں سے ایک صاحب نے دینا بھیجا ایک مکان دی تو میں نے یہ خیال کیا کہ یہ مال تو نہیں ہے کہ چار سو روپے میں اس سے اللہ کی راہ میں چھ سو روپے کا مگر حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم جہنم کی آگ کا طوق پہنانا پسند کرتے ہو تو یہ مکان قبول کر لو۔ (دینی خدمت کے عوض معاوضہ لینا اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے علماء شافعیین نے ضرر دیا اس میں جہلا کا فتویٰ دیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک اور واقعہ یہاں منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اصحاب عصف میں موجود تھا ہمارے لئے حضرت نبی کریم ﷺ نے کچھ مجبوریں بھیجاں تھیں اس وقت ہم سب کی ہجو کہ عام تھا کہ صرف ایک ایک مجبور کا کھانا کھانے سے کارہ نہ کیا بلکہ ہر ایک جلدی جلدی دو دو مجبوریں کھانے لگے اور ایک نے ایک دوسرے کو کہہ دیا کہ سب اصحاب دو دو مجبوریں ملا کر کھائیں (حدیث الا دیلمیہ)

کریم میں اس طرح کیا گیا ہے:

”للفقراء الذين أحصروا في سبيل الله لا يستطيعون حرساً في الأرض، يمسكهم الجوع اشتداداً من التفطت تعرفهم بفسينهم لا يستلون الناس الحفا

”صدقات کے حقیقی و ملحقہ طلباء کرام ہیں، جماعۃ تعالیٰ کے راستے میں مگر کرہ گئے ہیں ملک میں چلنے پھرنے کے قابل نہیں (کرہی کماستیں) لگاتے ہیں ان کی احتیاط کی وجہ سے ناواقف (لوگ) انکو المار سمجھتے ہیں آپ انکو ان کے چہرے سے پہچان سکتے ہیں یہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔“ (سورۃ بقرہ) اس آیت کی تفسیر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی بیان القرآن میں ملاحظہ کریں۔

۴۴ محض ضرورتاً فرمایا "جس طرح سب کھانوں پر خرید کے فضیلت ہے ایسی تمام کائنات کی عورتوں پر سیدہ عائشہؓ کو فرض

۱۔ احباب صفہ کا سارا وقت درس و تدریس تعلیم و تربیت میں گزرتا تھا۔ یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان تھا کہ اہل بیت ص ۱۱۱

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث مشدوع بالاثواب لو انقسم علی اللہ لایمرہ (مسند شریف)

”حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت سے ایسے بندے جن کے ہال کھڑے ہوں گے ہیں اور حواریوں سے ٹھکرائے ہوئے ہوں گے (یعنی ان کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعتبار مقام ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کرانے کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم ضرور پوری فرما دیں۔“

سیدنا حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے سورت انعام کی آیت مبارکہ:

اس سلسلے میں سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے لہذا ایک اور
تقریر بیان کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی
پا کر تین روز تک مجھے کھانے کیلئے کچھ بھی نہ ملا جس کی وجہ سے
میں تقاضا بہت پیدا ہوئی کہ مجھے صنف کھا جانا بھی بہت ہی ضرور ہو گیا
میں چلتے چلتے راستہ میں گر جانا تھا مجھے اس حالت میں دیکھ کر
سب کے کہنے لگے "ابوہریرہؓ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔" میں بھی جھپکا
راہ حزن کہہ جا کر تم ہی دو پکانے وہاں طرح کرتے پڑے
میں اللہ میں صنف کے ہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی
مرمت القدس میں دو پیالے تھے تو صاحب صنف (نبی کریم ﷺ)
کے طلباء کرام کے لئے موجود ہیں مگر آپ ﷺ ان دونوں
پیاؤں میں سے ایک پیالہ کھلا کر پیالے خالی کر چکے تھے میں بھی
نسب استطاعت دھڑا کہ مجھ پر حضرت ﷺ کی نظر مبارک پڑ
جائے اور آپ ﷺ مجھے بھی اس کھانے میں شرکت کے لئے بلا
یں مگر وہ دودھ کے پیالے صاحب صنف کھا کر ختم کر چکے تھے اور
میں کھڑا کاکڑی اڑ رہا، اس ایک پیالے پر کچھ شے لگی ہوئی تھی اس
موجود کر کے حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے کھانے کیلئے حلال
فرمائی جو ایک تھلے سے لیا وہ تھا اور مجھے فرمایا ابوہریرہؓ "کسل
بسم اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ اللہ کی قسم میں وہ شے
کھانا تھا جی کہ میرا پیٹ بھر گیا۔

ولا تظروا الذين يذبحون رؤسهم..... الخ
 کا بیان نزول بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اقرع عن حالک
 نفسی اور بعد میں حسین فطوری رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں
 آئے یہ دونوں دشمنی اعتبار سے بہت ہی مالدار تھے اور صاحب
 عزت و دجا تھے ماس وقت حضرت نبی کریم ﷺ حضرت بلال
 رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح اور حضرت ثناب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تقریر
 فرماتے تھے جب ان دوسراؤں کی نظر پر اصحاب محمد ﷺ پڑ گئی
 انہوں نے ان اصحاب کو تجرہ کچھا اور ان کے ساتھ بیٹھنے کو مجبور
 و خلاف شان کچھ کر حضرت نبی کریم ﷺ سے تنہائی میں عرض کی
 کہ ”ہم چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہم کو اپنے پاس بیٹھنے کا اس طرز
 موقع دیں کہ ہماری قدر و منزلت برقرار رہے آپ ﷺ کے پاس
 عروں کے فروغ آتے ہیں ہمیں شرم آتی ہے کہ آئے والے لوگ

تھیں۔ اس وقت تک کہ ایک معلم کے پاس تعلیم کے حصول کے لئے تھریف لے جاتے اور پوری رات تعلیم کے حصول میں گزار کر صبح تک تعلیم میں مشغول رہا کرتے۔

(معاذ بن جبل)

اصحابِ منہ کے فحش و فحاشی کا جواب بھی جیتا ہے۔

حضرت فضالہ بن عیاضؓ کا بیان موقوف ہے کہ ہم حضور اقدس ﷺ کی امت میں نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوتے تو بعض مرتبہ ہموک کی وجہ سے گر پڑتے تھے تو یہ پانی اس گڑے ہوئے کو دیکھ کر کہتے تھے کہ (ہلو لاء صلیبنی یعنی میری پالنے والی ہیں جو نماز پڑھتے ہوئے بھی گر پڑتے ہیں، اس روایت میں ترغیب و ترہیب میں حریضہ اضافہ بھی پل مرقوم ملتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نماز ادا کرنے سے قاصر ہو کر ان دیکھتا تھا تو اسے فرماتے کہ:

”مگر تمہیں یہ معلوم ہوجائے کہ اس فحش و فحاشی کا کیا اجر ہے جس کی وجہ سے یہ فحش و فحاشی کے باعث نماز میں بھی گر جاتے ہیں تو عوہم بھی اس سے زیادہ فحش و فحاشی کی لگتی تھا کرتے“ (ترغیب و ترہیب)

اور رزمی شریف کی رعایت میں یہ مضمون یوں ملتا ہے کہ
کاش تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں اس
(جو کہ) کیا مقام ہے؟ تو پھر تم بھی اسی طرح فقرو واقف کو اپنا
توشیحہ (رزمی شریف) منداں میں لکھو۔

اس سلسلے میں سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک یوم ہم سات آدمی تھے اور ہم سب بھوکے تھے حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے حقیقہ کرنے کیلئے سات عدد بھجوریں عطا فرمائیں جوئی کس ایک ایک بھجور ہمارے حصے میں آئی۔

(الترغیب والترہیب)

نقد و فائدہ کے باوجود تقریباً 400 نبوی طلباء کرام کسی سے بھی ہرگز سوال نہیں کرتے تھے

الہیاء کرام کسی سے بھی ہرگز ہرگز سوال نہیں کرتے تھے ان نبوی
الہیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس اعلیٰ صفہ کا ذکر قرآن

تھاں میں جب ہم آپ ﷺ کی مجلس سے ملے جائیں تو ہمارے جانے کے بعد (اگر اپنی مجلس میں بٹھالیں۔) آنحضرت ﷺ نے ان کی یہ درخواست اسلام سے انکس کرنے کی فرض سے حضور فرمائی جس پر ان دونوں نے کہا کیا آپ ﷺ ہمیں اس کا ہند نامہ لکھ کر دیں گے؟ تو آپ ﷺ نے یہ ہند نامہ لکھنے کے لئے حضرت ملی اللہ کو بلایا تو فوراً حضرت جبرائیل اٹھن علیہ السلام نے ہندوؤں کی آیت مبارک لکھ کر پڑھ لیا:

ولا تطروا للہمن یدھون دھم بالغنوة والعشی یرسلون وجہہ ما علیک من حسابہم من شیء وما من حسابک علیہم من شیء و فطروا دھم فہکون من الظالمین (سورہ انعام: 74)

”آپ ﷺ ان کو دودھ نہ پینے دو اپنے رب کو بیع و شام پکارتے اور اپنے اللہ کی رضا چاہتے ہیں ان کا حساب آپ ﷺ سے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ان کے متعلق ہے پس آپ ان کو (صحابہ کرام) کو ملحدہ کر کے بے انصاف کرنے والوں میں نہ ہو جائیں۔“

اس آیت مبارک کے ضمن میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبند کے قلم طراز ہیں: جن لوگوں نے انسان ہونے کے باوجود انسانیت کو نہیں پہچانا بلکہ انسان کو دنیا کے مختلف جانوروں میں سے ایک ہوشیار جانور قرار دیا اور جس نے دوسرے جانوروں کو اپنا تابع و حکومت بنا کر سب سے خدمت لی ان کے نزدیک انسان کی حقیقت کا نظام اس کے ساتھ ہی کیا سکا ہے کہ ایک جانور کی طرح کھانے پینے سونے جاگنے اور دوسرے حیوانی جذبات کو استعمال کرنے کی عقل و زندگی سمجھیں اور جس وقت مقصد زندگی صرف یہی ہو تو ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اچھے برے چھوٹے بڑے با عزت بے عزت، شریف اور بدیل کے پچھلے کا معیار یہی ہو سکا ہے کہ جس کے پاس کھانے پینے اور سامانِ حیات کی فراوانی ہو وہ کامیاب با عزت اور شریف ہے اور جس کے پاس یہ چیزیں کم ہوں وہ تجرید و ذلیل اور نامراد و کام ہے اسی لئے تمام انبیاء علیہم السلام اور ائمہ کرام نے دین و مذہب کا پیدلا اور آخری سنی یہی رہا ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور دوسری زندگی ہے جو دائمی اور غیر منتقل ہوگی اور وہاں کی راحت بھی مکمل دائمی ہوگی دنیا کی زندگی خود قصود نہیں بلکہ

دوسری زندگی میں جو سامان کام آنے والا ہے اس کی فراہمی چند روزہ زندگی کا اصل مقصد ہے دنیا

جس وقت بھی انبیاء علیہم السلام کی ہدایات اور تعلیمات اور عقیدہ آخرت سے غافل ہوئی تو اس کا نتیجہ سارے آسمان کی عزت و دولت اور شرافت و حلاوت کا معیار صرف روٹی اور پیٹ بھر گیا جو اس میں کامیاب ہے وہ شریف اور معزز کہلاتا ہے اور جو اس میں

ناکام و نامراد ہے وہ غریب ہے بہ عزت اور ذلیل سمجھا جاتا ہے (معارف القرآن جلد نمبر 3)

بہر حال اس آیت مبارک کے نازل ہونے کے بعد حضرت نبی کریم ﷺ نے اس لکھے ہوئے معاہدہ کو دور پیچک دیا اور اپنے

فقیر مومنین، انبیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے

ان مساکین طلبہ کرام صحابہ مقام کو بلا کر پھر اسلام منکرم فرمایا اور صحابہ کرام ﷺ نے حضرت نبی کریم ﷺ کے گفتگوں سے اپنے گلے ملا کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے پھر قرآن مجید کی تعلیم دینی شروع کر دی۔ سبحان اللہ

عن انس بن مالک یقول قبل ابو طلحہ یوما فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم یقرئ اصحاب اصفہ علیٰ بطنہ ففصل من حصر یقیم بہ صلیہ من الجوع کان شغلہم فہم الکتاب تعلمہ ولہم تہم التزم بالخطاب وقروہ شائد ما حد فناء (تخریج: ترمذی جلد اول)

”انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ابو طلحہ تشریف لائے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اصحاب صفہ کو قرآن مجید پڑھا رہے ہیں اور ہر ایک کی جگہ سے آپ ﷺ کے قلم مبارک پر چھڑکا ایک گولا پڑھا ہوا ہے جس سے اپنی کر سیدی کر گئی تھی ان اصحاب صفہ کا مشغلہ کتاب کا کھانا اور قلم حاصل کرنا تھا اور ان کی خواہش ہوتی تھی کہ اپنے لہجہ میں لوگوں کو خطاب کریں اور اس کا دوسرا لحاظ کرتے تھے۔“

نیز سیدنا حضرت الامیر محمد غفرلہ فرماتے ہیں کہ ایک یام حضرت نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم چند خیرے اور باقائے دست مسلمان ایک جگہ بیٹھے تھے اور ہم میں سے ایک شخص قرآن کریم پڑھ کر ہمارے لئے دعا کر رہا تھا تو حضرت نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک کے اشارہ سے حلقہ بنانے کو فرمایا جب ہم نے حلقہ بنایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے؟ ان حضرات نے جواب دیا کہ حضرت محمد ﷺ ہم میں سے یہ شخص قرآن مجید پڑھ کر ہمارے لئے دعا کر رہا تھا جو کچھ پڑھ رہے تھے اسے پھر پڑھو اس لئے

دنیا کی زندگی خود مقصود نہیں بلکہ دوسری زندگی میں جو سامان کام آنے والا ہے اس کی فراہمی چند روزہ زندگی کا اصل مقصد ہے۔

دوبارہ پڑھا تو اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحمد للہ الذی جعل فی امی من اموت

ان اصبر نفسی معہم

”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ ہیں جنکی

ہم سے کچھ یہ حکم کیا گیا ہے کہ میں اپنے آپ کو ان کے ساتھ غمیرائے رکھوں یعنی جب وہ (صحابہ رسول) بیٹھے ہیں میں بھی ان کے ساتھ بیٹھا ہوں اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں بشارت دی کہ فقیر مومنین انبیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ قرار جب جنت میں جنت کی نعمتوں سے لوازے جارہے ہوں گے اس وقت امرامہ کا حساب لیا جا رہا ہوگا۔

(تفسیر مظہری، دہلی: دارالحدیث، دارالحدیث)

سیدنا حضرت مہمدا بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام ﷺ سے حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہی، پھر جانتے ہیں تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے وہ قرار ہوا ہرین داخل ہوں گے جن کی جگہ سے تکلیف دینے والی چیزوں سے امت محفوظ رہی یعنی ان کی جگہ سے امت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہی وہ بیچارے اپنی تشائیں نبیوں میں دینا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور حاجتوں کی تکمیل کی کوئی صورت ان کے پاس نہیں ہوتی پس جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس

السلام علیکم بما صبرتم فہم غفی اللہ

”تم پر سلامتی ہو اس کی جگہ سے تم نے دنیا کی تلخیوں پر صبر کیا لہذا اس جہاں میں تمہارا بجز انجام ہوا۔“

کا پانچواں رخہ نہ بناتے ہوئے داخل ہوں گے۔

(طیۃ الاولیاء جلد اول)

اصحاب صفہ کا جذبہ چہاڑ:

وہ میں حضرت حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فخر و تہنیک کے جھوک کی تیار کی تخریب دینے ہوئے چہرے کی انکلی کی صحابہ کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق بڑھ چڑھ کر حدیث و علم و طہارت سے تہنیک کا پیدل سفر کرنا بہت دشوار تھا اس لئے کچھ ساریوں کا انتظام کیا گیا چند رنگ دست صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت نبی کریم ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ ہمارے لئے بھی ساریوں کا انتظام فرمادیں تاکہ ہم بھی شریک ہوا دیکھیں ان حضرات کی یہ عطا نہ درخواست سن کر حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لا اجل ما احملکم علیہ

”یعنی میرے پاس کوئی چیز نہیں جو آپ کو ساری کیلئے دوں۔“

ان مساکین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا حضرت

سالم بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو اصحاب مقدمین سے تھے (تفسیر مظہری)

اس واقعہ کا عظیم الشان تذکرہ قرآن مجید میں بھی اس درجہ ذیل آیت مبارک میں مذکور ہے۔

ولا على اللعين اذا ماتوا كالحمل المذبذب
قلت لا اجد ما احملكم عليه فولو
واحبهم فبعض من الجمع حزننا ان
لا يجلوا ما يظنون (سرتب)

”لو ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی کوئی الزام ہے جس
وقت وہ آپ ﷺ کے پاس اس واسطے آئے کہ آپ ﷺ
ان کو ساری دیں آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ میرے پاس
کوئی چیز نہیں ہے جس پر تم کو ساریوں وہ اس حال میں
واپس آئے کہ تم کی جوتے کی انگلیوں میں اسو جہاڑی تھے
کیونکہ تم کے پاس کچھ نہیں تھا۔“

مذکورہ آیت میں ان شخص اصحاب محمد ﷺ کا ذکر ہے جو
حقیقت میں حضور ہونے کے باعث شرکت جہاد سے کام لے رہے
ان حضرات میں سے کچھ تو بیٹا بیٹا یا پادشاہان تھے جن کا حضور
تھا اور کچھ لوگ وہ بھی تھے جو ملک کے جہاد میں شرکت کیلئے تیار
تھے بلکہ وہ حضرات جہاد میں جانے کیلئے بے قرار تھے مگر ان کے
پاس سفر کے لئے ساری کا جانور نہیں تھا سفر بہت طویل اور موسم
شدید گرمی کا تھا انہوں نے اپنے جذبہ جہاد اور ساری نہ ہونے کی
مجبوری کا ذکر کر کے حضرت نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ
یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے ساری کا کوئی انتظام فرمادیں تاکہ ہم
جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر کے اللہ
تعالیٰ کے راستہ میں اپنی اپنی جانوں کے قربانی پیش کریں۔ کتب
تفسیر و تاریخ میں اس قسم کے واقعات مختلف روایات سے بڑی
کثرت سے منقول و مرقوم ہیں اس میں بعض کا معاملہ تو یہ ہوا کہ
شروع میں حضرت نبی کریم ﷺ نے ان حضرات سے حذر کر دیا
کہ ہمارے پاس ساری کا کوئی انتظام نہیں مگر یہ لوگ خوب دودھ
واپس جا رہے تھے اور جاتے ہوئے بھی جہاد کی سعادت کی بھڑکی
کے باعث رو رہے تھے تو ان کے اس اغلاس کے باعث اللہ تعالیٰ
نے ان کے لئے ایسا سامان سبب پیدا کر دیا کہ چھوٹ حضرت
نبی کریم ﷺ کے پاس اسی وقت آ گئے آپ ﷺ نے ان کو واپس
بلایا کہ یہ چھوٹ ان کے حوالے کر دیئے ان میں آدھوں کے لئے
ساری کا انتظام پیدا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کر دیا مالا کدہ اس
سے قبل بھی بہت بڑی تعداد کا انتظام اپنے خرچ سے کر چکے تھے
ان میں بعض وہ حضرات بھی رہے کہ جن کو ان شرف و دعا کی تک
ساری نکل سکے اور وہ اس مجبوری کے تحت رہ گئے تھے۔

آیت مذکورہ میں انہی حضرات کا ذکر آیا ہے جن کا حضور اللہ
تعالیٰ نے قول فرمایا آخر میں ہم اس آیت پر حصر فرمادی کہ یہاں
تو صرف ان لوگوں پر ہے جو قدرت و وسعت کے باوجود جہاد سے
غیر حاضر رہے۔

انما السبيل على اللعين يستأذنونك وهم
اغنياء

کا بھی مطلب ہے (معارف القرآن) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

سید اس کی تفصیل کے لئے اہل علم حضرات تفسیر مظہری
صفحہ 280 جلد چہارم ملاحظہ فرمائیں۔

بہر حال ان حضرات میں سے سیدنا حضرت قتیبہ بن
زید رضی اللہ عنہ بھی تھے بارگاہ رسالت ﷺ سے واپس آ کر رات
کو در یک نماز پڑھتے رہے اور غیب دودھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ
دعا کرتے رہے یا اللہ یا رب العالمین آپ نے جہاد کرنے کا حکم
فرمایا ہے اور جہاد کی ترغیب دی ہے لیکن اس ایک عمل میں مجھے
شرکت کی طاقت دینی اور نہ اپنے رسول ﷺ کا اتنا مال دیا کہ آپ
ﷺ مجھے جہاد کی غرض سے ساری حمایت فرما سکتے مگر جب
ممدوح حضرت قتیبہ بن زید رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت
اندر اس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات جس نے
صدقہ کیا ہے وہ کدوا ہوا ہے آپ ﷺ کا یہ فرمان مقدس بن کر
کوئی بھی کوڑا نہ ہوا مگر آپ ﷺ نے وہ بارہا بھی ارشاد فرمایا تو
حضرت قتیبہ بن زید رضی اللہ عنہ کڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ تمہیں بشارت دے جاؤں کہ تم ہے اس ذات مقدس کی جس
کے قبضے میں میری جان ہے رات کو تمہارے عمل کی وجہ سے
تمہارے نام اعمال میں مقبول و جبرودہ ذکوۃ کا ثواب لکھا گیا
ہے۔ (الہامیاتیہ)

اس قدر ملاحظہ کیجئے کہ باوجود صاحب مسند و خلفاء راشدین کا جان و بی
اور مال بدر سے افضل فرمودہ یا بڑی لامعلیٰ کی بات ہوئی حضرت نبی
کریم ﷺ کا فرمان ملاحظہ فرمائیے:

عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ابوبكر في الجبة
وعمر في الجبة وعثمان في الجبة وعلي
في الجبة وطلحة في الجبة وزبير في
الجبة وعبد الرحمن بن عوف في الجبة و
مسعد بن ابي وقاص في الجبة ومسعد بن
زيد في الجبة وابو عبيدة في الجبة (تروی شریف)
”حضرت مہاجر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سیدنا ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا
علی رضی اللہ عنہ، سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ، سیدنا
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، سیدنا مسعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، سیدنا
مسعد بن زید رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔“

(نوٹ) اس کی تفصیل حضرت مولانا محمد امجد علی
کاندھلوی رضی اللہ عنہ کی کتاب حقائق الاسلام کا ضرور ضرور مطالعہ
فرمائیں۔ یہ معززہ بشرہ محتاج ہیں۔

اظہار تحنیت

راولپنڈی ہاء ایڈمٹ سکول کے استاد اقدس اکرام اپنی یک نمبر 213 ک
سنوری دہلی والہ محترمہ کا وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے
دعا کریں کہ اللہ پاک مرحومہ کو جنت میں الٰہی مقام عطا فرمائے (آمین)

پیغام شہداء

شرابی چارٹ میں چشم ملک نے انکی دعوت دیکھی ہے؟

جس کے قاتل ہیں

مولانا حق نواز چغتوی شہید رضی اللہ عنہ (بانی و سرپرست)

شہادت 22 فروری 1990ء جنگ

مولانا انیسار القاسمی شہید (نائب سرپرست ایم این اے)

شہادت 10 جنوری 1991ء جنگ شی

علامہ ضیاء الرحمن قاروقی شہید رضی اللہ عنہ (سرپرست)

شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد عظیم طارق شہید رضی اللہ عنہ (صدر ایم این اے)

شہادت 16 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف
جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر جباری شہید رضی اللہ عنہ

شہادت 17 اگست 2009ء خیر پور سندھ (غیر پبلک ہاؤس)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی
پاداش میں انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا وہ، یہ
تمام قاتلین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں جنتی گئے
لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت
میں مابینہ ”نظام خلافت راشدہ“ کے نام سے بے غلط
تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا.....؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟
کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند کتب گھر کے 9 ہزار
مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچا رہا۔
ہذا پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ
کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔
ہذا پھر دیکھیں کہ 50 ہزار اسکالروں کو اس پیغام سے لاعلم ہیں
پاکستان کے قومی، صوبائی اور ریاست کے 1 ہزار سے زائد
ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔
اس کے علاوہ الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا کی افادیت
سے غور ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم،
آپ سرمایہ دار ہیں یا محروم، عالم ہیں یا عام مسلمان۔
اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام
ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ

”میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا
معاون بننا چاہتا ہوں۔“

درخواست

آسمان ہدایت کے تابندہ ستارے

ترتیب: مولانا شاہنواز فاروقی گوجرانوالہ

ہے ان کے تحفظ کے لئے نہ صرف خود مقررہ نوائے بلکہ امت مسلمہ کے ہر فرد کو اخلاقی اہم اللہین مہسبون اصحابی فقولوا للہ اللہ علیٰ ہر حکم فرما کر ان کے تحفظ اور دفاع کا ذمہ دار بننا اور ان کی محبت کو ایمان اور ان سے بغض کو نفی کی علامت قرار دیا اور تو اور..... خود مالک لم یزل رب الارض والمسوات بھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوئے اور تقریباً سترہ سو آیات میں ان صحابہ کرامؓ ذوالعزۃ والاہرام کی عزت و فضیلت صدقات و عدالت، خشیت و التوہید، عبادت و طاعت، ہجرت و فہرت، باہتمام و جہالت، بزم و تقویٰ، حکم و کرم، ہمبر و شکر اور ایمان و اخلاص کو بیان کیا..... ان کو ہدایت یافتہ اور کامیاب و کامران قرار دیا ان کے ایمان کو معیار اور خلافت کو موجب جنم ٹھہرایا۔

ان کے تحفظ و دفاع کو سنت اللہ کی امتیازی سند بخشی، ان پر ہونے والے اعتراضات اور گلے والے الزامات کا خود جواب دیتے ہوئے معترضین کو بیوقوف، لالچ اور مفید و بے شعور قرار دیا۔

ہوئے ہیں خدان سے کیوں یہ پوچھ ذرا انبیاءوں سے تعریف صحابہ ثابت ہے قرآن کے تیسوں پاروں سے یہ نفوس قدسیہ کفر و مصیبت، فسق و فجور سے دور اور جس گناہ سے گریزاں تھے ان کی طبیعتوں میں گناہ سے فرار اور انداز سے دشت طبعی امر تھا، یہ معصوم تھے البتہ محفوظ ضرور تھے، ان کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں ہے ان پر تنقید خطرات و گمراہی ہے، ان سے نفرت و عداوت کا اظہار کرنا قرآن وحدیث سے بغاوت ہے، ان کی حدیثات و عدالت پر جرح کرنا اساس اسلام کو کھردھرنے کی گہری اور موثر سازش ہے جس سے پچائیل اسلام پر فخر بھی ہے اور قرض بھی!..... باقی رہے ان کے اجتہادی اخلاقیات اور ان سے سرزد ہونے والے گناہ و ان سے ان کی عزت و احترام اور شان و بزرگی میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آتی..... اس لئے کہ ان کے اجتہادی

جب بھی کوئی سطر کھینچی جائے تو وہ اسی سطر سے برابر کر لی جائے اور ان کی حقانیت کو اسی معیار پر پرکھ لیا جائے، واللہ اکبر کیا شان ہے صحابہ کرامؓ کی۔

خانی نے گر ہستی سرمد کو سنواریا
اصحاب کے دل ساقی کوڑ نے سنواریا
آنحضرت ﷺ کی تربیت اور خصوصی توجہ ہی کا تو نتیجہ تھا کہ ان کو حدیثات و عدالت، انصاف و شرافت، راست بازی و حق گوئی کا جو سزا عطا ہوا وہ ملائک کے رتبہ کا مرکز ٹھہرا..... مالک ہو یا وطن، بستی ہو یا قوم، موصول ہوں یا فروغ، تجارت ہو یا زراعت، انقض متاع حیات کی ہر شے کی قربانی بھی ان کی دامن نبوت سے دور کی کا سبب نہیں تھی۔

وراثت انبیاء کا تحفہ اور نبوی دستور العمل کا ابلاغ انہیں نفوس قدسیہ کے حصہ میں آیا بقرآنی ہدایت و نبوی تعلیمات کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے دو ہزار سے زائد

آنحضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی محبت کو اپنی محبت اور ان کے بغض کو اپنا بغض قرار دیا اور انہیں انسانیت کا افضل ترین طبقہ قرار دے کر پوری انسانیت کو ان کی عزت و تکریم کا حکم دیا

فراتین میں آنحضرت ﷺ نے ان کے اوصاف و کمالات، اصلاح دیت، حسن عمل اور فضائل و مناقب کو بیان کیا، انہیں نجوم ہدایت فرماتے ہوئے ان کی اقتدا کو زور دیا، ہدایت قرار دیا، انہیں ایمان عالم کا سبب اور انتخاب خداوندی قرار دیا، ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان کے بغض کو اپنا بغض قرار دیا انہیں انسانیت کا افضل ترین طبقہ قرار دے کر پوری انسانیت کو ان کی عزت و تکریم کا حکم دیا، میدان بدر میں اپنی اہلبیاد آکھوں

وہ چاند جو روشن ہوا بھلا کے افق پر
اس چاند کے تابندہ ستارے ہیں صحابہ
(۱)..... وہ انبیاء کی طرح معصوم تو نہیں مگر محفوظ و محفوظ اور مقبول ضرور ہیں۔

(۲)..... ان سے انبیاء کرامؓ کی طرح سرے سے گناہ کا سرزد نہ ہوتا تو نہیں مگر کسی کبیرہ گناہ کا ان کے ذمہ باقی نہ رہتا چینی ضرور ہے۔

(۳)..... وہ پوری انسانیت سے افضل تو نہیں مگر انبیاء کرامؓ کے بعد سب سے افضل اور بزر ضرور ہیں۔

(۴)..... ان کے مقام و درجہ پر تسلیم کرنا اصول دین میں سے تو نہیں مگر ضروریات دین میں سے ضرور ہے۔

(۵)..... وہ ذات ربوبیت کے جتنی شاہد تو نہیں مگر ذات نبوت کے جتنی شاہد ضرور ہیں۔

(۶)..... وہ ربوبیت اور نبوت کے درمیان واسطہ تو نہیں مگر نبوت اور امت کے درمیان واسطہ ضرور ہیں۔

(۷)..... ان پر قرآن اگرچہ اترا تو نہیں مگر وہ قرآن کے اولین مخاطب اور محافظ ضرور ہیں۔

(۸)..... وہ اسلام کے امر و نہی کے موہد تو نہیں مگر اسلام کے اولین شارح و ناقل ضرور ہیں۔

(۹)..... ان کے قبضہ میں اگرچہ ہدایت تو نہیں مگر وہ خود ہدایت یافتہ اور دوسروں کے لئے ذریعہ ہدایت و نمونہ عمل ضرور ہیں۔

اور وہ بھی کیوں نا.....؟ جب آنحضرت ﷺ نے ان کی تربیت اور ان کے قلوب کا تزکیہ خود فرمایا، ان کے بال و بدن و سنواریا، ان کے مزاج و طبع کو ۱۳ سالوں میں بارگاہ ربانی سے ملنے والے اصولوں کا شاہکار خود بنایا، ان کو اپنی عادات و طبیعت کے مطابق اور قرآن و سنت کے موافق سچے اور حقیقی انسان بنا کر آنے والی نسلوں کیلئے مشعل ہدایت خود فرمایا، ان کو ہدایت کا معیار و مسطر، کوئی اور اس پر چڑھ کر دیا تاکہ صفحات عالم پر استقبالی کے شب و روز میں حقائق و اعمال کی

قرآن وحدیث میں بکثرت موجود ہیں۔

جب علام الغیوب نے ان کو معاف فرمادیا، ان کے قلوب و زبان کا امتحان لیکر ان کے لئے لھم مغفروہ و اجر عظیم کا اعلان کر دیا، ان سب سے وکلاء وعدہ اللہ الحسنی اور رضی اللہ عنہم و رضو عنہم فرما کر ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اپنی ابدی رضا کا وعدہ فرمایا، تو اس کے بعد بھی ان کی ذوات گمراہی پر تھیکہ کی بمباری اور طعن و تشنیع کی بوجھاڑ اپنی عاقبت کی برائی اور اس اسلام کو نذر کر کے سازش نہیں تو اور کیا ہے؟ جبکہ یہ حقیقت بھی کسی سے مخفی نہیں کہ

بعض صحابہ کرامؓ سے مراد ہونے والے گناہ خواہش نفسانی کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے معافی کے بعد سیرت محمدی ﷺ کی تکمیل بن گئے تھے۔

انسانی دو انسانی محمد رسول اللہ ﷺ اور دوسرے حضرات صحابہ کرامؓ دین حق و مستقیم کو اللہ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ نے لیا اور صحابہ کرامؓ کی وساطت سے پوری امت تک پہنچانے کا بندوبست فرمایا، مگر ابلاغ دین اسلام کے ان دو انسانی ذرائع میں سے کوئی ایک بھی مشکوک اور ناقابل اعتماد ہو تو دین اسلام کی عمارت یک لخت گر جائے گی اس لئے اسلام اور دین نبوی کی بقا کے لئے حضور ﷺ کی عصمت و ختم نبوت اور حضرات صحابہ کرامؓ کی عدالت پر یقین کمال کا ہونا اور ان کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنا انتہائی ضروری اور قطعیت دین کا سنگ بنیاد ہے، ان دونوں ذرائع میں سے کسی ایک پر بھی ہرزہ سرانی دین اسلام اور شریعت نبوی کی حقانیت کو کھانا پیچ ہے۔

حضور ﷺ کی ذات گمراہی کے بعد صحابہ کرامؓ ایسی شخصیات ہیں جن کے تحفظ میں پورے کے پورے دین و شریعت کے تحفظ کا راز مضمر ہے، اس وجہ سے کہ وہ اسلام کے اولین ناقل اور قرآن کے اولین مخاطب ہیں، نبی ﷺ نے ان کو دیکھا، انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور ایک دوسرے سے ملاقات کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے لیا اور پڑھا پھر پوری امت کو دیا اور پڑھا، یہ وہ حضور ﷺ کے بلا واسطہ شاگرد اور پوری امت کے بالواسطہ و بلا واسطہ استاذ ہیں وہ نبوت اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔

پوری امت کی شہادت ایمان کی بنیاد انکی شہادت ایمان پر ہے اسلام اور قرآن ایک دعویٰ اور وہ اس کے دلائل

امت مسلمہ کو ملی زندگی میں اچھائی اور برائی ہر دو ابواب میں شمول کی ضرورت تھی، اچھائی کے باب میں تو اس لئے کہ انسان کی غرض تخلیق ہی عبادت، اچھائی اور صالحیت ہے۔ چنانچہ اچھائی کے باب میں اللہ نے حضور ﷺ کو نمونہ بنایا، اور برائی کے باب میں اس لئے کہ صحابہ کرامؓ کے بعد قیامت تک آنے والی امت چمکے

انبیاء کی طرح محمد اور صحابہؓ کی طرح محفوظ نہ ہے بلکہ گناہ گار ہے ان سے گناہ ہوئے بھی ہیں، وہ بھی رہے ہیں اور تا قیامت ہوتے بھی رہیں گے اس لئے ان کو ملی نمونے کی ضرورت تھی کہ چہرہ کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے، بذاتی کو سنگسار کیسے کیا جائے وغیرہ اس کے لئے اولاً برائی کا وجود میں آنا ضروری تھا جو آنحضرت ﷺ کی عصمت کے خلاف تھا تاہم اس کے ازالہ اور سلامتی کے لئے حدود و قصاص اور تعزیرات کا نافذ ہونا ضروری تھا جو آنحضرت ﷺ کی شان و عظمت کے خلاف تھا اس لئے اللہ نے اس باب میں حضور ﷺ کو نمونہ نہیں بنایا اور اگر صحابہ کرامؓ کو بھی نمونہ نہ بنایا جاتا تو سیرت محمدی نامکمل اور نوع انسانی کی تمام دینی ضروریات کو پورا نہ کرنے والی قرار پاتی، وہ آئینہ دل اور اسوہ حسنہ نہ کہلا سکتی، اس لئے اللہ نے اس باب میں سیرت محمدی ﷺ کے لئے اپنی مشیت و حکمت کے تحت گناہ بھی کروئے تو اول اور دوم کے صحابہ سے نہیں بلکہ سوئم اور چہرام وجہ کے صحابہ..... مثلاً حضرت مازن سلمیٰ وغیرہ سے۔

بعد ازاں ان کو معاف فرما کر نہ صرف مغفرت کا اعزاز بخشا

حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرامؓ، ابلاغ دین اسلام کے دو انسانی ذرائع ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی مشکوک اور ناقابل اعتماد ہو تو دین اسلام کی عمارت یک لخت گر جائے گی۔۔۔

بلکہ انہیں جنت اور رضائے الہی کی بشارتوں سے نوازا جو

اختلافات تو ہمیشہ برپا رہتے تھے اور اجتہاد خواہج ہو یا غلط اس پر من جانب اللہ اجر و ثواب ہی دیا جاتا ہے..... اجتہاد صحیح ہو تو وہ اجر دیا جاتا ہے ورنہ کاہرہ کا اجر دیا جاتا ہے جبکہ گناہ و عذاب ہرگز نہیں دیا جاتا..... مزید یہ کہ صحابہ کرامؓ کے باہمی اختلافات میں امت کے لئے نمونے، ہیئت اور آسانیاں ہوتی ہیں، ان کے فروغ میں باہمی اجتہادی اختلافات کو اسی وجہ سے رحمت کہا گیا، اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے اختلاف کر کے منبر کی اوپر والی سیڑھی پر قائم ہو کر خطبہ نہ پڑھتے تو آج امت کے اسرار اور سلامتیں زیر زمین کنوؤں اور تہہ خانوں میں خلبے پڑھتے..... اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شیعین کے عمل کے خلاف نہ کرتے اور مسجد نبوی کو پکی اینٹوں سے نہ بناتے تو قیامت تک کے لئے کسی کے پاس پختہ مسجد بنانے کی کوئی دلیل نہ ہوتی اسی طرح اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہؓ آپس میں لڑائی نہ کرتے تو قرآن کریم کی آیت:

وان طاففسان من المؤمنین اقتلوا فاصلحوا بینہما کی عملی صورت بالکل دکھائی نہ دیتی، نہ ہی حضور ﷺ کی پیشین گوئی،

(ایہی ہذا مید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فتنین عظیمین من المسلمین)

پوری ہوتی کیونکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا صلح کروانا مقبوف اور لڑائی کا ہونا مقبوف علیہ کا وجہ رکھتا تھا اور اس سب کچھ کے ساتھ ساتھ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ و امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اجتہادی جنگ اور لڑائی نہ ہوتی تو قیامت تک مومنوں کی آپس میں لڑنے والی دو جماعتوں کے لئے کوئی نمونہ موجود نہ ہوتا، معلوم ہوا صحابہ کرامؓ فروغ میں باہمی اجتہادی اختلافات کرنے کی وجہ سے لائق صد تحسین تو ہیں قابل ملامت بالکل نہیں.....!

اور یہ ان سے مراد ہونے والے گناہ تو ان کے بارے میں معتدل بات یہ ہے کہ وہ خواہشات نفسانی کی تکمیل کیلئے نہ تھے بلکہ سیرت محمدی ﷺ کی تکمیل کے لئے تھے،

صاف ہے جس طرح کسی بھی دعویٰ کی صداقت اس کے دلائل اور کسی بھی مقدمہ کی صداقت اس کے گواہوں کی صداقت پر مقوف ہوتی ہے بالکل اسی طرح اسلام اور قرآن کی صداقت کی بنیاد حضرات صحابہ کرامؓ کی صداقت پر ہے اور اہل حق کے نزدیک **الصحابہ کلہم عدول** صحابہ سارے کے سارے سچے اور عادل ہیں لہذا دین اسلام اور قرآن بھی سچا اور حق ہے جب دین اسلام اور قرآن سچا اور حق ہے تو لامحالہ صحابہ کرامؓ بھی سچے اور عادل ہیں قرآن و سنت نے انہیں معیاریت حق کی دولت لازوال بخشی ہے اللہ اور رسول ﷺ نے ان کا تحفظ اور دفاع خود کیا ہے، اللہ نے ان سے بغض رکھنے والے کو اپنا منجوس اور ان سے تسخر و استہزاء کو ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے اور حضرت محمد ﷺ نے بھی باوجود رؤف رحم ہونے کے بغض عثمانؓ کا جنازہ نہ پڑھا کر بغض صحابہؓ سے نفرت کا اظہار کیا ہے حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ سے بغض کو نفاق کی علامت قرار دیا ہے چنانچہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں ہر قسم کی بدگمانی سے بچے، اور جو شخص ان نفوس قدسیہ کے بارے میں کسی قسم کی بدگمانی میں مبتلا ہے وہ اللہ سے توبہ و استغفار کرے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے یہی سچے مومن کی پہچان اور نشانی ہے۔

كما في قوله تعالى: **الذين يقولون ربنا اغفر لنا والاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤوف رحيم**

اہل ایمان کے تین طبقات میں سے ہم اجرین و انصار کے دو طبقات کے بعد اہل ایمان کے تیسرے طبقہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ایمان میں ہم سے سابق ہیں یعنی صحابہ کرامؓ مغفرت فرما، اور ہمارے قلوب کو صحابہؓ کے بغض اور کینے سے محفوظ فرما۔

یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال کے اہل حق علماء نے صحابہؓ کی عدالت و شرافت پر نہ صرف پختہ اعتقاد رکھا بلکہ اپنے قلوب میں ان کے بارے میں کسی بھی قسم کی بدگمانی کو داخل نہ ہونے دیا اور امت مسلمہ کو بھی اس گمراہی سے بچانے کی بھرپور کوشش کی، مزیل میں احمد اربہ اور چند دیگر اکابرین امت کے اقوال پر دقلم کئے جاتے ہیں تاکہ ہر شخص ان اقوال

سے رہنمائی اور روشنی لے کر اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کی نہ صرف بدگمانی سے بچائے بلکہ اپنے قلب کو ان کی محبت کا مرکز بنا کر اللہ اور رسول ﷺ کی محبوبیت کا مقام ملو حاصل کرے۔

قلب میں عشق صحابہ سے اجالا ہوگا
ارے نادان تیرے گناہوں کا ازالہ ہوگا
اور تو سمجھتا ہے عبادت ہے ان پر تنقید
ایسے بد بخت کا منہ حشر میں کالا ہوگا

(۱)..... سید القیام امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ قرآن و سنت کے بعد دین میں صحابہ کرامؓ کے اقوال کو جنت

اہل ایمان کے تیسرے طبقہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ "اے پروردگار ہماری اور صحابہ کرامؓ کی مغفرت فرما اور ہمارے قلوب کو صحابہ کے بغض اور کینے سے محفوظ فرما"

سمجھتے تھے اگر کسی مسئلہ میں کسی صحابی سے کچھ مروی ہوتا تو اپنا اجتہاد و رائے چھوڑ دیتے تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کا مشہور قول ہے کہ:

احمد یحبہ اللہ فان لم اجد فبسنة رسول اللہ
فان لم اجد فبقول الصحابة احمد یقول من
ثبت منهم ولا اخرج عن قولهم الی غیرہم
(مناقب اہل حنفیہ ص ۱۱۱)

میں پہلے کتاب اللہ سے استدلال کرتا ہوں اگر اس میں مجھے دلیل نہ ملے تو سنت رسول اللہ ﷺ کو لیتا ہوں اگر اس میں بھی مجھے دلیل نہ ملے تو میں حسب مرضی صحابہؓ کے اقوال سے استدلال کرتا ہوں اور ان کا قول چھوڑ کر دوسروں کے قول کی طرف نہیں جاتا (کیونکہ وہ بعد کے تمام انسانوں سے افضل اور معتد ہیں)

(۲)..... حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے مشاہرت صحابہ میں گفتگو کرنے کے حعلق فرمایا، کہ یہ وہ خون ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی زبانوں کو بھی اس خون سے (صحابہ پر تنقید کر کے) آلودہ نہ کریں۔ (روایت برہہ شرح مواقف)

(۳)..... حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو صحابہ کی تنقیص کرتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا

اصل مقصد رسول اللہ ﷺ کی تنقیص ہے مگر اس کی جرات نہ ہوئی تو آپ ﷺ کے صحابی کی برائی کرنے لگتا کہ لوگ سمجھ لیں کہ محاذ اللہ خود رسول اللہ ﷺ برے آدمی تھے اگر وہ اچھے ہوتے تو ان کے صحابہ بھی صالحین ہوتے (معلوم ہوا صحابہ کے دفاع میں نبی ﷺ اور دین نبی ﷺ دونوں کا دفاع ہے) (اسلام اسسٹنٹ ایم جی ایم اسلام آباد پبلیشرز)

(۴)..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ صحابہؓ کی کسی برائی کا تذکرہ کرے یا ان پر کسی عیب یا نقص کا طعن کرے اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو اسے سزا دینا واجب ہے اور فرمایا کہ تم جس شخص کو کسی صحابیؓ کا برائی کے ساتھ ذکر کرتے دیکھو تو اس کے اسلام اور ایمان کو متحکم و مشکوک سمجھو۔ (عام صحابہ)

(۵)..... امام ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:

اذا رأیت الرجل ینتفض احدنا من اصحاب رسول اللہ ﷺ فاعلم انہ ذلیل
جب تو کسی شخص کو اصحاب رسول میں سے کسی کی برائی کرتا دیکھو تو یقین کر لے کہ وہ ذلیل ہے۔

(حافظی علوم دینا پبلیشرز بغدادی)

(۶)..... علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ القاضی المصریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس نے آنحضرت ﷺ کے کسی صحابی پر لعنت کی جیسے حضرت معاویہؓ و عمرو بن عاصؓ یا جو ان سے افضل ہوں جیسے طلحہ اور زبیر اور عثمانؓ و علیؓ حضرت ابوبکر و عمرؓ کو گالیاں دیں وہ بالاتفاق تمام مسلمانان، سنگین سزا کا مستحق ہے اختلاف صرف اس میں ہے کہ اس کی سزا آگ ہوگی یا آئل سے کتر۔

صحابہ کرامؓ کی عدالت و شرافت ان کے محفوظ و محفوظ و مثیل اور معیار حق ہونے پر قرآن و سنت کی تصریحات، ائمہ اربعہ و دیگر اکابرین امت کے اقوال صریحہ کے بعد صحابہ کرامؓ سے بدگمانی اور ان پر طعن و تشنیع ازلی بددستی کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں بدگمانی سے محفوظ فرمائے اور دین کے چہرے داروں اور محافظین اولین کی چوکیداری کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

اب ملک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقص ہے صفہ ہستی پر صداقت ان کی

☆☆☆☆☆☆☆☆

فاروق پبلی کیشنز

آپ ملک یا بیرون ملک جہاں بھی ہوں آن لائن پرنٹنگ کے
ذریعے مطلوبہ چیز آپ کی دہلیز پر پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔

دسائل

کتابیں

کیلینڈر

ڈائریاں

اشتہارات

فلیکس بورڈ

ہر قسم کی سستی معیاری اور اعلیٰ چھپائی کا بہترین مرکز

فاروق پبلی کیشنز



سمندری فیصل آباد پاکستان

0300-7916396, 041-3421796

Email.farooqpc@hotmail.com

اتحاد امت کے بنیادی اصول

علامہ ذاکر خالد محمود
فی اہم ذی کے قلم سے

شیخہ علماء اور زعماء کو گول بات نہ کرنی چاہئے:

شیخہ ذاکر اور محمد نواز کو اس عاصی کے لئے گول بات سے پرہیز کرنی چاہئے مثلاً یہ کہنا کہ ہم صحابہ کی عزت کرتے ہیں اور انہیں اپنا پیشوا مانتے ہیں بالکل گول بات ہے انہیں نام لے لے کر بتانا چاہئے کہ وہ کن کن صحابہ کو مومن اور لائق تکریم مانتے ہیں بات خود بخود مکمل جائے گی کہ وہ چند گنتی کے صحابہ کرام کو لائق تکریم مانتے ہیں اور باقیوں کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ (مجاز اللہ)

حضور ﷺ کی وفات کے بعد سب مرتد ہو گئے تھے۔

بشیر حسین ایک گول بات پر ڈھٹائی کیوں کر رہا ہے؟

حضرت مولانا قاضی منظر حسین دامت برکاتہم نے بشیر حسین بخاری سے بجا مطالبہ کیا تھا ”بخاری صاحب کے نزدیک ایسے صحابہ کی تعداد کتنی ہے جنہیں وہ واجب تنظیم تسلیم کرتے ہیں؟ کاش کہ بخاری صاحب ان صحابہ کرام کے اسماء بارگاہی پیش کر دیتے۔“

(حق چار پارہہ ص 319)

اب بشیر حسین کی ان کے نام نہ بتانے کی ڈھٹائی دیکھئے: جہاد و منہ و کی مثال سامنے نظر آئے گی۔

(1) ہمارے نزدیک حضور ﷺ کے ہم نفسوں میں وہ

سب واجب الاحرام ہیں جو صدق دل سے ایمان لائے۔

(2) کیا قاضی صاحب ایسے صحابہ کرام ﷺ سے نااہل

ہیں جو ہم سے ان کی فہرست طلب کر رہے ہیں۔

(صفحہ 116 سطر 18، 17)

(3) بات تعداد کی نہیں قاضی صاحب (ہم سے نام پوچھتے

پر) کیوں مصر ہیں (صفحہ 116 آخری سطور)

(4) کیا قاضی صاحب نے کبھی سورہ منافقون کی تلاوت

نہیں کی (صفحہ 117 سطر 6)

کیا اس میں یہ نام بتا دیئے گئے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا یہ گول

جواب نہ ہوا؟

دیکھئے بشیر حسین بخاری اپنی گول بات پر کس ڈھٹائی سے ڈٹا ہے اور کتنے خلف ہی ایوں سے نام نہ بتانے پر اڑا ہوا ہے عقیدہ اس کا وہی ہے جو رچال کٹی اور فروغ کافی کی روایت میں مذکور ہے جس کی وہ تصحیف کر رہا ہے مگر ان صحابہ

ابتداء میں صحابہ کرام ﷺ سے کچھ غلطیاں بھی سرزد ہوئیں لیکن یہ سب ان کے دور تربیت کے دوران ہوا اہل سنت جہاں کو پیشوا مانتے ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سے مانتے ہیں لیکن یہ سب ان کے دور تربیت کے دوران ہوا۔ اہلسنت جو ان کو پیشوا مانتے ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سے مانتے ہیں۔

کے نام بتانے سے وہ منکر ماجز ہے جو اس کے عقیدے میں ایماندار صحابہ کرام تھے اسے اندیشہ ہے کہ ان چند ناموں کے لکھنے سے عوام پر یہ بات مکمل جائے گی کہ شیخہ سرے سے صحابہ کرام ﷺ کے منکر ہیں اور چند حضرات کے سوا کسی کو وہ مسلمان نہیں سمجھتے۔ پھر اندیشہ ہے کہ شیخہ ممبران اسمبلی کی بری درگت بنے اور وہ اس سبب اسمبلی میں آئی نہ سکیں۔

اہل سنت کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ پر ایمان لائے ہوئے صحابی ہیں اور جو انہیں اس وجہ کا صحابی نہ مانے وہ کافر ہے اس کی تفصیل سب اہل سنت میں موجود ہے اب جب تک سی شیخہ منہایت میں صف اول کے صحابہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مومن اور واجب تنظیم نہیں مان لیا جاتا اس وقت تک ان دونوں قوتوں میں گج اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔

اس صورت میں ضروری ہے کہ ممبران اسمبلی اور اشران انتظامیہ ملی کی تائید کریں جس میں مسلمان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ان کی عزت و ناموس کے تحفظ کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ان ناموں کی تخریج کے باعث شیعوں کا وہ ظلم پاش پاش ہو جاتا ہے کہ ہم سب صحابی تقسیم کرتے ہیں انہیں نہ ماننا ہم پر محض ایک الزام ہے

صحابہ دور تربیت پورا کرنے کے بعد واجب تنظیم ٹھہرے: ابتداء میں صحابہ سے کچھ غلطیاں اور خطائیں بھی سرزد ہوئیں لیکن یہ سب ان کے دور تربیت کے دوران ہوا اہل سنت جہاں کو پیشوا مانتے ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سے مانتے ہیں شیخہ لوگ ان کے دور تربیت کی کوئی بات اچک لیتے ہیں اور دکھاتے پھرتے ہیں کہ فلاں فلاں صحابیوں سے یہ یہ غلطیاں ہوئیں ممبران اسمبلی کو چاہئے کہ وہ

ان سے اسی وقت پوچھیں یہ ان کے دور تربیت کی بات ہے یا حضور ﷺ کے وفات پہانے کے بعد کی؟ اس صورت میں بات مکمل جائے گی اور حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔

جب صحابہ میں منافقین شامل ہو کر رہے تھے اس وقت بھی صحابہ، صحابہ تھے اور منافقین منافق تھے صحابہ نہ تھے صحابہ دور تربیت میں بھی کفر و فتنہ پر کسی نہ رہے تھے ایمان نہ لانے والا کیسے صحابی ہو سکتا ہے؟ صحابی کے لئے تو بنیادی شرط یہ ہے کہ اس نے بحالت ایمان حضور ﷺ کو اس زندگی میں دیکھا ہو اور اس کا ہر پاس کا خاتمہ ہوا ہو۔

کیا منافق پر صحابی کا لفظ آ سکتا ہے؟

صحابہ میں کسی منافق کے کاٹنے بیٹھنے کے باعث مجموعی طور پر سب پر اسباب الرسول کا لفظ آئے تو یہ بات ہے لیکن کسی صحیح منافق کو صحابہ میں سے کسی نے کسی وقت بھی صحابی نہیں کہا مجموعی طور پر اس کا اس صف میں آنکھانا ہی طرح ہے جس طرح فرشتوں کے عوم میں جن داخل کبھے جائیں۔ فرشتوں کی شان ہے:

”لا یعصون ما امرهم“

اور جنات میں

”وانا منا المسلمون ومنا القاسطون“

ناظر مانی کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

واذ قال رب للملائكة اسجدوا لادم

سے گریبا استدلال نہیں ہو سکتا کہ شیطان فرشتہ تھا تو منافقوں کے صحابہ میں شامل ہونے سے بھی یہ استدلال نہیں ہو سکتا کہ یہ منافق صحابہ ہو سکتا ہے صحابی وہی ہو سکتا ہے جو ایمان کی دولت رکھتا ہو۔

عن زید بن ثابت فماتکم فی المناقین فصین
رجع فلی من اصحاب النبی من اسد
(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 660)

مناقین جو تین سو کے قریب تھے ان کا سرخیل مہدائش بن ابی منافق تھا لیکن اس نے اپنا راز ففاق تو اپنے سب ساتھیوں کو نہ بتایا ہوا تھا اب اگر وہ سارے احد سے واپس لوٹے تو اس کے یہ بی و اس کی اجازت میں چلے، پہلے چنگہ سب اکٹھے تھے اس لئے انہیں مکہ اصحاب النبی میں ذکر کیا گیا ہے یہ نہیں کہ وہ ہیچ وہ اصحاب رسول تھے منافق کس طرح صحابی کہے جاسکتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

”وکان اصحاب رسول اللہ ای فی
الحکم فہم انصرف مع
عبداللہ بن ابی
(صحیح بخاری جلد 15 صفحہ 232)

یعنی مہدائش بن ابی کے ساتھ لوٹنے والوں کو مکہ اصحاب رسول کہا گیا ہے کیونکہ وہ ان کے ساتھ جنگ میں نکلے تھے ہیچ وہ اصحاب رسول نہ تھے۔ حضرت امام بخاری کے استاد ابوالولید نے یہاں ان تفصیلات میں اسے روایت کیا ہے۔

رجع فلی من اصحاب النبی من اسد
رجع فلی من اصحاب النبی من اسد
رجع فلی من اصحاب النبی من اسد
(صحیح بخاری جلد 3 صفحہ 580)

ترجمہ: حضور ﷺ کے ساتھ جو لوگ نکلے تھے ان میں سے کچھ لوگ واپس لوٹے، اصحاب رسول اس وقت دو حصوں میں تھے ایک فرق کہتا تھا ہم ان منافقوں کا مقابلہ کریں اور دوسرے فرق کی رائے تھی ہم ان سے ابھی نہ لڑیں۔

دیکھئے یہاں:

”من اصحاب النبی“
کی بجائے:

”ممن عرج معہ“
کے الفاظ ہیں سو یہ بات بھی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان منافقوں کے لئے واقعی اصحاب

النبی ﷺ کے الفاظ استعمال کئے تھے اور ایسا وہ بھی تو یہ اطلاق رکھی ہے جس سے حقیقت نہیں بدلتی۔
انماہ کریں بشیر حسین کے پاس ان محفل الافاق روایات کے سوا کوئی خوش ثبوت نہیں کہ عہد رسالت میں منافقوں کو بھی اصحاب النبی سمجھا جاتا تھا (استغفر اللہ اعظم)
مکھی طور پر صحابی کا لفظ اور بھی مقامات پر ملتا ہے ملائسہ دی (676ھ) لکھتے ہیں:

وما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
اصحابی فمناہ النین یسبون الی
صحیحی (نوی شرح مسلم جلد 2 صفحہ 369)
اہل مکہ کی ایک جماعت مرتد ہو سکتی ہے

تو ففاق کیوں ناممکن ہے
بشیر حسین نے صفحہ 118 پر صحیح بخاری محدث دہلوی کی ایک عبارت نقل کی ہے عبارت یہاں سے شروع ہوتی ہے:

چل باز حضرت از سراج کو قہر یتھ کہ مردم را بدل مرتد
شدند جماعت از ضعیف الایمان -
(مدارج النبوت جلد 1 صفحہ نمبر 167)

بشیر حسین نے اس عبارت میں بدل کا لفظ جو کہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ صحابہ میں مواضع اللہ کچھ بد بھی تھے حالانکہ اصل عبارت میں نہیں ہے نہ صحابہ میں سے کوئی ایسے لوگ تھے جو ان دنوں بد سمجھے جاتے ہوں لفظ بدل (اس پر) کے معنی میں ہے اس سے پہلے از کلمہ اسے دوسرے معنی میں کر دیتا ہے تاہم اس میں شک نہیں کہ یہ عبارت ناممکن ہے اس کے آگے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان و یقین کی مکمل شہادت موجود تھی بشیر حسین نے اسے از راہ خیانت چھوڑ دیا ہے ہم یہاں مفتی غلام حسین الدین کے ترجمہ سے پوری عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔

”جب رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے اس کا تذکرہ فرمایا تو کچھ ضعیف الایمان لوگ اس پر مرتد ہو گئے اور کچھ مشرکین دوزخ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، کہنے لگے کچھ اپنے پار اور رفتی کی خبر ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں آج رات مجھے بیت المقدس لے چلا گیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

دریافت کیا، کیا یقیناً ایسا فرماتے ہیں مشرکین نے کہا ہاں یہاں فرماتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ جو کچھ فرماتے ہیں ٹھیک ہی فرماتے ہیں اس میں اس پر ایمان لاتا ہوں مشرکین کہنے لگے کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ رات میں حجر (ﷺ) بیت المقدس تشریف لے گئے اور صبح سے پہلے یہاں واپس تشریف بھی لے آئے، انہوں نے فرمایا ہاں میں تو اس سے دور کہ بھی تصدیق کرتا ہوں اگر آپ ﷺ یہ فرمائیں کہ میں آسان پر گیا اور پھر واپس آ گیا تو میں اس کی بھی تصدیق کروں گا۔“ (مدارج النبوت جلد 1 صفحہ 310)
اس محفل محفل واقعہ سے کچھ کمزور لوگ چل جائیں یا مرتد ہو جائیں تو یہ بات قرین قیاس ہے لیکن یہی زندگی کے اس مصائب کے دور میں کوئی لوگ منافق بن کر مسلمانوں کی صف میں داخل ہوں اور مشرکین مکہ سے مدد کھائیں یا ان کی سختیاں برداشت کریں یہ بات قرین قیاس نہیں ہے، بشیر حسین کی اس سوچ پر حیرت ہوتی ہے کہ اہل مکہ کی ایک جماعت مرتد ہو سکتی ہے تو ففاق کیوں ناممکن ہے۔ (صفحہ 118)

یہ بات بڑی واضح ہے کہ تکالیف اور مصائب کے دور میں کوئی شخص از راہ ففاق ستم زدوں میں گھس کر نہیں کھاتا۔

ہاں جنگ تبوک کے وقت جب مسلمان ایک حکمران جماعت بن چکے تھے اور مدینہ ان کا مرکز تھا اس وقت مسلمانوں کی صفوں میں منافقوں کا داخلہ قرین قیاس ہے مگر اس پر بھی بشیر حسین کو تعجب ہوتا ہے اور اس نے مسلمانوں کی اس مدنی زندگی پر بھی یہ جلی مرتی باندھی ہے۔

یہاں بھی مناقین کی کمی نہیں
اور اس کے آگے ایک عبارت ناممکن لکھی ہے اسے بھی ہم مدارج النبوت اردو سے نقل کئے دیتے ہیں منافقوں کا ایک گروہ طبع قسرت اور دنیاوی مال کی لالچ میں ہمراہ ہوا اور ان کی رونا گویاں اور واپسی کے درمیان حرکات شہید اور کلمات ٹاپے بندہ وہ جو وہ میں آئے جب لشکر اسلام مرتب ہو گیا تو حکم ہوا کہ سب لوگ مدینہ طیبہ کے باہر حنیہ الوداع میں جمع ہو جائیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس لشکر کے امیر ہوئے۔ (مدارج النبوت جلد 2 صفحہ 585)

اس میں کوئی تعجب کی بات ہے جس پر بشیر حسین اس قدر خوش ہوتا ہے اور مولانا قاضی عظیم حسین صاحب کو مطمئن کر رہا ہے اگر کوئی کہہ دے کہ مسلمانوں میں یہ اثنا عشری کہاں سے آگئے تو کیا اس پر کسی کو تعجب ہوگا؟ ہرگز نہیں

جمیت نہیں ہے اور تو لوگوں کے ساتھ سات باتوں میں جھگڑا کرے گا اور ان میں کوئی قریشی حیرے ساتھ جھگڑا کرے گا تو اللہ پر ایمان لانے میں اللہ کا عہد پورا کرنے میں اللہ کا امر قائم کرنے میں ان سب سے پہلے دھچ پر ہے اور ان میں سے برابر تقسیم کرنے، رحمت میں انصاف کرنے، فیصلہ کی حقیقت تک رسائی اور اللہ کے نزدیک مرتبہ میں اعلیٰ و افضل ہے۔

حلیۃ الاولیاء جلد اول صفحہ 665 تا 666

توضیح

روایت مذکورہ میں جملہ:
”أفخصمک بالثبوت“

کا ظاہر معنی تو یہی ہے کہ میں عمر (رضی اللہ عنہ) حیرے ساتھ اے علی جمیت کے ساتھ جھگڑا کروں گا اور انجند وغیرہ میں مصمم کا معنی ظہر بھی کیا گیا ہے اس کے پیش نظر معنی یہ ہوگا کہ میں تمھ پر بوجہ نبوت غالب آ جاؤں گا لیکن

”ولا نبوة بعدی“

کا پھر کوئی عمل نظر نہیں آتا۔ مآثم المعروف نے اس عبارت کا ترجمہ اور مطلب مولوی اختر علی صدیقی صاحب جلد اول المغتفر سے پوچھا تو انہوں نے بھی غلبہ کا معنی لیا اور پھر روایات کا مطلب کچھ یوں بیان کیا:

”اے علی! بظاہر اگر تو میرے ساتھ نبوت میں جھگڑا کرے تو میں غالب آ جاؤں گا لیکن اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ اس قسم کا مغرور خدشان نبوت کے بھی خلاف ہے اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی خاصیت بھی وہی تھی کہ اس سے خالی نہیں حقیقت یہی ہے کہ علی (رضی اللہ عنہ) کا وجہ اہل تشیع کے ہاں انبیاء کرام سے بڑا ہے بلکہ بقیۃ النبی الہیہ کا مرتبہ بھی حضرات انبیاء کرام سے ارفع

واقعی ہے اس عقیدہ کے پیش نظر مذکورہ روایت کا منہم ہے ہوگا کہ علی (رضی اللہ عنہ) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے نبوت میں خاصیت کریں گے لیکن حضور ﷺ ان پر غالب رہیں گے اور سات باتوں میں حضرت علی (رضی اللہ عنہ) میں کچھ ایسی خصوصیات کے متعلق ہیں جو سرکارِ دو عالم کو بھی حاصل نہیں تو پھر حضور ﷺ سے ان کی خاصیت کی وجہ بنتی ہے علامہ جعفری جلد اول میں کتب شیعہ سے حوالہ جات کے ذریعہ ہم ان خصوصیات کے حوالہ تفصیلی بحث کر چکے ہیں۔

بالجملہ مذکورہ عبارت ابو نعیم کے تشیع کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس روایت کے آخر میں:

اعظمهم محمد ﷺ مزید

بھی شیعیت کا مظاہرہ کر رہا ہے کیونکہ سید علی (رضی اللہ عنہ) کا تمام انسانوں سے افضل ہونا جن میں انبیاء کرام بھی شامل ہوں یہ اگرچہ اہل تشیع کا عقیدہ ہے لیکن اہل سنت کے نزدیک یہ کفر ہے عقیدہ ہے اور اس علت و انصافیت سے مراد حضور ﷺ کے صحابہ کرام سے ہے تو بھی اہل سنت کے حقائق کے خلاف ہے کیونکہ ہمارے عقیدہ کے مطابق صحابہ کرام میں انصافیت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو حاصل ہے لہذا معلوم ہوا کہ روایت مذکورہ سے الہ

جم کے تشیع کا دعوت ملتا ہے علاوہ انہیں اس روایت کا واضح بشارت بن رہا ابو نعیم کذاب اور لامی شیعہ ہے جس کا مختصر تصدیق یہ ہے۔

میزان الاعتدال:

ترجمہ:

بشارت ابن ابی نعیم کے حلق حقیقی نے کہا کہ یہ امام اور ای سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا تھا لیکن عدی نے اسے من گھڑت احادیث والا بتایا لیکن حبان نے کہا کہ یہ لکھ لوگوں پر من گھڑت احادیث لگا تھا ان موضوع روایات میں سے ایک یہ بھی ہے جو خالد بن اسماعیل کی سند سے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے جس میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ نے علی (رضی اللہ عنہ) کو فرمایا میں حیرے کے ساتھ نبوت کے ساتھ جھگڑوں گا۔

(میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 145 تا 146)

تنقیح المقال:

ترجمہ:

میں بشار کے حلق صرف اتنا جانتا ہوں کہ شیخ نے اسے اپنے رجال میں شمار کیا ہے اور وہ امام باقر کے اصحاب سے ہے لہذا اس کا لای ہونا ظاہر ہے لیکن اس کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(تنقیح المقال جلد اول صفحہ 169)

لمحہ فکریہ:

روایت مذکورہ کو صاحب میزان الاعتدال نے بشار کی خود

حافظ ابو نعیم کا تشیع ظاہر اور تفسیر غبی ہے اس کی عبارات ہم المسند پر حجت نہیں ہیں

ساختہ ذکر کیا اور بشار کا یہ معمول ظاہر رہا ہے کہ لکھ لوگوں کے نام پر حدیث کفر کو لکھ کر بتایا کرتا تھا قسماً اللہ عاقبتی صاحب تنقیح المقال نے اس قدر تو تسلیم کیا کہ لامی شیعہ ہے اگرچہ اس کی تفصیل سے لامی کا اختیار کیا ہے حال امام باقر (رضی اللہ عنہ) کے اصحاب میں سے ہے لہذا ابو نعیم کا ایسے کذاب اور دشمن اللہ و اللہ کی روایت کو تحقیر و جرح کے بغیر اپنی کتاب میں ذکر کر دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ابو نعیم کا نظر پرانی طور پر اس سے اتفاق ہے اس لئے ابو نعیم کا شمار اہل سنت علماء میں ہرگز نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کی عبارات اہل سنت کی عبارات کہلانے کی مستحق ہیں۔

عبارت نمبر 3

ترجمہ:

محمد بن مظہر اپنے واسطوں سے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خوشی سے یہ چاہتا ہو کہ میری لادگی ہے میری موت مرے بعد جنت عدن میں سکونت رکھے جسے میرے رب نے تیار کیا ہے تو اسے چاہے کہ میرے بعد علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرے اور اسکے ولی سے محبت

کرے میرے بعد اس کی اقتداء کرے کیونکہ وہ میری عزت ہیں میرے خیر سے پیدا ہوئے اور امام ابو نعیم کے مالک ہیں اور جو لوگ ان کے فضل کی تحفہ پر کرنے والے ہیں ان کے لئے بربادی ہے اور جہان میں میری صلہ کی کاٹنے والے ہیں ان کے لئے بھی بربادی اور ان کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت سے محروم کرے گا۔

(حلیۃ الاولیاء صفحہ 86 جلد نمبر 1)

توضیح:

حافظ ابو نعیم نے اس روایت میں حضرت علی (رضی اللہ عنہ) اور ابن عباس سے روایت اور محبت رکھنے کا جو ذکر کیا ہے اہل تشیع بڑے غلط فہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ ان حضرات کی انصافیت کے منکر کو آپ کی شفاعت سے محرومی کی وحید روایت تھی اور اس کے برخلاف محبت علی (رضی اللہ عنہ) اور ابن عباس سے بہت سے اخروی مدارج و مقامات بیان کئے گئے ہیں اہل تشیع کی کتب میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی امت کو قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا کہ میرے وصال کے بعد لوگ میری جانشینی میں جھگڑیں گے لہذا میں سید علی (رضی اللہ عنہ) سے سلامات کا مظاہرہ کرو اور انھیں ان کا ساتھ دینا اور خلافت بافضل علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے مجھ اور میرے چاہنے والے علی (رضی اللہ عنہ) اس بارگاہی سے تشریف لے جائیں تو ان کی اولاد کو بھی انصافیت کا متفق سمجھنا ان کی ہی اقتداء کرنا اور یہی کچھ حافظ ابو نعیم دہلی زبان سے کہہ رہا ہے اس کا نتیجہ یہ کہ اہل سنت جن کو غلبہ اول دوم، سوم تسلیم کرتے ہیں یہ حاصل سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) کی انصافیت کے چھلانے والے ہیں اور حضور ﷺ کی صلہ رگی کا خیال نہ رکھنے والے ہیں اور آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم ہیں اس لئے یہ لوگ غاصب ظالم اور باغی قرار پائے (معاذ اللہ) بہر حال حافظ ابو نعیم کو ان عبارات کی روشنی میں کوئی بھی اہل سنت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں جہاں ان کی عبارات اہم اہل سنت پر حجت نہیں ہو سکتیں کیونکہ ان کا تشیع ظاہر اور تفسیر غبی ہے علاوہ انہیں روایت مذکورہ کے سب سے پہلے راوی محمد بن مظہر کے متعلق علامہ ابن حجر مارتے ہیں۔

میزان الاعتدال:

اسی طرح ایک اور راوی عبدالرحمن بن عمران ہے اس کے بارے میں صاحب تنقیح المقال رقمطراز ہے۔

تنقیح المقال:

ترجمہ:

جماعت کا استاد ابلی مغضل سے کہ عید سے مروی ہے اور ظاہر دونوں سے یہ ہے کہ وہ (محمد بن مظہر) کامی ہے۔

(تنقیح المقال جلد دوم صفحہ 146 من ابواب المعین)

تاریخ کرام اختلافات بافضل ابو امامت ابن عباس سے کہ عیدہ جو اہل تشیع کا معروف و مشہور عقیدہ ہے حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اسے بیان کیا اور پھر اس کے دو راوی خود شیعہ

کیا آپ جانتے ہیں.....؟

محترم کرم جناب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو بیچنا شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی ہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج حسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ دار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک
☆ قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک
☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک
☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیچرارز اور پروفیسروں تک

☆ دینی مدارس کے محققین اور معلمین تک
☆ ملک بھر کی سیاسی و مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک
یا آپ خود چند جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس قادم کی فوٹو لیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ کی کسی -/400 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

1 5 10 50 100

آپ کا ثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں _____

پتہ _____

مبلغ _____ روپے بذریعہ _____ دینا

چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ _____ دستخط _____

رابطہ ایڈیٹر

نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سندھری

041-3420396

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو خلفاء ثلاثہ پر عمل نہیں کرتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ رافضیوں کے خلاف نظریات کی تردید کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے یہ کہ حافظ ابوہریرہؓ کا چہرہ بظاہر اہل سنت کا فرد ہے لیکن اس کی وہ مہمات جن میں تشفی ہے وہ ہم پر ہرگز حجت نہیں۔

اسی طرح صاحب ایمان الشیخ نے ابوہریرہؓ کے شیخ ہونے پر یہ دلیل پیش کی کہ شیخ بھائی کے شاگرد نظام الدین بن حبیب نے اسے علماء شیعہ کی قسم خانی میں ڈکڑ کیا ہے اور اس بارے میں یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ ابوہریرہؓ کی قبر پر وہی کلمہ لکھا ہوا ہے جو اہل تشفی کا مروج ہے ان تمام دلائل و شواہد سے مندرجہ کریمہ و غیرہ نکالے سنی اور اس کی کتاب حلیہ الاولیاء کو اہل سنت کی محترم کتاب لکھنا کس قدر فریب ہے؟

دوسری طرف ہمارے علماء نے ابوہریرہؓ کی روایت کو بیچہ کثرت موضوعات ناقابل اعتبار کہا ہے جیسا کہ لسان المیزان میں مذکور ہے۔

لسان المیزان:

ترجمہ:

ان دونوں (ابوہریرہؓ و ابن مسعودؓ) کا سب سے بڑا جرم میرے نزدیک یہ ہے کہ ان دونوں نے موضوع روایات اپنی کتب میں ذکر کیں اور پھر ان پر خاموشی اختیار کی۔

اب جبکہ علماء شیعہ ابوہریرہؓ کو باطل اہل تشفی میں شامل کریں اور پھر ان کی روایت میں موضوعات کی بہتات بھی ہوتی ہے کس اعتبار سے ابوہریرہؓ کی کوئی روایت قابل استدلال ہو سکتی ہے؟ معلوم یہ ہے کہ ابوہریرہؓ نے موضوعات وہی درج کیں جو مسلک شیعہ کی مستند ہیں اور اس کی طرف ایمان الشیخ میں امیر خاتون آبادی کا قول اشارہ کر رہا ہے "علیہ الاولیاء" میں حضرت علی المرتضیٰؑ کے مناقب میں ایسی احادیث موجود ہیں جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتیں۔

(میزان الکتاب صفحہ 150 تا 166)

رسان المیزان جلد 201، جلد اول تذکرہ اربعہ اہل بیت علیہم السلام

22 ہجری 1411 سنہ 1990ء کی تاریخ کی کتابت سے بہت پرانے مکتوبہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

بیت ضیاء الرحمن رضوی مدینہ

25 روپے

ناشر اشاعت المعارف سندھری فیصل آباد پاکستان

اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے محرک سبب

سیدنا امیر معاویہ

80 روپے

کے تاریخ ساز کارناموں پر مشتمل نہایت خوب صورت کتاب

ناشر اشاعت المعارف سندھری فیصل آباد پاکستان

لای ہیں ان کی روایت کردہ حدیث پر کوئی اعتراض یا جرح نہیں اب ایسے شخص کو نظام حسین نجفی وغیرہ اہل سنت کا بڑا عالم کہہ کر اس کے حوالہ جات پیش کریں اور پھر انہیں ہمارے خلاف بطور حجت بیان کریں اس کو کون ذی ہوش تسلیم کرے گا اسی مہارت کو سامنے رکھ کر نظام حسین نجفی نے حافظ ابوہریرہؓ کے بقول یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی کہ سوا اللہ خلفائے ثلاثہ کو ہم شیخہ رضی عنہما کا نام نہیں کہتے بلکہ سنیوں کا ایک بہت بڑا عالم بھی یہی کہہ رہا ہے جب ابوہریرہؓ میں خود تشفی پھرا رہا ہے تو پھر اس کی مہمات سے اہل سنت پر حجت قائم کرنا کس طرح درست قرار دیا جاسکتا ہے۔

صارت نمبر 4 بیابیع المودۃ:

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب مجھے میرا حج کی رات میری کمرانی گئی تو میرے پاس انبیاء کرام حج ہوئے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی اے محمد ﷺ اس کے ساتھ نہیں بھوت کیا گیا سب انبیاء کرام ہوئے میں لا الہ الا اللہ اللہ وحدہ کی گواہی دینے کے ساتھ بھیجا گیا اور حضور ﷺ کی نبوت کے قرار پر اہل علی بن ابی طالب کی ولایت کے قرار پر بھیجا گیا۔ (رواہ الحافظ ابو نعیم تذکرہ فضائل اہل بیت)

لمحہ فکریہ:

مذکورہ مہارت حافظ ابوہریرہؓ سے سلیمان بن ابیہریم نے نقل کی اس میں حفاظہ شیعہ کی صراحت ترمذی کی گئی ہے کیونکہ اہل تشفی کی کتب میں موجود ہے کہ انبیاء کرام کی تعریف آدمی جن باتوں پر موقوف تھی تو حید ہادی تعالیٰ ہر اس حالت میں اور اہل علی المرتضیٰؑ اور یہ عقیدہ کسی تنہا کا ہرگز نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے اس مہارت سے بھی حافظ ابوہریرہؓ میں تشفی کے پائے جانے کا اظہار ہو رہا ہے۔

آخری گزارش:

حافظ ابوہریرہؓ کے بارے میں اہل سنت کی کتب اسلام الہمال میں کوئی جرح نہیں کی گئی جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ حافظ ابوہریرہؓ واقعی صحیح العقیدہ سنی ہیں اور ان میں روضہ و شیعیت نام تک کے بھی نہیں لہذا جو لوگ ان پر تشفی کا الزام دہرتے ہیں یہ درست نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ہماری کتب اسلام الہمال میں واقعی ان پر جرح نہیں کی لیکن خود شیخہ کتب میں انہیں بہترین نقیہ باذہب کہا ہے اور ان کے اس قول کی تائید خود حافظ ابوہریرہؓ کی کتب کی مہمات بھی کرتی ہیں جن میں سے چند بطور نمونہ ہم نے ذکر کیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں تشفی پھر حال موجود تھا اس لئے ان کی تصنیفات کے حوالہ جات کو اہل سنت کی محترم کتب کے مضامین سے پیش کرنا ہمارے خلاف کوئی حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا ٹھیک ہے حافظ ابوہریرہؓ نے مکہ صحابہ کی بھی تعریف کی ہے لیکن اس سے ان کا تشفی ختم نہیں ہو جاتا کیونکہ

سلسلہ وار نظامِ خلافتِ راشدہ کی

ممبر شپ حاصل کریں

معزز قارئین! سلسلہ وار نظامِ خلافتِ راشدہ خیر پور سندھ سے امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی حکم اور تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔ اس رسالہ کی پالیسی اور پروگرام مشن جھنگوی کی ترویج و اشاعت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ وار رسالہ ہر ماہ آپ کے پاس باقاعدگی کے ساتھ پہنچتا رہے تو آج ہی اس کی سالانہ، دو سالہ، تین سالہ اور پانچ سالہ ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیجئے۔

سالانہ چندہ	400 روپے	دو سال کے لئے	800 روپے
تین سال کے لئے	1200 روپے	چار سال کے لئے	1600 روپے
	پانچ سال کے لئے		2000 روپے

نوٹ: خصوصی شمارہ کی اضافی قیمت اور ہنگامی کی وجہ سے رسالہ کی قیمت بڑھنے کے باوجود ممبران سے اضافی چار جز وصول نہیں کئے جائیں گے۔

نظامِ خلافتِ راشدہ سمندری فیصل آباد پاکستان

041-3421796, 0300-7916396

رابطہ کے لئے
سرکولیشن مینیجر

اسحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا علمبردار

خواجہ مخدومی

اب انٹرنیٹ پر بھی

نظامِ خلافتِ راشدہ

نظامِ خلافتِ راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا

نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں

اپنی تہاویز اور آرام کے لئے ای میل کریں۔

admin@jmmepak.tk

WWW.JMMPAK.TK

khelafaterashida@yahoo.com

امت محمدیہ ﷺ کے جرنیل اعظم رضی اللہ عنہ

قاری محمد اشرف ساجد شیخ والوی

خانمانی خاکہ:

نام: خالد کنیت: الإبلان لقب: سیف اللہ والد کا نام: ولید اور والدہ کا نام: لہان اور زیادہ تر لہبہ اصغر ی بتاتے ہیں خانمان بنی مخزوم تھا آپ کا خانمان زمانہ جاہلیت سے ہی محرز سمجھا جاتا تھا بروج کی سپ سالاری اور فنی یکپ کا انتظام ان ہی کے خانمان میں تھا، جب اسلام کا ظہور ہوا تو اس مہدیہ خالد ممتاز تھے، یہاں پر وہی خالد ہیں جو آ کے کل کر سیف اللہ (اللہ کی تلوار) بن گئے آپ کی تاریخ پیدائش تو کسی کتاب میں محفوظ نہیں تاہم اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ پشت نبوی ﷺ کے وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس یا چوہتر برس کی تھی اور آپ ﷺ مرو بخیر ﷺ حضرت

”بسم اللہ الرحمن الرحیم مجھے اسلام سے تمہاری پہچان چلی ہے“ قحج ہے جبکہ تمہاری عقل میں مجھے کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہارا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اب تک اسلام قبول نہ کرنے کی اسلام سے تمہاری ناقصیت کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ خالد اگر اسلام قبول کر لیں تو وہ ان کے لئے سراسر خیر و برکت کا باعث ہوگا۔“

یہ مکتوب گرامی تاریخ اور سیر اصحاب کی چھوٹی بڑی کتابوں میں مذکور ہے اور یہ مکتوب گرامی وہ ہے جو عالم اسلام کے عظیم جرنیل دنیا کے سب سے بڑے فاتح حضرت خالد بن ولیدؓ کو

ان کے مراد بزرگ حضرت سیدنا ولید بن ولید نے تحریر فرمایا تھا اور یہ خط ملا اور اصرہر جناب خالد نے یہ خواب دیکھا کہ میں ایک نگ اور دیران جگہ سے نکل کر ایک وسیع و شاماب اور بڑ بہار جگہ پر آ گیا ہوں، وقتی طور پر تو اس خواب کا

حضرت خالدؓ نے فرمانروا عراق ہر حر کو خط لکھا کہ میں تمہارے مقابلے میں ایسی قوم کو لایا ہوں جو موت سے اس طرح بخت کرتی ہے جس طرح تم زندگی سے کرتے ہو۔۔۔

قاری اعظم ﷺ کے ہم عصر تھے، بلکہ اکثر مؤرخین نے یہ واقعہ بھی تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ یمن میں آپ نے حضرت عمرؓ سے کشمی لڑی تھی اور حضرت عمرؓ کی پڑی ٹوٹ گئی تھی، کافی علاج معالجہ کے بعد ٹھیک ہوئی تھی، حضرت خالدؓ کے والد ولید بن مغیرہ قبیلہ بنی مخزوم کے ہاڑ سردار تھے اور محمدی طور پر ان کا شمار کہ کے رؤسا میں ہوتا تھا، مال و دولت کی انتہائی فراوانی اور قوانین حرب و ضرب میں مہارت اور اس مہارت کی وجہ سے ہر جنگی مہم کی اہم ذمہ داریوں نے اس کے ذہن میں فرعنیت مجروری اور اسے اسلام کے مقابلے میں لاکڑا کیا۔ دعوت اسلام سے سرداران قریش انتہائی پریشان رہے تھے، ہر لو جھانکھنڈہ انہوں نے تبلیغ اسلام کو روکنے کے لئے استعمال کیا، یہی انتہائی فوجی اور فنی طور پر بھی آقا ﷺ کے پاس فوجی آقا ﷺ کے ہاڑ سردار تھے اور فنی طور پر بھی آقا ﷺ کے پاس آتے رہے کہ کسی طرح اس انتہائی آواز کو دیا جاسکے اسی طرح ظلم و ستم کی بھی انتہا کر دی تھی مادی سلسلہ میں ایک وفد جناب ابوطالب کے پاس آیا اس وفد میں ولید بن مغیرہ بھی تھا اس نے یہاں تک پیشگی کی کہ اسے ابوطالب یہ عمارہ بن ولید (حضرت خالد کا ہمائی) قریش کا نہایت خوبصورت اور صاحب فہم و فیر و جوان ہے تم اسے اپنا بیٹا بنا لو اس کے بدلے لائے تجھے محمد ﷺ کو ہمارے حوالے کر دو جس نے تمہاری آواز کو اہول کے دین کی مخالفت کی اور تمہاری قوم میں پھوٹ ڈال دی اور ہم سب کو اس قدر دبا دیا کہ ہم ایک آدمی دے کر دوسرا لیتے ہیں تاکہ اسے گل کر

کوئی نتیجہ اخذ نہ ہو سکا لیکن بعد از قبولیت اسلام اس خواب کا ذکر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے کیا تو انہوں نے اس خواب کی تعبیر اس طرح بتلائی کہ جو جنگ و تار یک جگہ دیکھی تھی وہ کفر کا ظلمت کہہ تھا اور وسیع و شاماب دوسرے میدان وہ خضائے اسلام تھی، ایک طرف مکتوب مراد اور دوسری طرف اس خواب نے راہ ہدایت کا راہی بنا دیا، ان کے دل میں اسلام اور پیغمبر آخراثر ان ﷺ کی قدر و عزت جواستہا و ستہ ساری تھی، یکدم جگہ کر گئی ہوسا ہوا حیر جاگ اٹھا، غیر اللہ سے ہمیشہ کے لئے آگاہی پیدا ہو گئی، دل کی دنیا سے موسم خزاں چھٹ گیا، اس میں ایمان کی بہار آگئی ظلمت کے اندر چروں پر اسلام کا اجالا غالب آ گیا، رنگ ایمان پھڑک اٹھی، اس وقت چونکہ مکہ المکرمہ میں آنحضرت ﷺ کی عمر و القنطار کے لئے آمد تھی اور خالد آپ ﷺ کا کہیں شریف لانا پر عبادت نہ کرتے ہوئے حشر کو گئے ہوئے تھے، دل و دماغ کی یہ کیفیت وہیں پہنچی تو آپ نے جگر کی باروں عرو ان ماحول، عثمان بن لطف کی رفاقت میں مدینہ کی جانب بڑی جیزی سے عازم سفر ہوئے، بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچ کر یہ تیوں حضرات مشرف بہ اسلام ہو گئے ان کے اسلام قبول کرنے سے آپ ﷺ نے فرط محبت و دست میں صحابہ کرام سے فرمایا:

”وَمَنْ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا لَا يَكُ حَكِيمَةً“

”کہ نہ بچے جاکر گھٹے تمہاری طرف پیچک دیے ہیں۔“

والیس، نبوذ باللہ۔ جناب ابوطالب نے ان کی اس احتیاطہ پیشکش کو حکمت سے ٹھکرا دیا اور آنحضرت ﷺ کی حمایت سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہ ہوئے، ولید کا اثر و رسوخ قریش میں اس قدر تھا کہ قریش کہا کرتے تھے قرآن مجید ان پر نازل کیوں نہ ہوا جیسا کہ سورہ الزخرف میں فرمایا گیا ہے:

”وَقَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْشِ عَظِيمٍ“ (نکات) کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دو بشتیلوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اترا۔“

مفسرین کے نزدیک قریشین سے مراد کہ اور طائف، بڑے آدمیوں سے مراد ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ہیں۔ (معارف القرآن جلد 7 صفحہ 726)

قدرت کی تشہید دیکھنے کے باپ کفار کا سرخند ہے اور پھر قتل مال و دولت ہی نہیں بلکہ جسم و ذکا، طاقت، اولاد کی کثرت، طاقت لسانی اور اہل اور الوحید کے القاب پانے کے باوجود کفر میں مرکبم رسید ہوجاتا ہے لیکن بیٹے کو مالک الملک نے وہ عزت و وقار بخشی کہ زبان نبوت سے:

”سَيِّفٌ مِّنْ مَّيْمُونِ اللَّهِ“

کا لقب ملا۔ میدان کارزار کا شرمسار دنیا کا سب سے بڑا جوشیل رقی دنیا تک ان کی فتوحات کی حثا میں قائم رہیں گی اور مالک الملک نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت کا شہرہ و بنا دیا، یہ بچہ پائندہ ملا جس کو ان گیارہ مزی کے کاٹے سطر اور بن کہاں:

فضائل و مناقب:

جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سب سے بڑی فضیلت و منقبت تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سطر فرمائی ہے اور ان فضائل و مناقب کا گواہ بھی قرآن مقدس ہی کو بتا رہا ہے اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ شلالن کا آب میں حلق اور محبت بیان فرماتے ہوئے کہ:

”وَيُؤْتُونَ عِلْمِي الْفَسْهَمَ وَلَوْ كَانَ بَعْدَ حَاصِمَةٍ“

”اور مقدم رکھتے ہیں ان کا پانی جان سے اگر چاہے اوپر ہو“ (تفسیر) (امشرا آیت 8)

اور ابوعباس فرمایا:

”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“

اور قرآن مقدس کا کوئی پارہ ایسا نہیں ہے جو اس جماعت مقدس کی مدح نہ کر رہا ہو اور حضرت خالدؓ ان تمام صفات کے مصداق ہیں اور پھر تمام الانبیاء علیہم السلام نے زبان نبوت سے انہی کی اجازت کر کے گواہی دے کر اذیاء پہنچا دیے اور فرمایا:

”اصحابی کما تصوم فہم اہم اہم اہم اہم“

اور کہیں فرمایا:

”ومن اہلہم فہم اہم اہم اہم“

”اور جو میرے صحابہ سے بغض رکھے گا یہ میرے بغض کی علامت ہوگی۔“

غرض ان تمام صفات و خصوصیات کے حضرت خالدؓ بھی مصداق ہیں اور پھر خصوصیت کے ساتھ آقاؐ حضرت خالدؓ کی جانفروشیوں اور قربانیوں کی بہت قدر فرمایا کرتے تھے اور مختلف موقعوں پر مدحیہ اعلا میں اس کا اظہار بھی فرمایا ملاح کہ کے موقع پر حضرت خالدؓ ایک گھائی سے غور ہوئے آپؐ نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا دیکھو کون ہے عرض کیا خالدؓ ہیں تو فرمایا یہ خدا کا بندہ بھی کیا خوب ہے، ایک موقع پر فرمایا خالدؓ کوئی شک کی قسم کی تکلیف نہ دے کہ وہ خدا کی گواہی ہے جس کو اس نے نکال کر پھینکا ہے۔

اللہ کی گواہی نام سے باہر:

سالار امت محمدیہؐ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید مالک ارض و سما نے ان کو بڑی اہم میدان جنگ کے لئے کیا تھا کیا دنیا انہی مثال

پیش کرتی ہے کہ ایک انسان جو سالانہ انیس سو ایک میں بھی شکست نہ کھائے بلکہ جس طرف بھی رخ کرے فتح و فخر اس کے قدم چمکے اور وہ اسلام کا پرچم لہراتا چلا جائے، کفار و شرکین کے نامہ فیروز ہلا کر تلوار کے باہر خون حب و شہرہ کی انتہائی پیچیدگیوں سے واقف کار میدان جس شخصیت کا نام سنتے ہی میدان چھوڑ کر ہٹا جائے جو ہزاروں کے مقابلہ میں اپنے چہرہ افسانہ قدسہ سر فرودوں کو لنگھ جائے اور پل کے پل میں صدائے اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے حج کا طم لہرا دے جو وقت کی سپر پاور کو دنیا کے سامنے اتار دیکل و دھار کر دے کہ انہیں منہ چمپانے کو جگہ نہ مل سکے وہ جس نے کفر کے رؤسا و امراء کو دن میں تارے دکھلائے، یہاں جس نے کسریٰ کو گیل اور قیصر کو انہی کا دم ڈالی کر ان کی روحانی اولاد آج تک ڈر چاٹ رہی ہے، مٹی ہاں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا شدہ و فخرت سے ہوا اور اس کے مصداق حضرت خالد بن ولیدؓ بنے، آپؐ کی فتوحات و فتح کرنے کے لئے تو فدا کر دیا ہیں، پھر سراسر مضمون اس کا کہاں منتقل ہو سکتا ہے اور پھر اس کا ذکر الہل طومل ہی کر سکتے ہیں یہ ناکارہ تو فقط اس نیت سے کہ الفاظ حکایت و خبر پر ایمان یوسف

میں نام آجائے، بلکہ صحابہ کرامؓ کی عقیدت تو ہمارے ایمان کی جان ہے پھر خدا تعالیٰ فریق رحمت کرے امیر عزیمت شہید ناموں صحابہ مولانا حق تو لا جھنگوی ان کے رشتہ اور کارکنان کو جنہوں نے ان مقدس شخصیات کی عزت و ناموں کی پاسپالی اپنی گردنیں کٹوا کر کی ہے ان قربانیوں نے ہمارے ایمان کی جان میں حیدر استقامت ڈال دی اور اہل سنت کے سوتے ہوئے خیر کو چکا دیا ہے، حضرت خالد کے چند چاہدارانہ کارنامے ملاحظہ فرمائیں۔

موتیہ میں:

تاریخ اسلام میں یہ آپؐ کا کارنامہ منبری حروف میں درج ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے پہلے موتیہ کے میدان میں اپنی جنگی صلاحیت کا اظہار کیا اور یہ بات بھی قیامت تک تاریخ کی زینت بنی رہے گی کہ اس غزوہ میں آپؐ کی دست حق پرست سے نو گویاں کفار و شرکین کی گردنیں اڑا دی گئیں، موتیہ میں ہی آپؐ کو نہایت نبوت سے وہ لقب ملا جس کا جماعت صحابہؓ میں بھی آپؐ کا کوئی کافی نہیں ملتی:

”سيف من مسوف الله“

اللہ کی گواہیوں میں سے ایک گواہی اور یہی غزوہ موتیہ ہی ہے جس نے حضرت جعفرؓ کو اظہار و جناب خالدؓ کو سیف اللہ بنا دیا۔

فتح مکہ:

اس مہم میں آنحضرتؐ نے آپؐ کو بہن کا افسر مقرر

دنیا کا سب سے بڑا جرنیل جسے آنحضرتؐ نے ”اللہ کی گواہی“ کا لقب عطا فرمایا، 124 جنگوں میں سے ایک میں بھی شکست نہیں ہوئی۔

کیا ح کد میں جنگ کی فوج کبھی نہیں آئی کہ سہ ہزاروں نے بغیر کسی مزاحمت کے ہتھیار ڈال دیے تھے۔ علامہ محمد بن سعدؒ بھی لکھتے ہیں تمام لشکر کا کوئی بھی نہیں ملا سوائے خالدؓ کے کہ انہیں لشکر مدینہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ صفوان بن امیہ، اسمٰئل بن عمرو اور کرمہ بن ابیوہل طعان کو انہوں نے اندازاً سے دو ہزار اور ہتھیار ڈال لئے اور حجر اعجازی کی مخالفت نے اپنے ساتھیوں کو پکھلا مان سے جنگ ہوئی، جس میں چھپیں آؤ قریش کے اور ہڈیوں کے چار لوگ قتل ہوئے، جو بچے وہ بری طرح بھاگے رسول اللہ ﷺ الاخر کے پہاڑی راستہ سے ظاہر ہوئے تو آپؐ نے ایک کھلی دیکھی فرمایا میں نے تمہیں قتال سے منع نہیں کیا تھا؟ کہا کیا خالدؓ سے مقابلہ ہوا؟ (یعنی ایسا اتفاق نہیں کی جانب سے ہوئی) تو خالد نے بھی شہر زنی کی آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 429)

انہدام عزیٰ:

یہ بہت بخلاہ میں مشرکین کے ایک عبادت خانہ میں نصب

تھا جس کی کریش، بنی کنانہ، بنی مضریت عزت کرتے تھے اس کے لئے حاجب اور غدر حکار بنی ہاشم کے حلیف قبائل بنی شیبان اور بنی اسلم نے فراہم کئے تھے، آنحضرتؐ نے حضرت خالدؓ کو اسے منہدم کرنے کے لئے روانہ فرمایا تو وہاں کے حاجب سلمیٰ نے حضرت خالدؓ کی آمد کی خبر پکے تلوار میان سے نکالی اور پھر دوڑتا ہوا اپنے غور سامنے خدا کے سامنے گڑ گڑا کر کہنے لگا کہ اسے عزتی تو اپنی قوت کا پورا مظاہرہ کر کہ خالدؓ میرے پاس بھی نہ آ سکے وغیرہ وغیرہ، ماحرمت محمدیہؐ کے سالار اعظم حضرت خالدؓ نے جانتے ہی بیگم بنی سلمیٰ اسے منہدم کر دیا اور آقاؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سیلابی کی اطلاع عرض کی، آقاؐ نے ان سے دریافت فرمایا وہاں کوئی خاص چیز بھی نظر آئی تھی۔

خالدؓ نے عرض کی نہیں، یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا پھر پھر لوٹ جاؤ۔ اب کی بار حضرت خالدؓ غلہ کی پہاڑی پر پہنچے تو اس معبد سے ایک حبشی عورت جس کے سر کے بال اس کی اینٹوں سے بچے زمین تک لٹکے ہوئے تھے قتل کر دیئے، غرناک کا اعلا میں تلوار کے ساتھ ان کی طرف چھٹی لیکن جرنیل اسلام نے اسے تلوار کے ایک ہی وار میں قتل کر دیا اس معبد کو منہدم کر دیا اور ہزاروں کامال جو جن تھا اسے قبضہ میں لیکر کھانسی آئے جب انہوں نے اس کی خیر آقاؐ کو سنائی تو آپؐ نے فرمایا بس وہی عزتی تھی جس کی پرستش اب بد مذہب کوئی نہیں کرے گا۔

دوستہ الجندل:

آنحضرتؐ اپنے جانی ماروں کا ایک لشکر جہاد لکھتے ہیں کہ اگر آپؐ آٹھ سو ملو مگر کا مسلہ طے کر کے سخت گرمی کے موسم میں دھشت ناک حمرائوں سے گزر کر جنگ پہنچے وہاں میں دن قیام فرمایا لیکن مقابلہ کے لئے کوئی بھی رومی نہ آیا کو ہر پل کی وہ دم کی کید و جھمکی ثابت ہوئی اگرچہ یہاں باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی لیکن لشکر اسلام کی آمد سے مخالفین پہ ایک زبردست رعب طاری ہوا اور اس پاس کے قبائل خود اگر اسلام کے مطیع ہو گئے وہاں سے آقاؐ نے حضرت خالدؓ کو چار سو ماروں کے سر اور دستہ الجندل روانہ فرمایا اور ساتھ ہی چٹھوئی فرمائی کہ وہاں کا فریادنا آکیر بن عبدالمالک جو کہ ہر پل کے ماتحت تھا جس میں شکار کا تھوٹا ٹکڑا لگے قتل نہ کرنا کرنا کر کے میرے پاس لانا، جانی ماران محمدؐ جب وہاں پہنچے تو آکیر اپنے قلعے کی فسیل پر بیٹھا گواہ بن رہا تھا، مالک اس کی نظر پڑی کہ ایک ٹیل کا تے قلعے کے چھاگ سے ٹکر رہی ہے آکیر فوراً اپنے بھائی حسان کو ساتھ لیکر گائے کے شکار کے لئے چھپے اتر آیا گھوڑے پر سوار ہو کر گائے کا شکار کرنے لگا لیکن خود شایان اسلام کے داد کا شکار ہو گیا، اور اپنے بھائی کی جان بھی گواہی دیا، حضرت سیف اللہ نے اس کو گرفتار کر کے آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کر دیا اس نے آنحضرتؐ سے دو ہزار اونٹ، آٹھ

سوم کوڑے، چار سو زہر ہیں اور چار سو بیڑے دینے کا معاہدہ کر کے صلح کر لی اور اسلام کا مطیع ہو گیا۔

بنی حارث بن کعب کا قبول اسلام:

آنحضرت ﷺ نے 10 ہجری کو بنی حارث بن کعب مقام نجران حضرت خالد کو روانہ فرمایا اور ساتھ یہ حکم بھی دیا کہ ابتدا میں باران کو اسلام کی دعوت دینا اگر قبول کر لیں تو پھر جنگ کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے حسب اہکم ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے قبول کر لی اور مسلمان ہو گئے حضرت خالد ﷺ نے ان کو اسلام کی تعلیم و تشریح کی قرآن مجید پڑھایا اور آنحضرت ﷺ کو بذریعہ خط اس کی اطلاع دی۔ مصنف سیرت ابن ہشام نے وہ خط آپ ﷺ کا جو اب ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

حضرت سیف اللہ کا حریفیت:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت محمد نبی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف سے السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ، حضور ﷺ نے مجھ کو بنی حارث بن کعب کی طرف روانہ فرمایا تھا اور حکم دیا تھا میں تین دن تک ان کو اسلام کی دعوت دوں پھر اگر وہ قبول کریں تو میں ان میں رہ کر ان کا حکام اسلام اور قرآن تعلیم کروں اور سنت رسول ﷺ ان کو سکھائیں اور اگر وہ قبول نہ کریں تو میں ان سے جنگ کروں، میں اس میں ان کے پاس آیا اور حسب اہکم حضور ﷺ کے ان کو تین روز دعوت اسلام دی اور ساروں کو ان کے پاس بھیجا کہ اسے بنی حارث اسلام قبول کر لو تو سلامت رہو گے، جسے ان لوگوں نے اسلام قبول کیا اور جنگ سے باز رہے، باپ میں ان میں مقیم ہوں اور دین کے احکام و فرائض اور احکام ان کو بتا رہا ہوں، آئندہ جو حکم حضور ﷺ کی جانب سے صادر ہوگا اس کے موافق عمل کروں گا والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ درجہ اللہ برکاتہ

آنحضرت ﷺ کا مکتوب مقدس:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد نبی رسول خدا ﷺ کی طرف سے خالد بن ولید کو معلوم ہو سلام علیک میں اس خدا کی ترغیب کے کتابوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سہا بھرتی تھا ماں و باپ کا قصد کے تارے پاس پہنچا اور معلوم ہوا کہ بنی حارث بن کعب نے اسلام قبول کر لیا اور جنگ سے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور یہ خدا کی عبادت ہے جو اس نے ان کے مثال حال فرمائی جس قسم ان کو آپ الہی کی خوشخبری پہنچا اور مطالب الہی سے خوف حلا و کار خداوند کے چہرہ کوں کو اپنے ساتھ لیکر ہماری خدمت میں حاضر ہو والسلام علیک درجہ اللہ برکاتہ

عہد صدیقی رضی اللہ عنہ:

خلیفہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ جبارک و فتاحی کی یہ تکرار مسلسل انجام سے باہر

رہی اور دشمنان اسلام کی کھوپڑیوں سے اسلام دشمنی کا خیر کٹائی رہی نہایت اختصار سے اس دور کی چند فتوحات کا تذکرہ:

عراق:

خلیفہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کو عراق کی سرزمین پر طم اسلام لہرانے کے لئے روانہ فرمایا آپ نے قوا میں اسلام کے مطابق عراقی سرحد کے حکمران ہرزکو خط لکھ کر دعوت اسلام دی، اسلام قبول کر لو محفوظ رہو گے اگر اس سے انکار ہے تو ذی بن ہاز اور جریرہ دینا منظور کر دو نہ چاہیں اپنے آپ پہ طاعت کا نڈے کی۔ کیونکہ میں تمہارے مقابلہ میں ایک ایسی قوم لایا ہوں جو موت کی ایسی عاشق ہے جیسے تم زندگی کے ماں کے دل میں چھکے ظاہری طاقت کا غرور بھرا ہوا تھا اس نے ہوا کے بغیر وہ خط ہشتادہ ایران کے پاس بھیجا وہاں سے حکم ملنے ہی کا غمہ میں نکلا اور اللہ تعالیٰ کی تلواریں کے سامنے چہرے بھی نہ ٹھہر سکا اور واصل جہنم ہو گیا۔ جنتی میں قارن، پھر دبر کے حاکم اندر دگر بایں کے حاکم جاپان، یکے بعد دیگرے اپنے انجام کو پہنچے رہے اور اسلام کا پرچم بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔ حجرہ کے سردار عمرو بن عبدالمطلب نے ایک لاکھ نوے ہزار اور ہم سالانہ بیس لاکھ کی مالدار کے حاکم شریار حاکم ساہلہ نے کچھ ہزار مقابلہ کیا اور پھر صلح کرنے میں ہی معافی ہو گئی۔

پرموک:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ عراق کی مہمات میں مصروف تھے اور شام میں پرموک کا محاصرہ کر چکے تھے، لشکر اسلام چار مارا کی قیادت میں پرموک پہنچا اور بد طاقتوں سے پرموک چھیننے کا حکم ان کو بھی موصول ہوا وہاں سے دس ہزار مجاہدین کو ساتھ لے کر راستہ کے تمام علاقوں کو فتح کرتے ہوئے پرموک پہنچے افواج اسلام کا جائزہ لیا اور اس کو محکم کیا اور چھتیس ہزار مجاہدین کو لاکھ چالیس ہزار کے لشکر سے مقابلہ کے لئے سامنے آئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو چالیس دستوں میں تقسیم کر کے حضرت ابیہیدہ کو قلعہ دے، حضرت عمرو بن حاص اور حضرت شریار بن حذافہ کو ہند کے دے، حضرت یزید بن ابیہان کو بصرہ کے دے اور حضرت قحطاع بن عمرو اور جریر بن ہادی کو کچھ دستوں کا سردار مقرر کر کے خود قلعہ کو سنبھالا اور دشمن کی مغنوں میں سمیٹے ہی اس کی پیدل اور سواروں کے درمیان حائل ہو گئے دشمن کو ہر طرح شکست ہوئی ان کا ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر بے لڑنے میں خرق و حایر و تلواریں سے نہ جانے کتنے واصل جہنم ہوئے جبکہ تین ہزار مسلمانوں نے بھی شہادت کا جام نوش کیا، ابھی یہ جنگ جاری تھی کہ سیدہ سہوہ سے آنے والے قاصد نے ایک خط حضرت خالد کو دیا جس میں ہزار و بیسیر رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کی اطلاع تھی اور حضور مودعہ طلاق طبری نے لکھا ہے کہ اس معرکہ میں مالِ قیمت میں ہاتھی بھی تھان کو نہ لایا گیا تو لوگوں نے زنجب سے بد بکھا۔

عہد فاروقی رضی اللہ عنہ:

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالنے ہی سے پہلے کام آپ کی معزولی کا کیا لیکن یہ بات قابل اعتبار و یقین کے نزدیک نہیں بلکہ آپ دور فاروقی میں مسلسل دشمنان اسلام کے خلاف برسرِ پیکار رہے البتہ 17 ہجری میں اس دور سے کہ لوگوں کو اعتقاد نہ بن جائے کہ فتوحات کا دار و مدار ہی خالد رضی اللہ عنہ پر ہے بلکہ فتح و شکست کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں آپ کو معزول کر دیا، موقوف پیر اخصاب بحوالہ ابن اثیر اسی طرح رقم طراز ہیں دیکھئے جلد 2 صفحہ 441 لیکن معزول کرنے کے باوجود بھی ان سے ان کی مہمات و درجہ کے مطابق کام لئے اور ان کو رہا، حرا، آمد اور لڑنے کا گھر مقرر کر دیا لیکن کچھ ہی عرصہ بعد وہ خود ہی مستحق ہو گئے آپ کی معزولی سے حقیقت تاریخ میں چند باتیں موجود ہیں لیکن رب العالمین کے فرمان کا قطعی انکار ممکن ہے کہ:

”رحمنا و بیہم“

ازواج و اولاد:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دعویٰ میں کئی نکاح فرمائے جن سے کثرت سے اولاد بھی ہوئی لیکن ماحول ان چار بیٹوں کے سلیمان جن کے نام پر کنیت ہے، محمد اللہ جو عراق کے کسی معرکہ میں شہید ہو گئے، مہاجر جو جنگ مستغنین میں شہر خدا کے طرفدار تھے اور شہید ہوئے، مہاجر بن جن کو شجاعت و بہادری باپ والی عطا ہوئی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں واپسی شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت حمص کے امیر رہے اور کوئی نام بتانے سے تاریخ کا دان خالی ہے۔

دار البقاء کا سفر:

ماہِ جمادی الاخریٰ 21 ہجری بمطابق مئی 641ء کا دان بھی آن پہنچا جب اسلام کا یہ بطل جلیل، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مقدس کا مصداق بن گیا:

”کل نفس ذائقۃ الموت“

ہاں وہ سیف اللہ کہ جن کے قتل نام کی رحمت سے بڑا زور سے مجاہدیک گھوڑے اپنے سم زمین پر نہیں رکھتے تھے۔ جس نے نبوت کے تمام جھوٹے دعویداروں کے پر غرور سر نیزے سے پٹھا کر قصر خلافت کی دیلیر پر پھینک دیئے تھے جس نے دنیا کے شہنشاہوں کی بے مثل افواج اور ناقابلِ تغیر جرنیلوں کے چھوڑے ارادے تھے، ہر میدان سے کامیاب و کامران لڑا اور رب کا نکتہ نے جس کے مقدس میں شکست لگئی ہی نہ تھی وہ سیف اللہ یکتا از غفر ماتے ہیں:

”میں ہر جنگ میں اس آرزو کے ساتھ دشمن کی مغنوں میں گھسٹا چلا جاتا تھا کہ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو مگر آج نہایت ہی بے بسی سے بستر مرگ پہ دھاڑا ہوں اور اس

حضرت عبداللہ بن حذافہ سلمیٰ رضی اللہ عنہ

مراسلہ ارشاد حیدری پشاور

ہماری اس کہانی کا ہیرو صاحب رسول ﷺ میں سے وہ شخص ہے جس کا نام عبداللہ بن حذافہ تھا۔ ممکن تھا کہ تاریخ اس شخص کی طرف بھی کوئی توجہ نہ کرتی اور اس کو کوئی خیال دل میں لائے بغیر اسی طرح گزر جاتی جس طرح سے پہلے لاکھوں عربوں کو نظر انداز کرتی ہوئی گزرتی ہے لیکن اسلام نے عبداللہ بن حذافہ کیلئے انکے وہ عمر اور اپنے وقت کے عظیم بادشاہوں۔۔۔ شہنشاہ ایران کسری اور شہنشاہ روم قیصر سے ملاقات کا موقع فراہم کر دیا تھا اور ان دونوں سے انکی ملاقات کے ساتھ ایک ایسی داستان وابستہ ہو گئی جو ہمیشہ کے لئے زمانے کی یادداشت میں محفوظ ہو چکی ہے اور جو تاریخ کی زبان پر ابید و رہتی رہے گی۔

شہنشاہ ایران کسری کے ساتھ انکی ملاقات کا قصہ ۶ ہجری سے تعلق رکھتا ہے جب نبی کریم ﷺ نے اپنے کچھ صحابہؓ کے ذریعہ

آنحضور ﷺ نے عبداللہ بن حذیفہؓ سے شاہ ایران کی گفتگوں کر فرمایا "مزق اللہ ملکہ" تو اسے اُس کے بیٹے نے قتل کر دیا۔

شاہانِ عجم کے پاس دوہتی خطوط ارسال فرماتے اور ان خطوط کے ذریعہ انہیں اسلام کی دعوت دینے کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس عزم کے دوران پیش آنے والے خطرات کا پورا پورا احساس تھا کیونکہ یہ عیسائیوں اور وہاز علاقوں کی زبانوں سے ٹالہا اور ان حکمرانوں کے حراج سے بالکل ناواقف تھے پھر اس پر طرزِ یہ کہ انہیں انکو اپنے ساتھ ایران کو ترک کرنے، اپنے اقتدار و حکومت کے منصب سے الگ ہو جانے، اور ایک ایسی قوم کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دینا جس کی جو ماضی قریب میں انکے ماتحت وہ ٹکٹی تھی۔۔۔ یعنی ایک نہایت پر خطر سفرِ قحط پر روانہ ہونا مسرت کے منہ میں جانے اور اس سے ذمہ دلاست دہانے آنا کیا جنم پانے کے محاذوں پر اس عزم کے متعلق خطرات کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مدعو کر کے اپنے حق کی اور انکے سامنے خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ "میں تم سے کچھ لوگوں کو شاہانِ عجم کے یہاں سفارت پر بھیجا چاہتا ہوں تم لوگ اس میں مجھ سے اختلاف نہ کرنا بھیجا کہ نبی اسرائیل نے بھی علیہ السلام سے اختلاف کیا تھا۔"

جواب میں صحابہؓ نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیج دیں ہم آپ کا ہر پیغام خوشی خوشی پہنچانے کیلئے تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے لوہک عرب اور شاہانِ عجم کے پاس اپنے خطوط پہنچانے کے لئے چھ صحابہؓ کو طلب فرمایا ان میں سے ایک حضرت عبداللہ بن حذافہ سلمیٰ بھی تھے انہیں شہنشاہ ایران کسری کے پاس رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے اپنی اونچی کوساری کے لئے تیار کیا یہودی بچوں سے رخصت ہوئے اور تین عجمی محفل حضور و کارخ کیا وہ راستے کے قریب فرارڈکٹے کرتے اور مصائبِ سفر کو برداشت کرتے ہوئے ایران پہنچے تو وہاں یوں سے کسری کے ساتھ ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور انکو اس خط سے بھی آگاہ کر دیا جسے وہ بادشاہ کے لئے لے کر آئے تھے۔ کسری کو انکی خبر ہوئی تو اس نے اپنے دوہار کی تزئین و آرائش کا حکم دیا اور اپنے تمام بڑے بڑے افسروں کو دربار میں حاضری کی عداوت دی ساری تیاریاں مکمل ہو گئیں تو اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو دربار میں طلب کیا اس وقت انکے ہم پر حلقا ساکبل اور معمولی سی مٹھی اور انکے حلیہ سے بددی عربی کی سادگی کا اظہار و ہوا قائلین ان کا سر بہت بڑا اور قد کافی لمبا تھا اور انکے سینے میں عظمت اسلام اور دل میں عزت اسلام کی آتش جلا شعلہ زن تھی۔ کسری نے انکو اپنی طرف بولنے دیکھا تو ایک وہابی کو اشارہ کیا کہ وہ خط انکے ہاتھ سے لے لیں مگر حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے کہا کہ نہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ میں یہ خط اپنے ہاتھ سے انکے حاکم کروں اور میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتا کسری نے وہاں یوں سے کہا کہ چھوڑو اسکو میرے پاس آئے وہ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے کسری کے قریب جا کر خط انکے سپرد کر دیا اور اس نے اپنے عرب بیکڑی کو بلا دیا جو جرہ کا باشندہ تھا اور اسے اپنے سامنے خط کھولے اور پڑھنے کا حکم دیا اس نے خط کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد الرسول اللہ الی کسمویٰ علیہم السلام صلوات علی من تبع الہدی۔" خدا نے رحمان و رحیم کے نام سے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے شاہ ایران کسری کو سلامتی و صلوات پر جو عداوت کی بخود کرے۔ خط کا اظہار سننے ہی انکے سینے میں فتنیں و فتن کی آگ بھڑک اٹھی اسکا چہرہ و حسہ لال ہو گیا اور گونگ کی رگیں نکل آئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خط کا آغاز اپنے نام سے کیا اس

نے بیکڑی کے ہاتھ سے بھٹ لیا کہ مندرجہ بات کو جانے بغیر خط کو پڑھ پڑھ کر دے ہوئے آج اچھا میرا فلام اور مجھے اس طرح خط لکھ رہا ہے؟

پھر اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو وہ ہارے نکال باہر کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ وہاں سے نکال دیئے گئے حضرت عبداللہؓ وہاں سے نکلے اور انہیں کچھ چھٹن تھا کہ اب اللہ تعالیٰ انکے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہے؟ یا وہ قتل کر دیئے جائیں گے یا انہیں آزاد چھوڑ دیا جائے لیکن پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا خط پہنچانے کے بعد اب میرا جی بھی حشر ہو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں اور جب کسری کا قصہ فرو ہو گا تو اس نے حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو دربار میں اپنے سامنے پیش کئے جانے کا حکم دیا لیکن وہ نہیں ملے اس کے آدمیوں نے بہت تلاش کی مگر اسکا کوئی سراغ نہ مل سکا ان لوگوں نے بڑبڑا کر عرب تک جانے والے تمام راستوں کو چھان مارا مگر وہ انکے ہاتھ سے نکل چکے تھے جب حضرت عبداللہ بن حذافہؓ وہاں پہنچے تو انہیں حاضر ہوئے تو انہوں نے کسری کے ساتھ آنے والے واقعات کی مکمل روداد آپ ﷺ کے گوش گزار کر دی اور خط پھاڑنے کے واسطے سے بھی آپ کا گاہ کیا انکی پوری سرکشت بن کر آپ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا

"مزق اللہ ملکہ"

اللہ تعالیٰ انکی سلطنت کو پارہ پارہ کر دے۔ اور کسری نے اپنے بہن کے گورنر بازان کو لکھا کہ اس شخص کے پاس جس نے بازان

آپؐ نے نصرا نیت قبول کرنے پر رہائی اور اقتدار میں شرکت کی پیشکش کو نفرت و تحقارت سے ٹھکرا کر فرمایا "موت مجھے تمہاری اس پیشکش سے ہزار گنا زیادہ محبوب ہے"

نبوت کا دعویٰ کیا ہے اپنے دعوئی اور یہاں آدمیوں کو کھینچا اور انہیں حکم دو کر اسے بکڑ لائیں اور میرے سامنے پیش کریں حسب حکم بازان نے اپنے دو بھائی آدمی رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کئے اور ان دونوں کے ہاتھ آپ ﷺ کو ایک خط بھی بھیجا جس میں اس نے لکھا کہ آپ ﷺ بلا تاخیر انکے ساتھ کسری کے سامنے پیش ہونے کے لئے چلے آئیں اس نے ان دونوں سے یہ بھی کہا کہ وہ نبی ﷺ کے حالات سے مکمل آگاہ بھی حاصل کریں اور انکے حلقہٴ مفصل معلومات کے اس کو آگاہ کریں وہ دونوں عجم اور جزیرہ رکاری کے ساتھ مراحل سفر نے کرتے ہوئے طائف پہنچے وہاں انکی ملاقات قریش کے ایک تہادتی قافلے سے ہوئی ان سے محمد ﷺ کے حلقہٴ و باہت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ یثرب میں ہیں انکے بعد جو خوش و خرم اور شاہانِ فخران مکہ پہنچے اور انہوں نے قریش کو خوشخبری دینے ہوئے کہا کہ یہ بات تمہاری لئے بڑی خوش آئند اور مسرت انگیز ہے کہ کسری

محمد (ﷺ) کے درپے آکر ہو گیا ہے اور اس نے تمہیں اس کے شر سے بچا لیا ہے اور ان دونوں نے مدینہ کا رخ کیا وہاں پہنچ کر نبی ﷺ سے ملے اور بلا ان کا اعلا آپ ﷺ کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ شہنشاہ کھڑی نے اپنے حاکم ہانان کو حدایت کی ہے کہ وہ آپ کو لائے کے لئے کسی کو بھیجے چنانچہ ہم اسی لئے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں اگر آپ ہماری بات مان لیں تو ہم کھڑی سے بچنے کا راستہ حاصل کر لیں گے

شاہ ایران نے آنحضرت ﷺ کو اس طرف سے بچنے والی ہر متوقع تکلیف اور اذیت سے بچا لیا لیکن اگر آپ نے ہماری بات ماننے

مہدللہ بن حذافہؓ کی ملاقات علیؓ کا بیٹا حضرت عمرؓ بن خطابؓ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی انکی ملاقات کا یہ قصہ بھی حدیث صحیحہ اور تہذیب و حرمت انگیز ہے امیر المومنین حضرت عمرؓ فاروقؓ نے سن چیرہ عمرؓ کی میں روٹیوں سے جبک کرنے کے لئے ایک فوج روانہ کی تھی جس میں حضرت عبداللہ بن حذافہؓ بھی شریک تھے مسلمان چاہتے ہیں کی صداقت ایمانی حمیدہ کی پہچانی اور ارادہ خدا میں انکی چاہی داری اور جان نثاری کی خبریں قبیرہ دم تک پہلے سے پہنچی ہوئی تھی۔ اس لئے اپنے فوجی افسروں کو اس بات کی حدیثت کر دی تھی کہ وہ اگر کسی مسلمان سپاہی کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو اسے قتل نہ کریں بلکہ زندہ اس کے سامنے پیش کریں خدا کی مرضی

عبداللہ بن
حذافہؓ " روی فوجوں کے
ہاتھوں گرفتار ہو گئے روی انہیں اپنے بادشاہ کے
پاس
لائے
اور یہ کہتے ہوئے انکے سامنے پیش کیا کہ "یہ شخص مجھے اپنے
اصحاب میں سے ہے جنہوں نے بالکل آزاد دعوت کے زمانے
میں انکی ناک پر لپیک کہا تمام اسکو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو
گئے اور حسبِ عزم آپکے سامنے پیش کر رہے ہیں ۔"
قیصر انہیں دیر تک بنجرہ دیکھا اور پھر ان سے کہنے لگا میں تمہارے
سامنے ایک بات پیش کر رہا ہوں تم قیصر اسے قبول کر لو اگر تم نے
میری بات مان لی تو میں مستعفی رہا کروں گا اور تمہارے ساتھ عزت
و کرم کا ہجر بن سلوک کروں گا حضرت عبداللہ نے انکی پیش کش کو
فحوت و حار سے سے ٹھکرا دیا اور حدودِ حرم پیش کا مطالبہ کرتے
ہوئے حجاب دیا یہ نامکن سے موت مجھے تمہاری اس پیشکش سے
ہزاروں گنا زیادہ محبوب ہے اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک
نہایت ذمہ دار اور مانا آدمی ہو اگر تم میری یہ پیشکش قبول کر لو تو میں
تمہیں اپنے اقرار میں شریک کر لوں گا قیصر انکوشن میں اساتیر نے
انکی پیشکش کو رد کیا بادشاہ انکی پیشکش سن کر پوچھ لگے وہاں
میں جکڑا ہوا قیدی ہے ساتھ مسکرا چڑا اور اس نے نہایت بے

خلائی اور لاہوائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حجاب دیا غصا کی ہرقل کے ماتھے کو بوسہ دے کر تمام مسلمان قیدیوں کو آزاد کرانے پر، حضرت عمر فاروقؓ نے عبداللہ بن حذافہ کے سر کا بوسہ لیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ کی پیشانی کا بوسہ لینے کا حکم دیا۔

حس۔۔۔ اگر تم عرب دھجی کی ساری سلطنت بھی مجھے دے دو اور اسے بدلے صرف چاہا تو کہیں ایک لمے کے لئے دین محمد ﷺ سے بھر جاؤں تو یہ بھی میرے لئے نقصان کا قائل قبول ہے۔

اب میں تم کو کل کر دوں گا قیصر نے دھکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تمہاری مرضی جو چاہو کہ حضرت مہدائےؑ نے انکی دھمکی سے مرعوب ہوئے بغیر جواب دیا پھر قیصر نے انھیں تنگی پر ہاتھ نہ کا حکم دیا اسکے اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور انہیں تنگی پر ہاتھ نہ دیا گیا اسکے بعد اس نے جلاد سے رہی زبان میں کہا کہ اسکے دونوں ہاتھوں کے آس پاس حیر جلاد (دو اس وقت بھی انھیں ضرر نہایت قبول کرنے کی دعوت دے رہا تھا) مگر انھوں نے انکار کر دیا پھر اس نے جلاد کو ان کے پاؤں کے ارد گرد دیر بارنے کا حکم دیا (اس دوران بھی حضرت مہدائےؑ کو دین چھوڑنے کی دعوت دیتا رہا) لیکن انھوں نے پھر بھی انکار کیا تب قیصر نے جلاد کو رک جانے کا اشارہ کیا اور کہا کہ اسے تختہ دار سے چھپے اتار دو۔ پھر اس نے ایک بڑی سی دیوگی تنگوائی اس میں جیل ڈال دیا اور اسے آگ پر رکھوا دی جب جیل کھولے گا تو اس نے مسلمان قیدیوں میں سے دو آدمیوں کو بلوایا اور ان میں سے ایک کو کھولے ہوئے جیل میں ڈال دیا اس میں پڑے ہی اسکے بدن کا گوشت الگ ہو

سلام (تعوذ باللہ)۔ پھر اس نے قیصر کو دیکھا اور پوچھا کہ تم نے

مہدائے
کی طرف رخ کرتے
ہوئے پھر انہیں ہر انیت قبول کرنے کی
دعوت دی مگر انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ غشی کے ساتھ اسکی
دعوت کو رد کر دیا۔

جب وہ ان سے بالکل ہاپس ہو گیا تو انہیں بھی اسی دیک میں
ڈالنے کا حکم دے دیا گیا جس میں انکے دونوں ساتھیوں کو ڈال دیا گیا
تھا جب انہیں کٹاں کٹاں دیک کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو اسکی
آنکھیں الٹک آلود ہو گئیں سپاہیوں نے قیصر سے کہا کہ یہ روبرو
ہے قیصر نے سمجھا کہ اب اسکی صحت جواب دے گی ہے اس نے
سپاہیوں سے کہا کہ اسے میرے پاس لاؤ جب حضرت مہدائے
منازلہ انکے پاس پہنچے تو اس نے پھر اس خرافات کا اعادہ کیا کہ وہ
ضرانیت اختیار کر لے مگر جب انہوں نے انکار کر دیا تو اس نے
دربانت کیا کہ پھر تم روکیں رہے تھے؟ میرے دل میں یہ خیال
آیا کہ مہدائے ۱ اس وقت جم اس دیک میں ڈال دیئے جائے
اور ہماری جان نکل جائیگی حالانکہ میری خواہش تھی کہ کاش
میرے بدن میں اتنی ہی جگہیں ہوتیں جتنے ہال ہیں اور وہ تمام
جگہیں ایک ایک کر کے خدا کے دین کے لئے اس دیک میں ڈالی
جائیں۔

عبداللہ نے جواب دیا۔
 اچھا کیا تم میرے ساتھ کوہِ سدا سے نکلتے ہو؟ جی ہاں
 اگر تم ایسا کرو تو قس تم کوہِ سدا کو دو گنا۔ اور میرے دوسرے تمام
 مسلمان ساتھیوں کو بھی؟ حضرت عبداللہ نے سوال کیا ہاں
 دوسرے تمام مسلمان قیدیوں کو بھی تمہارے ساتھ رہا کر دیا جائے
 گا قیصر نے جواب دیا حضرت عبداللہ کی حفاظت کیجئے ہیں کہیں
 نے دار میں دھجکا کہ اللہ کا ایک دشمن ہے اگر اس کی سرکوبی
 ہو تو دوسروں کو تباہ کر دے گا میں تجھے اور تمام مسلمان قیدیوں کو
 رہا کروں گا ایسا کر لینے میں میرا کیا نقصان ہے؟ پھر انہوں نے

سفر نامہ ایران

(شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی دامت ویر کا تہم العالیہ)

حال ہی میں دارالعلوم خدیوہ کوئٹہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی دامت ویر کا تہم العالیہ کے خطبات، مقالات اور سنی مشاہدات

ایران میں جہاں بھی جائیں یا علیؑ کی صدا میں سنائی دیتی ہیں میں نے خود بعض ہوٹلوں میں حضرت علیؑ کے نام کے نیچے اللہ پاک کا نام لکھا ہوا دیکھا ہے

پر مشتمل ایک کتاب (محبیہ علم و عرفان) کے نام سے شائع ہوا اس کتاب کے چوتھے باب میں مختلف ممالک کے محضر سفر نامے ہیں اس باب کا ایک اقتباس ہماری انتہائی توجہ کا طالب ہے۔

سفر ایران کے مشاہدات بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ لکھتے ہیں۔

”جہاں بھی جائیں یا علیؑ کی آوازیں سنیں گے بس میں سفر کریں گے تو یا علیؑ کے نعرے، ریڈیو سے یا علیؑ بعض ہوٹلوں میں، میں نے خود دیکھا ہے کہ علیؑ کو اوپر لکھا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام کو نیچے ہم جس بس میں تھراں سے آئے تھے اس میں ڈرائیور ہر وقت یہ

ریکارڈنگ کرتا تھا جس میں یہ شاعری تھی

علی اول علی آخر ہو الباطن ہو الظاہر
امامت راعلی والی نبوت راعلی والی
ترجمہ: علی سب سے پہلے علی سب سے بعد، علی ظاہر، علی باطن، امامت بھی علی کے لئے اور نبوت بھی علی کے لئے۔

شیعہ باجماعت نماز نہیں پڑھتے ان کے نزدیک امامت حضرت زین العابدین کے بعد ختم ہو گئی ہے اگر کسی شیعہ کو باجماعت نماز پڑھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ کسی

بچے کو کرسی پر بیٹھا کر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے کیونکہ وہ بچہ معصوم ہوتا ہے اور معصوم کے پیچھے اگلی اقتداء صحیح ہے ایران کی آبادی تقریباً 2 کروڑ پچاس لاکھ ہے جس میں صرف 30 لاکھ سنی ہے اور بیس لاکھ میں سے کچھ پادری، یہودی، آرمین، پہاڑی، سکھ، گہر و ساد وغیرہ موجود ہیں باقی دو کروڑ شیعہ ہے یہاں تصویر پرستی، بت پرستی کا مظہر جگہ نمایاں ہے ہر چوک میں کسی نہ کسی بادشاہ یا دیر کے مجسمے موجود ہیں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کے فوٹو جگہ جگہ ہیں حضرت عمرؓ جب طائف میں تشریف لے گئے اور وہاں کے باشندوں نے پتھر برسائے تو اس حالت کے فوٹو بھی ایران کے ہوٹلوں میں آویزاں ہیں ایک فوٹو ایسا بھی دیکھا کہ حضور ﷺ بیٹھے ہیں ان کے ایک طرف سیدہ فاطمہؓ دوسری طرف حضرت حسن حسینؓ بیٹھے ہیں اور پیچھے حضرت جبرائیلؑ کھڑے ہیں یہاں دین کی بڑی بے ادبی ہو رہی ہے کتب فروش جو فٹ پاتھ پر ہوتے ہیں قرآن مجید کے نیچے زمین پر رکھے ہوتے ہیں یہاں معتبر ذرائع سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ایک دفعہ یہاں ایک شیعہ کی آخری حالت تھی اور اس کے احباب و اقارب اس کی چارپائی کے ارد گرد بیٹھے تھے اور ہر ایک اس قریب المرگ شخص کو کہتا تھا آغا علی بگو، آغا علی بگو،

ایران کے شیعہ باجماعت نماز نہیں پڑھتے وہ سمجھتے ہیں کہ امامت حضرت زین العابدینؑ کے بعد ختم ہو گئی ہے۔ اگر کسی شیعہ کو باجماعت پڑھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ کسی بچے کو کرسی پر بیٹھا کر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ معصوم ہوتا ہے اس لئے معصوم کی اقتداء صحیح ہے

تا جان بآسانی برآید

ترجمہ: علی کہتا کہ آسانی ہو جائے۔

انکی اذان بھی انکی قسم کی ہے اذان دیتے وقت ایک ہاتھ کان پر اور ایک ہاتھ میں سرکٹ ہے ایک کلمہ پڑھ لیتے

حضرت آدمؑ اور اماں خوا کے فوٹو ہر جگہ جگہ ہیں حتیٰ کہ آنحضورؐ حضرت فاطمہؓ، حسنؑ و حسینؑ کی تصاویر بھی ہوٹلوں میں آویزاں نظر آتی ہیں۔

ہیں تو سرکٹ کا شل لگا لیتے ہیں اور اگر کوئی دوست آجائے تو مومن سے دوران اذان کہتا ہے آغا حال شایخ است (آپ کا کیا حال ہے)، مومن جواب دیتا ہے خیر نمون میری، (بالکل ٹھیک ہے شکر یہ) میری خالبا فراموشی لفظ ہے جو ایران میں بہت رائج ہے مشہد میں مشہور حزار حضرت امام رضاؑ پر اگر کوئی آئے تو وہاں کئی حذرور کھڑے ہوتے ہیں ہر ایک دُعا کو کہتے ہیں کہ میں آپ کو سلام پڑھاؤں گا خاص کلمات یہ ہیں جو انہوں نے یاد کے ہوتے ہیں ہم کو بھی پڑھنے کے لئے کہا ہم نے انکار کیا وہ کہنے لگے کہ تمہارا سلام درست نہیں اور وہ صرف چند گویوں کی خاطر بہت غصے ہوئے۔

ایک سی شخص مشہد کے حزار میں گیا تو ایک شیعہ سلام خواں نے اس سے نام دریافت کیا اس نے کہا میرا نام محمد اشرف ہے وہ دلال بہت قصہ ہوا اور کہا کہ جو نام میں بتاؤں وہ رکھنا کہنا قلام علی نام رکھ دو۔ محمد اشرف نے کہا نہیں پھر کہنا قلام حسین نام رکھ دو یا قلام رضا، محمد اشرف نے کہا مجھے اس نام پر فخر ہے عام لوگ ایران کی بہت تریف کرتے ہیں وہ بے چارے یہاں کی عمارتی دلفریبوں کے شکار ہو جاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ

خلفائے راشدین پر تبراً کرنے کی سزا

موسلمہ محمد فاروق دمشقی باللہ

پاکستانیوں کو عزت کے نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مگر جب کوئی پاکستانی وضو کرے یا نماز پڑھے تو پھر ہتے ہیں میر جادہ جو ایران کی سرحد ہے وہاں روزہ داروں کا جبراً روزہ ٹوڑ دیا جاتا

فٹ پاتھ پر کتابیں بیچنے والے کتب فروش قرآن پاک بھی زمین پر رکھ کر توہین کرتے ہیں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

ہے مجھے وہاں کے ڈاکٹر نے کہا کہ یہ گولیاں کھاؤ میں نے کہا میرا روزہ ہے وہ کہنے لگا آپ کو یہ دوائی کھانا ہوگی ورنہ شام تک یہیں بیٹھے رہو گے میں نے کہا بہت اچھا زائد ان اکرم معلوم ہوا کہ بہت سے حاجیوں سے روزے یہاں جبراً توڑ دئے گئے ہیں مشد کے ایک ہوٹل میں ایک شیعہ نے ہم سے پوچھا کہ شما مسلمان هستید یا شیعہ۔ (آپ مسلمان ہیں یا شیعہ)

میں نے جواب دیا شما مسلمان نیستید وہ خاموش ہو گیا پھر اس آدمی نے کچھ دیر بعد پوچھا کہ۔ شاعت بر عمرے فرستید کیا آپ عمر پر لعنت کرتے ہیں (والعیاذ باللہ) ہم نے کہا کہ اگر عمر (خاکم بدھن) مستحق لعنت ہوئے حضرت علیؓ و دختر خود ام کلثومؓ در عقد نکاح اور اعداے۔ یعنی اگر حضرت عمرؓ لعنت کے مستحق ہوتے تو حضرت علیؓ اپنی بیٹی ام کلثومؓ کو ان کے عقد نکاح میں کیوں دیتے؟ فارغین کرام! ذرا غور فرمائیں درج بالا مشاہدات اس دور کا مظہر نامہ ہے جب ایران پر (شاہ ایران) کی حکومت تھی اور فتنی انقلاب کے بعد تو گویا مقدس جماعت صحابہؓ کے خلاف خوف کا اور نفرت انگیز مہم چلائی گئی ایران میں سنی علماء و علماء اور عوام کا بے دریغ قتل عام کیا گیا پھر اس پر بس نہیں بلکہ تکفیر تو ہیں اور بعض کے اس زہریلے کوبوئے کیلئے ہمایاں مالک میں بھی بھیاں نک سادھوں کے چال بنے گئے اپنے فالتھن کو دلاں سے قائل کرنے کی بجائے انہیں کو کیوں سے گھائل کیا گیا اور اب تک سنی ملت اسی قیامت خیز صورتحال سے دوچار ہے؟ اے کاش سنی حکمران اور سنی قیادت سنی ملت کو اس کرناک حالت سے نکالنے کیلئے سوچے۔

(اقتباس ماہنامہ نجات لاہور شمارہ اکتوبر 2009)

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ اور آپ ﷺ نے حجۃ و تہۃ کے بعد فرمایا: ابوبکرؓ کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا، میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس آ جاؤ، حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ ﷺ کے قریب آ گئے، آپ ﷺ نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے کہا ”اے مسلمانوں کی جماعت یہ ابوبکر صدیقؓ ہیں، مہاجرین و انصار کے شیخ

آنحضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے دشمنی رکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

میرے صحابی و صدیق ہیں، انہوں نے میری تصدیق کی جب اور لوگ جھٹلاتے تھے مجھے اس وقت ہناو دی جب اور لوگ مجھے پھکاتے تھے اس وقت میرے انہیں بنے جب اور لوگوں نے مجھے دشت میں ڈال دیا تھا، یہی ہیں وہ جن کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے، ان کو دنیا اور آخرت میں اپنا ٹھکانا بناؤ اور اپنی جان و مال سے میری حضور کی ہلچل سے ہلال اللہ کو میرے لئے خرید لیا، پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اس سے بری ہے میں بھی اس سے بری ہوں پس جسے پسند ہو کہ خدا اور رسول ﷺ اس سے بیزار ہوں وہ ابوبکرؓ و عمرؓ و حمزہؓ کہ جو حاضر ہیں ان کو چاہئے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا عمرؓ بن خطابؓ کہاں ہیں سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہا میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ وہ قریب آئے آپ ﷺ نے انہیں سینے سے لگایا اور ان کی

آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ عمر بن خطابؓ ہیں یہ مہاجرین و انصار کے شیخ ہیں یہ وہ ہیں جن کے قلب و زبان پر خدا نے حق نازل فرمایا یہی وہ ہیں جو حق گو ہیں اگرچہ کسی کو کٹھ معلوم ہو پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اور میں اس سے بری ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا سیدنا عثمانؓ کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ وہ قریب آ گئے تو انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت یہ عثمانؓ مہاجرین و انصار کے شیخ ہیں، یہ وہ ہیں جن سے آسان کے فرشتے شرماتے ہیں انہیں کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں انہیں اپنا سہارا اور اپنا داماد بناؤں، اگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو اس کا نکاح بھی انہیں سے کر دیتا، پس ان سے دشمنی رکھنے والوں پر خدا کی لعنت اور خدا اور میں اس سے بری ہوں، پھر فرمایا علیؓ انک ان ابوطالبؓ، کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ وہ قریب آئے تو انہیں اپنے سینے سے لگایا اور انہوں کے درمیان بوسہ دیا اور بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ سیدنا علیؓ ہیں مہاجرین و انصار کے شیخ ہیں، یہ میرے بھائی، میرے چچا کے بیٹے اور میرے داماد ہیں۔ پس ان سے عداوت رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اور میں اس سے بری ہوں۔

(نہجۃ المجالس۔ صفحہ 431 حصہ دوم)

قہر خداوندی برگستاخان اصحاب نبی ﷺ صفحہ 114-113

کچا کھوہ پہلہ صاحب کے صدقہ قاری محمد زور اور کے ماسوں ماسی محمد اسلم مرحوم جو کہ 11 ربیع الاول بمطابق 15 فروری 2011 انتقال فرما گئے ہیں۔ نظام خلافت راشدہ کے قارئین سے دعا کی درخواست ہے

حضرت مولانا عبدالغفار قاسمی شہید رحمۃ اللہ علیہ

حافظ سید اللہ طاہر

قاسم نانوتوی کی طرف کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ قاسمی کو منسلک کر لیا۔ آپ اپنے سواکاران میں ایک بیوہ، تین بیٹے، دو بیٹیاں اور اپنے ہزاروں چاہنے والوں کو چھوڑ کر غار قاسمی سے اور دنیا کی طرف چل دیئے۔

جنازے میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی جس میں سینکڑوں علماء، طلباء، وکلاء، اساتذہ اور تاجرانہ برادری کے ساتھ صحابی بھی شامل تھے۔ آپ کے جنازہ میں اہم شخصیات میں سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عالم

(رحمتم جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ) مولانا محمد طاہر، مولانا محمد الیاس (ہائم اعلیٰ ختم نبوت شیخوپورہ) مولانا امتیاز جمیعت اسلام (ف)، مولانا عبدالرؤف قاروقی، مولانا محمد اشرف طاہر، حافظ عمر اشفاق مجر، قاری عبداللہ قادری اور جانشین حافظ محمد اشفاق شہید پھیلو مولوی عبدالصمد کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے علماء نے شرکت کی۔ آپ کی نماز جنازہ قادیانہ ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد حیات الدیوب علیہ السلام نے ادا فرمائی۔ یوں محسوس ہوا جتنا

کراس کے لئے جنت کو آراستہ کیا جا چکا ہے۔ حرمت رسولؐ اور اصحابؓ پر مٹنے والے کے لئے اور لاکھ لاکھ عظیم اہل حق و کفران عینیں ٹپک کرنے کے لئے جمع تھے۔ حوریں ای عاتقہ صدیقہؓ کے نقوش کی خاطر مرنے والے اس خوش قسمت انسان کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہی تھیں گویا کہ فرشتے آسمان سے زمین تک اور پھر پوری زمین پر اس پاکیزہ روح کو سلام پیش کرنے کے لئے پہلے ہوئے تھے۔

جنت میں قدموں نے شہیدوں سے یوں کہا قائم رہا ہے فرق صدا خود رشت کا وہ آ رہا ہے حوروں کے جہرمت میں دیکھئے کیا قاسمی دہلہا ہے باغ بہشت کا جاتے ہوئے یہ کہہ گئے:

کلیوں کو غنیمت جگر دے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا میں یاد کریں گی
کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہزاروں سال ترس مانی بنواری پدوتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وری پیدا

اور کئی بار شہر میں داخلہ بندی بندیاں بندیاں اور نظر بندی کے احکامات بھی جاری ہوئے۔ تحریک سپاہ صحابہؓ کو اپنی جان و اولاد سے زیادہ ترجیح دیتے تھے اور شیخوپورہ کی سر زمین پر صحابہ کرام کی عظمت کو بلند کرتے رہے۔ آپ حافظ عباس شہید پھیلو کے جانشین مقرر ہوئے جب ظالموں نے ان کو شہادت کے درجہ پر فائز کیا تو تمام جماعتی کام ان کے سپرد کر دیئے گئے اور آپ کو شیخوپورہ میں جماعت کا صدر مقرر کیا گیا۔ پورے شہر میں آپ کا چرچا تھا۔ آپ جرات دیہادی کے بیکہ تھے پوری زندگی لاش عاتقہ صدیقہؓ کی چادر کی خاطر باطل قوتوں سے لکراتے رہے۔ 18 اپریل 2010ء بروز اتوار بعد از نماز فجر

**حضرت قاسمی کو مرتبہ گرفتار ہوئے
4 مرتبہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور
کئی بار داخلہ بندی، زبان بندی اور
نظر بندی کے احکامات جاری ہوئے**

اپنی مسجد جہاں وہ خطابت کے کام کو سر انجام دیتے تھے وہیں نماز کے بعد درس قرآن دے رہے تھے ابھی قرآن پاک کی آیت ”ومن اعرض عن ذکری“ تلاوت فرما رہے تھے کہ ملک الموت نے آپ کی روح قبض کر لی۔ وہیں قرآن پاک پر سر رکھ کر اہل بندہ سو گئے خدا کی شان جس سال کی عظمت کی خاطر ہر طرح کے مصائب کا سامنا کرنا پڑا اس مسجد کا نام ”مسجد عاتقہ چراغ“ ہے اور وہ منظر چشم ملک نے مسکراتے ہوئے دیکھا کہ جب غلیظ سوئم سینا صحن فنیؓ کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کیا گیا تو یہاں بھی قرآن پاک کی تلاوت زبان حال پر جاری تھی تو روح پر واز کر گئی۔

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

یہ وہ شخصیت تھی جن کو لوگ آج بھی حضرت مولانا عبدالغفار قاسمی پھیلو کے نام سے یاد کرتے ہیں بظاہر دیکھا جائے تو ہر آدمی اپنے نام کے ساتھ اپنی قوم کے نام کو لکھنا پسند کرتا ہے لیکن آپ حقیقت میں تاج قوم سے تعلق رکھتے تھے اس کے باوجود آپ نے اپنی نسبت بانی دارالعلوم دیوبند مولانا

کسی کو کیا معلوم تھا کہ یکم اپریل 1957ء میں پاکستان بننے کے دس سال بعد شہر ”مرید کے“ کے ایک گاؤں 36 چک میں پیدا ہوئے والا بچہ بڑا ہو کر صحابہ کرام کا سپاہی بنے گا۔ خدا کا کرشمہ دیکھئے کہ اس سپاہی کے پیدا ہونے سے دو ماہ پہلے حقیقی والدہ اشرف دارقاسمی سے کوئٹہ کے ایک ہسپتال میں آپ جنم پیدا ہوئے۔ بظاہر آپ کی والدہ آپ کی پرورش کے لئے بہت پریشان تھی لیکن خدا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔ والدہ تعالیٰ نے آپ کی پرورش کے لئے آپ کے ماموں ڈاکٹر عبدالحق تارڑ کا انتخاب فرمایا اسی اثنا میں آپ کی والدہ ماجدہ نے دوسری شادی کا عزم کیا تو آپ کی والدہ فاضل دارالعلوم دیوبند کے ولی کامل حضرت علامہ عبدالغفور قاسمی پھیلو کے عقد نکاح میں آ گئیں اس کے بعد آپ کی تعلیم حریت کا خیال آپ کے دوسرے والد حضرت قاسمی نے فرمایا آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول کاسوگی ضلع کوہرانوالہ میں حاصل کی۔ علم دین کی پیاس بجھانے کے لئے اسی شہر کی مشہور دینی درس گاہ جامعہ عربیہ میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ نانی گرامی شیوخ اساتذہ سے علم حدیث پڑھنے کے لئے ملک کی مشہور و معروف دینی درس گاہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا اور وہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ 1985ء میں امیر مزیت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید پھیلو نے ایک تحریک کا آغاز کیا جس نے سپاہ صحابہ کے نام سے بلند مقام پر اپنا پرچم نصب کیا۔ آپ نے ان کے اس جذبہ اور بہادری کو دیکھا تو آپ دیوبند دارالافتاء پر قریبان ہو گئے۔ آپ کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑا وہ صرف خدا ہی جانتا ہے پھر آپ نے اپنا سکون، یقین، ارباب اور مال و دولت سب اسی عاتقہ صدیقہؓ کی چادر کی خاطر اور صحابہ کرامؓ کی مصمت پر قربان کر دی۔ آپ کو جھنگڑ، بی، بیڑاں اور جبل کی سلاخوں کا ہر وقت سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ان حالات میں آپ اپنے مقصد سے نہ ہٹے اور یہاں تک کہ 1990ء میں گرفتار ہو گئے آپ پوری زندگی میں نو مرتبہ گرفتار ہوئے۔ آپ پر چار مرتبہ قاتلانہ حملے بھی ہوئے اور خدا کے دین کی آواز اور صحابہ و صحابیات کی عظمت کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی وجہ سے کئی مقامات کا سامنا کرنا پڑا

سیرت رسول ﷺ

پرنہایت بے مثال گلدستہ

- ☆ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر ادب و انشاء کا شہ پارہ
- ☆ سیکڑوں عربی، انگریزی، اردو اور فارسی کتابوں کا ٹچڑ
- ☆ محارف و علوم کا صحیح گراں مایہ
- ☆ جامعیت و کاملیت کا زندہ جاوید نمونہ
- ☆ نہایت مستند جامع ذخیرہ
- ☆ چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل اصولی تحفہ

سیرت رسول ﷺ کے تمام اہم عنوانات پر مستند و مکمل دستاویزات سیرت رسول ﷺ کی انگریزی، عربی، اردو کی بڑی بڑی کتابوں کے دویاؤں کو کوڑے میں بند کیا گیا ہے۔

- خیوصورت ناٹل
- نیالیشن
- نیالنداز
- نعی زبان
- نیالہجہ

صفحات 384

ہیچا 250 روپے

مطلوبہ تعداد کے مطابق آرڈر جلد بھیجیے۔

ایک عاشق رسول ﷺ کی موزوں گزراں سے معمور تحریر

- ☆ آنحضرت ﷺ کی معاشرتی حالت
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا ازدواجی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ کی اولاد و شجرہ ذکوان نبوت
- ☆ آنحضرت ﷺ کا فلسفیانہ پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک پے مثال مبلغ اور داعی انقلاب
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا نفسی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ کا ابتدائی سماجی پہلو
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا ایک پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک طیب کی حیثیت سے
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک ممتاز رسول
- ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت ایک ہادی، مہدی
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک مرقع حسن و جمال
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک عرب طیب
- ☆ آنحضرت ﷺ کا مجرانی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت قانون ساز
- ☆ رہبر و رہنما کا تمام الاوقات
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا سائنسی پہلو
- ☆ سیرت نبوی ﷺ اخلاقی اور معاشرتی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ کے معاشی قوانین
- ☆ آنحضرت ﷺ کی موزوں گزراں سے معمور تحریر
- ☆ آنحضرت ﷺ کی معاشرتی حالت
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا ازدواجی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ کی اولاد و شجرہ ذکوان نبوت
- ☆ آنحضرت ﷺ کا فلسفیانہ پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک پے مثال مبلغ اور داعی انقلاب
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا نفسی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ کا ابتدائی سماجی پہلو
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا ایک پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک طیب کی حیثیت سے
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک ممتاز رسول
- ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت ایک ہادی، مہدی
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک مرقع حسن و جمال
- ☆ آنحضرت ﷺ ایک عرب طیب
- ☆ آنحضرت ﷺ کا مجرانی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ بحیثیت قانون ساز
- ☆ رہبر و رہنما کا تمام الاوقات
- ☆ سیرت رسول ﷺ کا سائنسی پہلو
- ☆ سیرت نبوی ﷺ اخلاقی اور معاشرتی پہلو
- ☆ آنحضرت ﷺ کے معاشی قوانین

سمندری فیصل آباد پاکستان
041-3420396

ادارۃ ایشیاء العربیہ

فورتھ شیڈول ایکٹ 1997ء

قانون فطرت سے متصادم ہے



ترتیب: احمد سیف اللہ ایڈووکیٹ دہرا پور

4th شیڈول انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء ایک ایسا قانون ہے جو دستور پاکستان کے تقاضوں میں نہ صرف انسانی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے بلکہ انصاف اور فطرت کے مسلمہ قانون سے بھی متصادم ہے اس قانون کے ذریعے انسان جسے قدرت نے آزاد پیدا کیا ہے کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے، اسے آزادی رائے اور امن و سکون کی زندگی بسر کرنے سے محروم کر دینے کی ظالمانہ کوشش ہے انتہائی افسوس کی بات ہے کہ وطن عزیز میں پوری دنیا کے مسلمانوں کی محبت اور عقیدت کے تحریک اور ایمان کے جزور سات مآب کی ناموں کے تحفظ کے قانون کے خلاف تو تمام مذاہب اور فرقہ وارانہ عقائد و مذہبوں کو مل کر مل کر ہوئے نہیں جھکتا لیکن جو قانون اور ضابطہ دستور پاکستان میں شامل بنیادی حقوق اور فلسفہ قانون کے بنیادی اصولوں سے صریحاً متصادم ہے اور اخلاقی اصولوں کی بھی واضح خلاف ورزی ہے اس پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے ہماری عدالت ہائے عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے ججز جو مختلف نوعیت کے واقعات پر راز خود نوٹس لیتے رہتے ہیں اس ظالمانہ قانون پر جو بدیہاتی دہشت گردی اور ظلم کی بدترین مثال ہے پر ان کی تا حال خاموشی مجھ سے بالاتر ہے میرا سوال براہل حمیر اور با شعور انسان سے ہے کیا دنیا کے کسی مہذب معاشرہ اور ملک میں اپنے شہریوں کے ساتھ ایسا جھک آمیز سلوک روا رکھا جاسکتا ہے کیا ایسے شخص کے ساتھ کہ جسے دنیا کی کسی عدالت نے معمولی سے معمولی نوعیت کے جرم میں بھی معمولی سے معمولی سزا سنائی ہو اس شخص کو پولیس جیسے بد عنوان رشوت خور حکمرانی خود ساختہ رپورٹ ہائے کی بنیاد پر اس اور سکون کی زندگی گزارنے سے محروم کر دیا جائے اور مختلف ریاستی جبر و استبداد پرستی جھگڑوں کے سامنے تنہا ہو رہے یا وہ دیکھ کر چھوڑ دیا جائے، کیا ہمارے وطن عزیز کا دستور اور فلسفہ قانون ہمارے شہریوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے انفرادی اصول و روئے کے لئے اور کسی بھی سیاسی انقلاب کا راستہ روکنے کے لئے مذہبی دہشت گردی کا پراپیگنڈہ کر کے اپنے مذہم عقائد کی تحمیل کے لئے امن چاہے قانون بناتے بھریں اور دستور اور فلسفہ قانون کو بیکر نظر انداز کریں۔

کی روشنی میں 4th شیڈول میں شامل کسی شخص کا بھی جائزہ نہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس شخص کو کسی عدالت سے کسی جرم میں سزا سنائی گئی ہے اگر نہیں تو پھر ایسے معصوم شخص پر 4th شیڈول میں درج پابندیوں کا اطلاق کرنا JURIS

معزز علماء کرام کو فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کیلئے پولیس کی خفیہ رپورٹوں کا سپارا لیا گیا ہے حالانکہ گیلیپ انٹرنیشنل کی رپورٹ 2010ء کے مطابق پاکستان کے محکمہ پولیس کو بد عنوان ترین ادارہ قرار دیدیا گیا ہے۔

PRUDANCE اس بنیادی اصول کی خلاف ورزی نہیں تو کیا ہے؟ ایسے اشخاص جو کرپشن اور بد عنوانی کے ذریعے وطن عزیز کو لوٹ رہے ہیں، بڑا کرڈی اور قتل و غارت گری کے ذریعے عوام کے امن و سکون کو بر باد کر رہے ہیں اور جہلی ڈگریوں کے ذریعے عوام کے حق نمائندگی کا غون کر رہے ہیں انہیں ہر طرح کی آزادی حاصل ہے عدالتوں سے سزا یافتہ طبقہ ملک کے کلیدی عہدوں پر فائز ہے لیکن معمولی نوعیت کے جرائم سے بھی بری اور پاک طبقہ پر 4th شیڈول کا اطلاق کرنے سے انصاف کا تقاضا ہے؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پتھروں کو ہاتھ کر کٹوں کو کھلا چھوڑنے کی سلاش کی

ہماری عدالت ہائے عالیہ اور عدالت ہائے عظمیٰ کے جج صاحبان جو مختلف نوعیت کے واقعات پر راز خود نوٹس لیتے رہتے ہیں فورتھ شیڈول ایکٹ جیسے ظالمانہ قانون پر ان کی خاموشی مجھ سے بالاتر ہے۔

جاری ہے۔

کبھی کبھی تو ایہوں کی بے گناہی سے عدالتوں کے کٹہرے بھی خوف کھاتے ہیں مسم ہالائے عزم یہ ہے کہ 4th شیڈول میں کسی شخص کو شامل کرنے کیلئے کوئی خاص معیار ضروری نہیں کیا گیا بلکہ کسی آدمی کی

JURIS PRUDANCE کا بنیادی اصول ہے کہ: ”جب تک کسی شخص کو مجرم ثابت نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک اس شخص کو معصوم تصور کیا جاتا ہے۔“ اس بنیادی اصول

کے اہلکاروں کی پسند و ناپسند اور خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ رپورٹنگ اور پولیس رپورٹنگ کوئی بنیاد بنایا گیا ہے حالانکہ گیلیپ انٹرنیشنل کی رپورٹ گلوبل کرپشن پیپر 2010ء میں حکمہ پولیس کو پاکستان کا بد عنوان ترین ادارہ قرار دیا گیا ہے اور کسی بد عنوان ترین ادارہ کی رپورٹ ہائے کی بنیاد پر کسی شخص پر 4th شیڈول کا اطلاق کرنا عوامی نہیں تو کیا ہے؟ ان گزارشات کے بعد اب ہم دستور پاکستان کے تقاضوں میں 4th شیڈول کی شرائط و پابندیوں کا جائزہ لیتے ہیں کیا یہ عدم مساوات کی بدترین مثال نہ ہے اور دستور پاکستان کے آرٹیکل (25(1) کی صریحاً خلاف ورزی نہ ہے کیلئے آرٹیکل (25(1) کے مطابق "All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law"

یعنی تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ میں برابری کے سلوک کے مستحق ہیں لیکن 4th شیڈول میں شامل شخص کو مستعجب ذیل احکام کا تحریری طور پر پابند بنانا اور

- (1) "کسی قسم کی ریاستی دہشت گردی میں ملوث نہ ہوگا۔"
- (2) "میرا وراثت یا کسی اور ذریعہ سے پبلک سیکوریٹی اور مذہبی معاملات اور با جماعتی پیدا کرنے میں شامل نہ ہوگا۔"
- (3) "کسی بھی ایسی تنظیم سے تعلق نہ رکھے گا جو مستعجب بالا افعال میں ملوث ہوگی۔"
- (4) "ہر طرح سے قانون نافذ کرنے والوں کے ساتھ مذہبی معاملات میں قانون کی عمل داری میں تعاون کرے گا۔"
- (5) "اس کے پاس کسی دہشت گرد/مذہبی انتہا پسند یا کسی ایسی تنظیم کے بارے میں کوئی اطلاع یا معلومات کسی ذریعے سے وصول ہوں تو اس کو مختلف انتظامیہ کو بتلانے کا پابند ہوگا۔"

مستعجب بالا پانچ شرائط کی پابندی کے سلسلہ میں معاشرہ میں سے مخصوص اشخاص کا انتخاب کرنا "Discrimination" عدم مساوات نہیں تو کیا ہے؟ یہ پانچ شرائط صرف 4th شیڈول میں شامل اشخاص پر لاگو کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ 4th شیڈول میں شامل افراد کے علاوہ پاکستان کے دیگر شہری ان شرائط کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں اگر نہیں؟ تو پھر ان سے ایسی تحریریں و حاکمات کیوں طلب نہیں کی جاتی اس کا مطلب تو یہ ہے کہ 4th

IN VOLVED IN TWO CRIMINAL CASES VIDE F.I.Rs NO.158 OF 2005 AND 179 OF 2005, REGISTERED AT POLICE STATION FAISALABAD. MAINTAINS THAT THE PETITIONER HAS BEEN ECUITED IN BOTH THE C A S E S . THEREFORE, THERE IS NO L E G A L

JUSTIFICATIONER IN THE 4TH SCHEDULE. LEARNED ASSISTANT ADVOCATE GENERAL AFTER OBTAINING INSTRUCTIONS AFFIRMS THAT THE PETIONER HAS BEEN ACQUITTED IN BOTH THE CASES.

I AGREE WITH CONTENTION OF THE LEARNED COUNSEL FOR THE PETITIONER THAT AT THIS STAGE, THERE IS NO LEGAL JUSTIFICATION FOR THE RESPONDENTS TO KEEP THE NAME OF THE PETIONER IN THE 4TH SCHEDULE CONSEQUENTLY THIS PETITION IS ALLOWED AND INCLUSION OF THE NAME OF THE PETITIONER IN THE 4TH SCHEDULE VIDE LIST A OF FAISALABAD RANG PREPARED DER SUANT TO THE A FORMENTIONED NOTIFICATION IS

ملاتی صفحہ نمبر 48

اس قانون کی آڑ میں سادہ لوح لوگوں کو پریشان اور حراسا کیا جاتا ہے، ایسی تحریر و تقریر پر قہر ڈال دیا جاتا ہے کہ جس میں شمولیت کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے پولیس آفیس پر تاثر دیتی ہے کہ مقامی قحانہ کی حدود سے باہر جانے کے لئے مقامی S.H.O کی اجازت ضروری ہے اور اس اجازت کے حصول کیلئے آفیس قحانہ میں بٹھا کر ان کا قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے جو کہ دستور پاکستان میں شامل بنیادی حقوق

شیلڈول میں شامل افراد و مریض کیلئے خطرہ ہیں یا مجروحہ دست گردوں کے آگے کار ہیں حالانکہ فلسفہ قانون کے مطابق "No one should be Condemned unheard" چنانچہ کسی عدالتی فیصلہ اور تحریر جرم ثابت کئے کے پر ایسا محکم الزام لگانا ظلم و زیادتی نہیں تو کیا ہے؟ یہ آئین کے آرٹیکل (1) 25 کی مکمل کلا خلاف ورزی اور عدم سادہات کی مثال ہے اسی طرح 4th شیلڈول کی شرط کے مطابق ایسا شخص اپنے رہائشی قحانہ سے باہر جانے کے لئے مقامی S.H.O کو تحریری طور پر آگاہ کرنے کا پابند ہے یہ شرط بھی دستور پاکستان کے آرٹیکل 15

Every citizen shall have the right to remain in

and, subject to any reasonable restriction imposed by law in the public interest, enter and more freely through out Pakistan and to reside and settle in any part of there "

یعنی ہر شخص کو کسی بھی جگہ رہنے داخل ہونے اور پھر سے پاکستان میں آزادانہ داخل و حرکت کرنے کی آزادی حاصل ہے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی پابندی عائد کی جاتی ہے تو اس کا مقول اور مفاد عامہ میں ہونا ضروری ہے اور آرٹیکل (1) 25 کو مد

ظفر رکھتے ہوئے ایسی آزادی یا پابندی ہر شری کیلئے مساوی ہے کیونکہ قانون کی نظر

میں سب برابر ہیں تو جرح 4th شیلڈول میں شامل اشخاص کے ساتھ دیگر شخصوں کے مقابلے میں جہاں گاندہ سلوک کس دستور کی خلاف ورزی ہے؟ کیا یہ آزاد انسانوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کے مترادف نہیں جبکہ دستور پاکستان کے آرٹیکل 11 میں ہر طرح کی غلامی کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور آرٹیکل 9 بھی اس سے متصادم ہے جس کے مطابق:

" NO PERSON SHALL BE DEPRIVED OF LIFE OR LIBERTY SAVE IN ACCORDANCE WITH

LAW" یعنی کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا اور اسے قانون کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے۔

لیکن 4th شیلڈول کے ذریعے لکائی جانے والی پابندیاں دستور اور بنیادی فلسفہ قانون کی خلاف ورزی ہیں بلکہ

فور تھ شیلڈول ایکٹ 1997ء نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کے قوانین کی خلاف ورزی ہے بلکہ فطرت کے مسلمہ قانون سے بھی متصادم ہے۔

سے متصادم ہے۔

ای سلسلہ میں عدالت عالیہ لاہور کا ایک فیصلہ نقل کیا جاتا ہے جس میں اس جج سے 4th شیلڈول سے PETITIONER کا نام خارج کیا گیا ہے کہ جن F.I.Rs کی بنیاد پر اسے 4th شیلڈول میں شامل کیا گیا تھا

محکمہ F.I.Rs میں باہر از بری ہو چکا تھا۔ رٹ پٹیشن نمبر 10632/2007 میں جسٹس طارق فہیم صاحب عدالت عالیہ لاہور کے فیصلہ کا متن حسب ذیل ہے:

THE LEARNED COUNSEL FOR THE PETITIONER CONTENDS THAT THE

انصاف کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کو مجرم ثابت نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک اس انسان کو بے گناہ تصور کیا جانا لازمی ہے

NAME OF THE PETITIONER WAS INCLUDED IN THE 4TH SCHEDULE VIDE LIST A OF FAISALABAD RANG PERSUANT TO NOTIFICATION

ہماری بد قسمتی ہے کہ عدالتوں سے سزا یافتہ لوگ ملک کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں

NO.9-166-HSPL.1/2005 DATED 13-12-2005, ON THE PREMISE THAT HE WAS

محمد فاروق قاسمی شور کوٹ

نظام خلافت راشدہ 41 مارچ اپریل 2011ء

بنگلہ دیش کے 572 علماء کرام نے ہمارے مشن کی تائید میں فتویٰ جاری کیا ہے

رپورٹ:
محمد ثار معاویہ کراچی

امام اہلسنت کا نفرنس سے مولانا محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

4 مارچ کو کلکتہ میں شریعہ مصلحہ جامعہ حیدریہ میں عظیم الشان امام اہل سنت کا نفرنس حسب روایت شان و شوکت سے منعقد ہوئی، صبح دس بجے اس کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا، اس کا نفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست جنت الہدایہ کے قیل اور دوسری نشست جنت الہدایہ کے فورا بعد ہوئی، پہلی نشست میں جامعہ حیدریہ کے طلباء اور علماء سندھ سے قتل رکھنے والے علماء کرام نے اپنے مخصوص انداز میں بیانات کر کے اپنے عقیدہ اور عقیدہ کا امام اہل سنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شریعہ مصلحہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ جس میں مولانا عبدالجبار حیدری اور صوبائی رہنما مولانا عبداللہ سندھی شامل تھے۔ حضرت مولانا علامہ عبداللہ سندھی جو کہ صوبہ سندھ کے اہم رہنماؤں میں سے ہیں نے چار زبانوں سندھی، اردو، پنجابی اور پشتو میں تقریر کر کے کارکنوں کو پیغام امن دیا اور شتان اسلام پر بھی واضح کر دیا کہ ہم تمام مشکلات کے باوجود مشن تحفکوی پر کھڑے جانے کا پختہ حزم کر چکے ہیں اسی طرح صوبہ بلوچستان کے صدر نے بھی عوام پر یہ واضح کرتے ہوئے حکومت کی تمام کامیابیوں کا تذکرہ کر دیا ہے کہ تمام اہل سنت پر چھٹی زیادہ سے زیادہ مشکلات ڈالی جارہی ہیں تمام کے عزائم اتنے زیادہ پختہ اور مضبوط ہوتے جارہے ہیں اور ہمارے شہداء قادیان امیر حریت مصلحہ سے لیکر علامہ علی شیر حیدری شریعہ مصلحہ اور علامہ سید امیر علی طرح دیگر کارکنان کے مقدس غول سے انتقام ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہمارے شہداء کا خون بھی راسخاں نہ جانے گا۔ مزید فرما رہے تھے کہ اب تو بلوچستان کے بعض علاقوں کی صورت قتل ہے کہ کچھ لوگ اپنے بارے میں یہ واضح کرنے کے لئے کہ ہم شیعہ نہیں ہیں بلکہ سنی ہیں ہماری مساجد میں آ کر اعلان کر دیا ہے کہ ہم سنی ہیں بھی اہل حق اس لگہ سے نہ دیکھیں جس لگہ سے اسلام دشمن شیعہ کو دیکھا جا رہا ہے اور مزید فرمایا کہ چند دن قبل بلوچستان کے اخبارات میں پتھر شائع ہوئی ہے کہ پاکستان کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے جتنی جیسے رہنما اور ہیر کی ضرورت ہے میں اس اعلان اور خبر کا مکمل طور پر تمام اہل سنت کی طرف سے رد کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ پاکستان کے قیام امن کے لئے صرف اور صرف نظام خلافت راشدہ کی ضرورت ہے اس کے لئے دشمنوں سے ہمیشہ نقصان ہی اٹھانا پڑا اور آئندہ انہیں کامیابی مل جائے گی۔ اس پروگرام کی دوسری نشست نماز جمعہ کے فورا بعد ہوئی تھی اور جنت الہدایہ کا تاریخی خطبہ جو ہم سب کے لئے نہ صرف بلکہ پوری عوام اہل حق کے لئے باعث مسرت تھا چونکہ یہ خطبہ حضرت اقدس استاد العلماء شیخ العرب داؤد انور علی ختم نبوت کے امیر عبدالغنی علی نے دیا تھا اور اپنے خاص عرب کے طرز کے

مطابق دیا خطبہ سننے ہی دل کو بہت سکون ملا جو پہلے کی زندگی میں دوسری نشست کے بہت سارے خطباء و مقررین تھے جن میں سے ایک جرنیل

حضرت مولانا محمد معاویہ اعظم مدظلہ:

ہم نے ہر دور میں مشکلات کا سامنا کیا ہے اور استقامت سے رہے ہیں اس کی سب سے بڑی دلیل ہمارے شہداء قادیان اور کارکنان کی شہادتوں کا کھلا ثبوت ہے دشمن نے سمجھ لیا ہے کہ وہ اپنے ناکام منصوبوں پر کامیاب جا رہا ہے یہاں کی بھول ہے ہم اللہ شہ اپنے اس مشن پر استقامت سے کھڑے ہیں جس کے لئے حضرت مولانا حق نواز تحفکوی مصلحہ، علامہ قاضی شریعہ مصلحہ غنیہ الرحمن قادری شریعہ مصلحہ مولانا اعظم طارق اور علامہ علی شیر حیدری مصلحہ اور دیگر کارکنان نے اپنے آپ کو قربان کر دیا ہے ہم آج اپنے شہداء کی مقدس روحوں سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ سب کے قتل قدم پر چلتے ہوئے زندگی قربان کر دیا جائے گی اور دشمن سے لڑتا ہوں کہ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں تم ناکام رہے ہو اور آج کا یہ ہمارا مقدس حق ہے اور آج بھی ناکام ہوا اسی طرح کل قیامت کے دن بھی ناکام ہو گے

حضرت مولانا محمد عالم طارق مدظلہ:

محترم دوستو! اور حضرات علماء کرام! امیر سید محمد عثمان سے وعدہ ختم نبوت ہے ختم نبوت وہ اہم مسئلہ ہے کہ جس پر تمام مذاہب اور ادیان میں بحث ہو رہی ہے اور مسلمان کو پابند کر دیا گیا ہے کہ اگر کال انسان بننا ہے تو عقیدہ ختم نبوت پر ایمان شرط اول ہے اور اس مسئلے پر ہمارے اسلام کی بے شمار قربانیاں ہیں حاصل ہر ایک پروگرام کا ایک سلسلہ ہوا کرتا ہے یہاں پر بھی جب تاریخ کی کتب کو ہم دیکھتے ہیں تو شہداء کی لڑی ختم نبوت کے حصے میں ہے مفتی حبیب اللہ حق، مفتی نظام الدین شازوی، مولانا سعید احمد جلال اور علامہ یوسف لدھیانوی اور دوسری لڑی ناموں صحابہ کے حصے میں ہے مولانا حق نواز تحفکوی مصلحہ اور علامہ قاضی شریعہ مصلحہ قادری مصلحہ مولانا اعظم طارق مصلحہ اور علامہ علی شیر حیدری شریعہ حضرت شامل ہیں میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ آج جامعہ حیدریہ کے عظیم الشان اجتماع پر جھک کر ہم ناموں رسالت کا مسئلہ ویسا ناموں صحابہ کرام کا ہم کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

حضرت مولانا ناؤنگریب قادری:

میرے محترم دوستو! اور ہم مشن ساتھیو! آج ہم کلکتہ حیدری میں جمع ہو کر ایک باہر دشمن کو نشانہ آئے ہیں ہم سے تم نے حیدری مصلحہ کو چھینا تھا اور تمہاری یہ سوچ تھی کہ حیدری کے

ہم یہ پروگرام ختم ہوا جائے گا جامعہ حیدریہ پر ایمان نظر آئے گا جنہیں معلوم ہوتا ہے کہ علامہ حیدری شریعہ مصلحہ کے زمانے میں ایک مرتبہ جامعہ حیدریہ میں یہ پروگرام منعقد ہوا کرتا تھا اور ان کے بعد سال میں دوسرے مرتبہ یہ پروگرام منعقد ہوتا ہے جس میں ملک بھر سے علامہ حیدری مصلحہ کے زمانے میں جو ہر اس مشن پر ثابت قدمی کا عزم کرتے ہیں اور میں اپنے تمام کارکنوں سے آج وعدہ لیتا ہوں کہ آپ اپنے محبوب قادیان سفر میں علامہ محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے حکم پر ایمان کے شانہ پر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے تیار ہیں گے اور تمام قادیان پر مکمل اعتماد رکھیں گے اور حکومت سے ہر طرح مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے تمام شہداء کے قاتلوں کی گرفتاری میں سستی سے کام لینے کی بجائے جمہوریت سے کام لیا جائے اور ہماری پراسن پالیسی کو ہماری کردہی نہ خیال کیا جائے۔

مفتی فدا مارا الرحمن در خواستی:

(جمعیت علماء اسلام (س) گروپ)

مفتی اعظم پنجاب حضرت در خواستی کے چاشنی میں آج اس عظیم الشان پروگرام امام اہل سنت میں شرکت کو سعادت کی نگاہ سے دیکھا ہوں اور سپاہ صحابہ سے وابستہ لوگوں میں جنہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ تمہاری منزل بہت قریب ہے دیگر مذہبی جماعتوں کی طرح تمہاری جماعت اور موقف کی مکمل حمایت جمعیت علماء اسلام مولانا مسیح الحق گروپ بھی کر رہے ہیں پورے پاکستان میں کسی بھی پلیٹ فارم پر ہمیں بلوایا گیا تو ان شاء اللہ آپ ہمیں صف اول میں پاؤ گے

میر سیف اللہ خالد آف لاہور:

(جمعیت علماء اسلام (ف) گروپ)

میں آج کے اس پروگرام میں شرکت کرنے والے دور ہلا سے آنے والے تمام سپاہ صحابہ اور دیگر جماعتوں کے کارکنان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور علامہ حق نواز تحفکوی کی روح سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے ہمارے علماء اور کارکنین پر اعتماد کر کے اس پروگرام کا آغاز کیا تھا آج بھی ہم اگلے مشن سے تعلق رکھنے والے کارکنان پر اعتماد کر کے مشن کی تکمیل کا وعدہ کرتے ہیں اور دشمن اسلام کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم مکمل بھی تعلق تھے اور آج بھی تعلق ہیں اور آئندہ بھی مل کر دشمن کے خلاف خواہ وہ دشمن صحابہ ویسا گستاخ رسول ہو، کے خلاف کام ختم ہو کر کریں گے۔ شہداء ناموں صحابہ کے قتل قدم پر چلتے ہوئے ہم بھی اپنی جائیں قربان کر دیاں گے مگر موقف سے گھٹن نہیں گے اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سپاہ صحابہ کے ساتھ ہونے والی مسلسل زیادتیوں کو ختم کر کے انہیں مکمل طور پر انصاف فراہم کیا جائے اور

میں تمام جماعتوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ ناموں صحابہ کا مسئلہ کسی ایک فرد یا جماعت کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے اس کے لئے اگر آپ صحابہ آپ کو کسی بھی پلیٹ فارم پر دعوت دے تو ضرور قبول کر کے فریضہ نکالنا چاہئے۔

حضرت مولانا شمس الرحمن معاویہ:

(صدر سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب)

آج ہم ایک بار پھر جامعہ حمیدیہ شیر عظیمہ سندھ میں اپنے محبوب قائد کے نقش میں جق ہیں میرے ہم مشن ساتھیوں میں نے آپ سے دو بار بھی کرنا ہیں ایک یہ ہے کہ ہمیں علامہ حمیدی شہید کی طرف سے پُرگرام کا تقاضا ہے حکم علامہ صاحب نے دیا تھا جو حکم علامہ حق نواز فتحگو بیٹھہ چاکی، طارق بیٹھہ اور اعظم طارق بیٹھہ ہمیں دینے چلے گئے تھے وہ حکم کیا تھا وہ حکم یہ تھا کہ آپ نے اپنے اکابرین و اسلاف کے نقش قدم پر چلنا ہے اور دوسرا یہ تھا کہ جو کچھ پر اسلاف و اکابر آپ کو دیں گے وہ ان سے لے لینا ہے اور اس کو بحال تک پہنچانا آپ حضرات کی ذمہ داری ہے اس لئے ان لوگوں کی زباں میں خود بخود بند ہو جانا چاہیے جو یہ کہتے ہیں کہ سپہ صحابہ والوں کا کھانا اکابر نہیں ہیں آؤ آج میں آپ کو کھانا ہوں کہ وہ اس پر گرام کے ساتھ صرف نو جہان نہیں ہیں بلکہ بزرگ بھی ہیں اور بزرگوں کی ایک لمبی قطار ہے جس نے اس پر گرام کی صداقت پر اپنا تخلص خون بہایا ہے اور ہمیں اپنے مشن پر کھڑا کر کے گئے ہیں ان بزرگوں میں سب سے پہلے بزرگ علامہ علی شیر حمیدی شہید بیٹھہ ہیں جن کی ذاتی بھی سفید قمی اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی حکم دیا کہ اسی طرح بزرگوں کے طریقہ کار کو نہ چھوڑنا اسی طرح اور بزرگوں میں سے علامہ صدیق نور دینم شہید بیٹھہ حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔

عمر رسیدہ بزرگ حضرت مولانا ہدایت اللہ ہالچوی:

یہ بزرگ حضرت علامہ حمید علی شہید مدظلہ کے استاذوں میں سے ہیں جو اس پرگرام کی سرپرستی حضرت قاضی شہید کے دور سے فرما رہے ہیں اگر تمام کارکنان کو اپنے قائدین کے مشن پر چلنے کی صیحت فرماتے ہیں اور اپنا وقت بیان کے لئے قائد محترم لحدیثی کے حصے میں دیتے ہیں ان بزرگوں کی سرپرستی ہمارے سرلوں پر ہمیشہ ہے اور ان شاء اللہ یہ سب کی جو لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ چاہا صحابہ والے بزرگوں کے بغیر چل رہے ہیں یہ ان لوگوں کی بھول ہے کیونکہ ہم نے تو وہ کچھ کیا ہے جو علامہ اور شاہ اور دیگر علامہ دہلی نے کیا ہے۔

شیخ العرب والعجم حضرت شیخ عبدالحفیظ مکی

(امیراعظم فضل مخدوم نبوت)

میں سپاہ صحابہ کے مشن پر شہید ہونے والے تمام قائدین اور کارکنوں کی شہادتوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور میں تمام کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو سپاہ صحابہ سے وابستہ ہیں کیونکہ یہ پروگرام بہت عظیم ہے کیونکہ ناموں صحابہ کا مسئلہ اگر حل ہو گیا تو ناموس رسالت و فخرِ حقیقت کا مسئلہ خود غور و حل ہو گیا اور میں اپنا بیعتِ وقت قائد سپاہ صحابہ حضرت امداد صابونی کے نام کرتا ہوں۔

حضرت مولانا ریحان محمود ضیاء:

(صاحبزادہ حضرت علامہ قاری شہید رحمہ اللہ)

فرمان اسلام ہمارے پر اس مشن کو وحشت گردی کا نام دے کر
وہ نام کرنا چاہتا ہے حالانکہ ہماری جنگ تو گولی کی نہیں مگر دشمن
سے ہماری جنگ دھاک کی جنگ جی جھٹکوی بھیلو نے شیہ کو
عدالت میں بلوایا تھا مگر اس بزدل نے بجائے عدالتی راستہ اختیار
کرنے کے گولی کا راستہ اختیار کیا ہے اور اس میں بھی اپنی کامیابی
سمجھتا ہے حقیقت میں بہت بری طرح ناکام ہو چکا ہے میں اپنے
تمام ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم نے اپنے والد
حضرت فاروقی بھیلو کی شہادت کے بعد مولانا اعظم طارق بھیلو
کے ہاتھ پر موت کی بیعت کر لی تھی اور اعظم طارق بھیلو کے بعد
آج لدرھیا نوری صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں تم بھی اگر
ہمارے ساتھ قلعہ ہو تو موت کی بیعت حضرت لدرھیا نوری کے
ہاتھ پر کر کے اس مشن کو ختم کرنا چاہو۔

مولانا عبدالحق رحمانی:

حضرت نوح علیہ السلام جس کشتی میں سوار ہوئے تھے وہ محفوظ رہ گئے اور
 دنیا بھر میں ان کے بارگاہ میں ہزاروں کی ہجرت ہو چکی ہے یہ اس کی
 دلیل تھی بلکہ کشتی محفوظ رہی اور اس میں تمام انسان بھی محفوظ رہے
 مگر ان انسان ہی جنہیں ہلکا انسانوں کے ساتھ جو جو چیز جو جنہ پر
 کشتی پر سوار ہو گئے تھے وہ سب محفوظ رہے تھے آج ہماری کشتی
 بھی جناب نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے یہ بھی اہل حق کی کشتی
 ہے اور وہ بھی اہل حق کی کشتی تھی اس میں بھی سوار ہونے والے کا
 سب کچھ ایمان مال اور جان محفوظ رہے گا اور یہ کشتی بھی جلد کنارہ
 تک لگنے والی ہے اس کشتی کا علاج اول حق نواز خود خدا وقت
 بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کا علاج بدل رہے ہیں کشتی بھنگی کی جگہ
 آج تو کشتی کا بھی کھینچو آیا وہ کیا تو علامہ فاروقی کی جگہ آج ایمان کے بعد
 جرنل اعظم طارق کی جگہ علامہ شریعہ صمدی کی جگہ آئے اور ان
 کے بعد اب اس کا علاج علامہ لدھیانوی ہیں ان کے ہاں علامہ
 مسعود الرحمن عثمانی اورنگزیب فاروقی عالم طارق اور مولانا مسعود
 مظفر وغیرہ ہیں ان شاء اللہ بہت جلد یہ اہل منزل پائیں گے۔

ثانی اعظم طارق علامہ مسعود الرحمن عثمانی:

آج ہم ایک بار پھر اسے جیسا کہ ہمہ دین کی سہولتوں اور ان کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے آئے ہیں میں ان قائدین کی شہادت کے مرتبین یعنی ان کے قاتلوں کو قتلنا چاہتا ہوں کہ وقت کے عالمی ہماری لڑائی کو کوئی لڑائی نہیں تھی یہ تو ایک پرمشکل لڑائی تھی۔ یہ ہیں اور اس کے لئے اپنے قائدین کے حکم کے پابند ہیں۔ میں تو اب وہ وقت کے راہروں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ان کے عقائد و دینی جات ہیں اور وہ لوگ جو ملک و ملت کے دشمن ہیں۔ ہمارے ہیں۔ ڈاکو اور چور ہیں ان کو کاغذ پر غیہ اور اس پسند کیا جاتا ہے اور آزادی سے غلام اور تمام کمال عام کر رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے میرا حکومت سندھ سے مطالبہ ہے کہ میری جماعت کے تمام کامی کے قہماء کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے آپ ہماری اس پالیسی سے عاجز نہ ہوئے۔ اٹھاؤ اگر میری جماعت کی مرکزی قیادت نے حکم جاری کر دیا کہ اب

بارہ گھنٹہ کا کھیرا لاکھ بار بج گئے۔ میں ان کے آ جاؤ تو ہم خوش ہو کر اپنے جہاز میں داخل ہو کر حکومت سے لئے گئے میری جماعت کے کارکنوں کو بے دردی سے گولی مارنے والے ایران میں پناہ گزین ہیں اگر ایران کے کسی شہر میں دھماکا ہے تو وہ پاکستان کو بھی گھمسا دیتا ہے تو ہماری بزدل حکومت جواب میں یہ کہوں کہ ہمیں کتنی ہے کہ ہمارے علماء کے قاتل ایران میں پناہ گزین ہیں۔

اکثر خادم حسین و خولوں:

ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں:

چھ فرادہ ہیں

- 1) حکومت وقت سے اہل اسلام کا یہ کہہ کر ناموس رسالت کے خلاف کفر کا دعویٰ کیا جائے۔
2) گستاخ صاحب کرم اللہ وجہہ کے خلاف قانون سازی ہو جائے۔
3) ہمارے کراچی کے شہداء اور دیگر قاضیین کے قاتلوں کی گرفتاری میں عمل نہیں آئی حکومت اس مسئلہ پر غور کر کے گرفتار کرے۔
4) ہماری پراسن پالیسیوں کے بعد ہماری جماعت پر ناجائز ٹیکس بندی کوئی انفرمیشن کیا جائے۔
5) علماء کی خصوصی حفاظت کا انتظام کر دیا جائے۔

فائدہ محترم علامہ احمد لدھیانوی دامت برکاتہم:

میں اس پروگرام کی تیاری پر سامعین قاری عادی پر پہل
نمائہ مولانا محمد عبداللہ اور ان کے تمام ساتھیوں کو دل کی گہرائیوں سے
بہار کراؤں گا کرتا ہوں ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء
اسم اور عوام اہل سنت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ہماری تاریخ
نہاد کی تاریخ سے رہز اول سے قائمین اور کارکنان اپنی جیتی
یاں کے نذرانے پیش کرتے جا رہے ہیں آج اس وقت بھی
جمعہ صبر کراچی میں میری جماعت کے ایک ساتھی کو شہید کر دیا
گیا ہے جس کی نماز جنازہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے مین گیٹ پر
اس وقت ادا کی جا رہی ہے میں آپ کو بہت سی خوشخبریاں سناتے
آیا ہوں آپ بایں کیوں ہیں ؟ علامہ حیدری رحمہ اللہ کی تمام
کوششیں کامیاب ہو چکی ہیں میں آپ کو بتانے سے پہلے حضرت
حیدری رحمہ اللہ کی قبر پر جا کر بتانا مگر اس طرف ہجوم ہونے کی وجہ
سے میں دوسری طرف سے آ گیا ہوں اے رب میری آواز
پوری تک پہنچاؤ۔ بعض لوگ ہمیں اہل حق سے جدا کرنے کی
کوشش کر رہے تھے لیکن سعودی عرب اور بنگلہ دیش کے
572 علماء و متقیان کرام کے فتوے کے بعد چرچوں قل مفتی اعظم
دارالعلوم دیوبند کے مفتی نے بھی سپاہ صحابہ کے موقف کی تائید
کی توئی دیا ہے کہ شیعہ کافر ہے اب ہماری منزل بہت قریب
ہے جو ہمیں نظر آ رہی ہے آپ مجھ سمبر اور ان سے رہیں دن
دن کامیابی آپ کا مقدر ہے نہ کسی۔

مولانا شام اللہ حیدری مدظلہ:

پروگرام کے آخر میں علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی مولانا شاہد اللہ حیدری نے ملک بھر سے آئے تمام ماسٹرن، علامہ کرام اور نور محمدی و سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کا ناقص میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

☆..... مجھ کو یہ شہید علیہ السلام کا غلوں ہی تو ہے کہ آج ہم کو یوں ان کے پیڑوں میں رسالہ ملتا ہے کہ عرصہ سے آپ کے رسالہ کا قاری ہوں، مگر چونکہ رسالہ من من پر حارسہ مضامین عمدہ تھے جس میں مجلس..... مگر..... حقین اور اسلام دشمنی اور اسرائیلی سے گواہان تک تحریریں بہت دلچسپ تھیں اور رسالہ میں انٹرویوز اور کہیں بھی کارکن شہید دشمنی یا گرفتار ہوں مثلاً ریلی پر قاتل یا چھپے رسالہ میں عبداللہ چاٹھو کی شہادت یا نوکر صاحبہ داہجی تحریریں ضرور بالخصوص شائع کیا کریں اور صحافتی پالیسی بھی ہو جس سے چمکی ہوئے رجول کو دھمکتا ہے۔

(عطام اللہ یولانی آف بلوچستان)

☆..... شمارہ نمبر 9 میں سب سے پہلے نمبر پر شائع ہونے والا خط میرا تھا جبکہ اس کے نیچے میرا نام موجود نہیں تھا۔ آپ نے باقی غلوں کے نام لکھے ہیں، آپ غلوں کے نیچے اگر جواب لکھنا شروع کر دیں تو رسالہ مزید کھر جائے گا جواب کے بغیر غلوں بالکل گھنگھلیں آپ کو رائے دی جاتی ہے۔ سب اس کو محفوظ کر لیتے ہیں یا نہیں۔ شمارہ 9 کا تاغیل بہت خوبصورت تھا تمام شماروں سے، کوشش کیا کریں کہ شمارہ کے تاغیل میں خوبصورت رنگ استعمال کئے جائیں، ہر شمارے میں کسی نہ کسی شخصیت کا انٹرویو ضرور شائع کیا کریں، انٹرویو کے بغیر رسالہ حارے گا نہیں، ہوتا، سعید ارشد صاحب کا انٹرویو ضرور شائع کریں، جب شائع کریں تو یوں بتائیں کہ کالے کٹھے میں اٹھانٹریو شائع ہوگا مجھے ان سے چند سوالات پوچھنے ہیں تاکہ میں پوچھ سکوں، ہر رسالے میں کسی شاعر کی نظم یا نعت وغیرہ ضرور شائع کریں۔

(بخت شیر علیہ قاری قاسم دلاہ پور)

☆..... ناچنے نے عرصہ دراز سے حرم کر لکھا ہے کہ سلسلہ دار نظام خلافت راشدہ میں ہر ماہ ایک مضمون شائع کیا جائے مگر کچھ مصروفیات کی بنا پر صاحب آل رسول علیہ السلام پر لکھنے کی فرصت نہ ملتی تھی، اب کچھ مصروفیات سے وقت نکال کر مضمون لکھ کر آنجناب کی خدمت عالیہ میں پیش کیا کر اسے بھی نظام خلافت راشدہ میں شام کی جگہ دی جائے۔

(انصار احمد عثمانی۔ سیالکوٹ)

☆..... آپ کو اور پوری انتظامیہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اسے مشکل حالات میں اللہ رسول کی اشاعت جاری ہے۔ کئی عرصہ سے رسالہ پڑھ رہا ہوں، مضامین سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیسے کروں، میرے پاس الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ تمام نیکو کاروں کی انتھک محنت کو قبول فرمائے تاہم انسان خطا کا پتلا ہے اور غلطی نہ چاہتے ہوئے بھی ہو جاتی ہے۔ شمارہ

نمبر 12 میں کچھ اہم غلطیاں نظر آئیں دل چاہتا ہے نشاندہی کر دوں۔

ایک مضمون (دل کی آواز) صفحہ نمبر 28 پر سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 36 کے الفاظ (فَمَنْ أَلْفَسْتُمْ) کی بجائے مسہون افسسکم کیونکہ دیکھا گیا ہے۔

اسی مضمون میں صفحہ نمبر 30 پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 154 کو بھی غلط ملط کر دیا گیا ہے۔

اسی مضمون کے آخر میں مضمون نگار نے لکھا ہے (آپ کے سر نے تحفظ قائم نہایت میں اہم کردار ادا کر کے مسلمانان عالم کے دل جیت لئے تھے) اس پر آپ پر (نعم اللہ) لکھا ہوا ہے۔

(معیار صحافت) صفحہ نمبر 40 پر صاحب مضمون نے حضرت عمر علیہ السلام اور بنی پاک علیہ السلام کے آپس میں تعلقات کو بیان کیا ہے لیکن یہاں جو عبارت ہے دوبارہ غور سے پڑھ لیں (اور اس قسم کے امور میں آپ (حضرت عمر علیہ السلام) حضور علیہ السلام کے ساز و باز تھے اب اس آپ پر جو حضرت عمر علیہ السلام کے لئے ہے۔ حضور پاک علیہ السلام کا نام مبارک خالی ہے۔

رسالہ کے آخری صفحہ پر ایڈیٹر کی ڈاک میں محترم حافظہ بختی احمد عام خانی کلاچی نے اپنے خط میں گزشتہ شماروں کی کچھ غلطیوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ جناب کلاچی صاحب سے بھی گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنا نام ذرا مختصر کریں مصروفیت کے اس دور میں غالباً اتنا وقت کسی کو نہیں ملتا کہ آپ کا نام ہی پڑھتا رہے۔ محسوس بھی نہ فرمائیں۔

(اکبر علی۔ ساہیوال ضلع سرگودھا)

☆..... ہمارے نظام خلافت راشدہ کے سلسلے میں ایک تجویز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملک بھر میں ہمارے جہازوں کا رکن ایسے ہیں جن کا تعلق دینیاتی زندگی سے ہے اور وہ نظام خلافت راشدہ کی غریب داری کے بحر پر امیدوار بھی ہیں لیکن اپنی سادہ مزلی یا طریقہ کار سے لاپرواہ ہونے کی بنا پر اپنا محبوب رسالہ غریب نہیں پارہے اس سلسلے میں ایک آسان تجویز یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہر بڑے اجتماع کے لئے باقاعدہ کپ لگا دیا جائے جس کے اوپر نظام خلافت راشدہ کی سالانہ رجسٹریشن کرانے کا تیز آویزاں ہوتا کہ چاروں موبلوں مثالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر سے آئیٹلے کارکن آسانی کے ساتھ اپنے رسالے کی رجسٹریشن کر دے کہ سال بھر اپنے گھر کی دکان پر اپنا محبوب رسالہ وصول کر سکیں۔ اور اس اجتماع سے پہلے نظام خلافت راشدہ اور دیگر سال کے اندر با اشتہار گواہ کیا جائے کہ کفایں اجتماع کے موقع پر نظام خلافت راشدہ کی سالانہ رجسٹریشن کے سلسلے میں باقاعدہ کپ کا اہتمام کیا جائے گا جہاں پر ایک سال

سے لیکر پانچ سال تک رسالہ کی رجسٹریشن کرانی چاہئے کی اور رجسٹریشن کرتے ہوئے ہر امیدوار کو باقاعدہ رسید جاری کی جائے تاکہ کسی شکایت کی صورت میں شریار پر یہ کاپی کا قاعدہ حوالہ دے سکے۔ (ابو نعیم احمد۔ منڈی بہاؤ الدین)

☆..... نظام خلافت راشدہ جریڈے کا مستقل قاری ہوں اور سپاہ صحابہ پاکستان کی دل سے قدر کرتا ہوں اور علاقے حق کی قربانیاں پر فخر کرتا ہوں جنہوں نے دین حق کی خاطر جان و مال کی عظیم قربانیاں دے کر جماعت صحابہ کرام کے حصص و حقت کو پہنچا ہے اللہ تعالیٰ علاقے حق ملائے دیو بند کی ان عظیم قربانیاں کو قبول فرما کر اس ملک میں قرآن و سنت پر مبنی نظام کے قیام کے لئے سبب فرمائے اس ملک کا اسلامی نظام کی برکات سے فیض یاب فرمائے۔ (محمد نفیس۔ سوہر بازار حیدر آباد سندھ)

☆..... نظام خلافت راشدہ بہت اچھے انداز میں اپنی کامیابی کا سفر طے کر رہا ہے۔ شمارہ نمبر 12 دیکھ کر دل خوشی سے جھوم گیا، آپ کی پوری ٹیم کو دل سے دعا میں دیں، خصوصاً سرور حق کی ذریعہ انگ اور پھر تادمین کے حالات زندگی ملاحظہ کئے اس کے بعد قدم آگے بڑھاتے ہوئے دوسرے قرآن کے سلسلے کو دیکھا ماشاء اللہ پھر بارگاہ رسالت مآب علیہ السلام کے طالب علموں کی ہر تقدی میں حاضری دی اسی طرح سب سلسلے اور مضامین عمدہ ہیں سب سے بڑھ کر مولانا محمد علی نقشبندی علیہ السلام کے قلم سے نکلنے والے جہازات کو چتا، انہوں نے خوب دشنام صحابہ کی خبر لی ہے اگر میں نے سلسلے میری کہانی میری زبانی کی تعریف نہ کروں تو ناشکری ہوگی ایڈیٹر کی ڈاک میں دو تین خط شائع فرمایا کریں بچے غلوں کو کھنجر کر دیا کریں

(حافظ محمد سعید صاحب۔ جمہور خانہ)

☆..... ماہ جنوری کا شمارہ ملا، بہت خوشی ہوئی، ناگل اچھاٹی دیرہ زبیب اور خوبصورت مضامین اور بالخصوص شہید تادمین کے سوانح و افکار پڑھ کر ایمان کو تازگی ملی۔ میری طرف سے ہمارے نظام خلافت راشدہ کی پوری ٹیم کو دل سے مبارکبادیں قبول ہو۔

(تادمین۔ آف لاہور)

خاتمین کا جلسہ

23 جنوری دن کی بارہ بجے شہید والا کورٹ ہاؤس میں ہماری ایک ٹیم جن جو اللہ حافظہ حاکم قاضی ہیں، کی پُر غلوں دعوت پر جرمیل (کا اعوم) سپاہ صحابہ چلے انتقامات حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید علیہ السلام کی الجیہ (جو ہمارے لئے ماں کا صبر رکھتی ہیں) تشریف لائیں، اسی دن اطلاعات ہوئے، جگہوں میں

خاص طور پر غنائین میں غوثی کی ایک خاص اور دوزخی ماکہ فرشتہ
نے تمام کام چھوڑ دیے، جلسہ گاہ میں پہنچنا شروع ہو گئیں، پروگرام
ایک وسیع و عریض چار دیواری میں، مکمل پردہ کے ساتھ کیا گیا تھا،
تقل و حرکت نہ تھی، غنائین سے کچھ کچھ بھرتی، چھوٹی چھوٹی
بچیوں سے لے کر ضعیف العمر غنائین جو شدت مرض کی وجہ سے ستر
حالات پر تھیں ان کو یہاں پہنچایا گیا تھا دوسرے گاؤں یعنی آس
پاس سے غنائین کے قافلے آنا شروع ہوئے، سب سے پہلے
ایک عالم نے مختصر خطاب کیا، پھر جبرہاں مہمان خصوصی مولانا شہید
صاحب کی صاحبزادی کا تعارف کرایا گیا تو سامعین و ناظرین پہ
ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی، شیر دل باپ کی شیر دل بیٹی نے
اپنے خطاب میں سب سے پہلے آقا نے نامدار رحمت عالم ہادی
عالم علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا ایک باب کھولا، پھر اپنی زندگی اپنی
جماعت اور اپنے کام کی زندگی کا مقصد یعنی عظمت صحابہ اور
مدح صحابیات کو اسن طریقہ سے بیان فرمایا تقریر کے دوران
جب ہماری بہن نے کانٹین (کاہدم) سپاہ صحابہ یا خصوصاً اپنے
والدہ شہید پڑ جانے کے غم و حزن بیان کئے اور بتلایا کہ ہمارے والدہ
شہید عظمت اور دافح صحابہ کے لئے جب جیل میں ہوئے تھے تو
ہم بہن بھائی اور ہماری والدہ صاحبہ (جو ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں)
زندگی کیسے گزارتے، تعلیم کیسے حاصل کرتے اور پھر جب کبھی شہید
کردیا گیا تو ہم پورہ جماعت پہ کیا جاتی، غم کی یہ داستان کسی سے
نہیں مخفی تھی، ہر اک کلمہ مولانا مبارک کی طرح برکت دیتی تھی
بعض غنائین نے وضو میں ملنا شروع کر دیں، ابو حمزہ نے
خطاب کا رخ بدل لیا اور کہا تم ان صحابہ اور صحابیات کی سپاہی ہو جن
میں جرات، بہادری و شجاعت، استقامت اور صبر کوٹ کوٹ کر بھرا
ہو تھا اور علمائے حق کے بہادر دانش کا ناموں پر دھنسی ڈال کر ممبر کی تختیں
کی اور فرمایا ہمارے سچے حزب اسلام میں اس طرح دینا دھنا
چاہئے نہیں بلکہ آپ سے محرو غنائین، میری مائیں، بیٹنیں اسلام
پیشہ اسلام علیہ السلام، عیال بیت الطہارہ صحابہ کرام اور علماء حق کے
قتلے ہوئے راستے پہ چلنے کا عہد کریں، آپ نے نہ اصرار نہیں
کئیں، شری پردہ پہ بہت زور دیا، اسی وقت بہت ہی صوفیوں نے
نوجوان لڑکیوں نے نماز، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر اذکار
تعلیٰ مقامات اور شری پردہ کا پختہ عہد کر لیا اپنی قاعدگی تقریر ہم پہلی
مرتبہ سن رہی تھیں، شہید ناموس صحابہ مولانا اعظم طارق شہید کس
وقت بالکل آنکھوں کے سامنے تھے جن کو ہم نے پہلے کیے ٹھوس
میں سنا تھا، دعا کے بعد مہمانوں سے ملنے کے لئے ہر جرحہاں آگے
پاس پہلے پہنچنے کی خواہش تھی ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اس طرح
کے پروگرام ہمارے ہاں ان شاء اللہ، رہا یا یا ششانی ہوا کریں
گے ہمارے گاؤں شہید والدہ میں بہت بڑے بڑے علماء تشریف
لا چکے ہیں ہماری جماعت کے ہمارے گاؤں کے ہمارے بھائی
بزرگ سالانہ جلسہ کرنا ہے جس میں امام اہل سنت علامہ علی
شریحہ شہید علیہ السلام بھی درجہ تشریف لائے ہیں تاہم خاص
غنائین کے لئے پندرہ جلسہ تھا، ہمارے ہاں سیلاب کی آنا کٹ
کے بعد اگر کوئی غوثی آئی ہے تو اس جلسہ سے ہی آئی ہے اور قاعدہ

محترم کے اہل خانہ کے یہاں تشریف لانے سے..... اللہ تعالیٰ
ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔
پورے ملک کی اہل سنت و الجماعت کی تمام ماؤں،
بہنوں سے اپیل ہے کہ اس طرح کے دینی پہلے متفقہ کر جائیں اور
دیکھیں اس کے غنائین اسلام پہ کتنے اور کیسے اثرات پڑتے ہیں۔
(رپورٹ: دشیرہ قاری محمد اشرف سید حمیدہ والوی)

تذکرہ اسلاف کانفرنس

ملک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ راجپورہ نظامیہ
راولپنڈی کی تذکرہ اسلام کانفرنس 27 جنوری بروز جمعرات بعد
نماز مغرب پانچ بجے لاہور انقلاب خواجہ خواجگان، حضرت مولانا خواجہ
خان محمد علیہ السلام، حضرت مولانا مرفرازا خان صاحب، امام
الاسلام شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا علامہ علی شریحہ شہید،
استاذ القراءہ حضرت مولانا قاری سعید الرحمن، ولی کمال حضرت
مولانا یوسف خان، حضرت مولانا قاضی عبداللطیف (مولانا ظلیل
احمد صاحب ذکر یا مسیہ) منعقد ہوئی۔ جس میں خلافت قاری محمد
یعقوب نے فرمایا، حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی نے خطاب
کرتے ہوئے فرمایا پلیمبر لٹ کا کرکری نے اسے پاس نہیں ہونا چاہئے
بلکہ وہ ہونا چاہئے جس نے کسی مستند مدرسے سے عالم حاصل کیا ہو
مولانا قاری حنیف چاندھری نے فرمایا کہ نوجوان نسل کو شاہ
صاحب نے تذکرہ اسلام کانفرنس سے حصارف کرنا کران کے
ادب احسان فرمایا جو خان نام سے تو واقف ہیں مولانا محمد قاسم
ناٹوٹی، مولانا محسن احمد مدنی، مولانا شہید احمد ٹھٹھوی ان کے نام
تو سنے ہیں لیکن ان کے کام سے واقف نہیں ہیں ان سب
نوجوانوں کو میں دعوت دیتا ہوں کہ مطالعہ کریں ان اسلاف کو
پہچانیں۔ مولانا زہرا راشدی نے کہا اس وقت پھر اکثر دیوبند کو
مٹانے پر تلا ہوا ہے امریکہ کے حکاموں نے سروے کیا ہے کہ
پاکستان میں کتنے مسلک کے لوگ رہتے ہیں سروے کرنے کے
بعد وہ اس نتیجے تک پہنچے کہ سب کو ہم اپنے ساتھ لے سکتے ہیں ان
میں دیوبند رہے ہیں جو ہمارے چال میں نہیں آتے اب ہم یہ
سوچیں کہ ان کے مدارس میں کون سی چیزیں (کونسا میٹرل)
استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ کیوں پیچھے نہیں مانتے وہاں
اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی باتوں کے، میری تمام دیوبندی
جماعتوں سے گزارش ہے کہ جو جماعت جس کام کے لئے قرآنی
دوسری ہے وہ ڈھٹ جائے، سچا ہے وہ ختم نبوت ہے جمعیت علماء
اسلام، کاہدم سپاہ صحابہ ڈھٹ جائیں ان شاء اللہ اس حدیث میں
اسلام ضرور غالب آئے گا۔

حضرت مولانا مسیح الحق نجمی جامعہ دارالعلوم خانپا کوڑہ خٹک قاعدہ
جمعیت علماء اسلام (س) نے فرمایا اس وقت امت مسلمہ اس دور
سے گزر رہی ہے کہ کہیں ناموس رسالت کا مسئلہ ہے کہ کہیں
ناموس صحابہ کا مسئلہ ہے تمام دیوبند کی مذہبی جماعتیں احمد
ہو جائیں، جب اسلی میں مولانا اعظم طارق ہوتے تھے تو ہم
مطہن تھے اس کے بعد ہمارے دل ٹوٹ گئے میری تمام کاہدم
سپاہ صحابہ والوں سے گزارش ہے کہ جو آپ کے قاعدہ قاعدہ گئے اس پر

آپ ضرور عمل کریں۔ جس طرح انہوں نے اسلاف کی خاطر جان
قربان کی ہے اس طرح آپ بھی اپنے عقین سے پیچھے نہ ہٹیں
ان شاء اللہ وہ وقت ضرور آئے گا جب نظام خلافت راشدہ نافذ
ہوگا۔ جمعیت علماء اسلام کا بھی یہ مقصد ہے کام ایک ہے طریقہ
کار طیبہ طیبہ ہے، جمعیت علماء اسلام (س) اپنے پلیٹ فارم
سے مرزائی، بیہائی اور رافضی کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے اور
انتقام لہانی رہے گی۔

تاکمال سنت حضرت مولانا عبداللہ الحق رحمانی کبیر والا کی
آہ پر زبردست استقبال کیا گیا۔ تمام گلیوں سے سڑکوں ریلوں
اور گلیوں سے نکل کر جامعہ راجپورہ میں پہنچ گئے مولانا صاحب نے
عین شروع کیا تو بجلی مچی گئی، پھر ایمان جلسہ نعروں سے گونج اٹھا،
مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں اس تذکرہ اسلام کانفرنس میں
اپنی حرکت کو باعث فخر سمجھتا ہوں اس لئے اس کانفرنس میں جو
اسلاف آئے ہوتے ہیں ان کو میں اپنا استحقاق سناؤں ہماری
جماعت کے قاعدہ میں جو شہادت پانچ ہے ہیں وہ سب یہ فرماتے تھے
کہ اسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کام کو کرنا صحابہ کرامؓ
کی خاطر جان دینا اپنے لئے اپنے خاندان اور اپنی جماعت کے
لئے فخر کی بات ہے اور یہ بات میں آپ کو تھکا چلوں کہ جہاں اور
اسلاف کا ذکر کرنا کیا جاتا ہے اس جگہ مرد حق کا ذکر کیا جائے جس
نے چالیس دنوں میں جیل کی سلاخوں میں بیٹھ کر قرآن مجید حفظ
کیا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے یہ کامیابی بھی ہمارے قاعدہ اور ہماری
جماعت کے حصہ میں آئی ہے۔ میری مراد مولانا علامہ علی
شریحہ شہید ہیں۔ انکی قبر سے خوشبو کا آنا یہ بھی حقانیت کا
ثبوت ہے اور دشمن کے منہ پر طمانچہ ہے کاہدم سپاہ صحابہ ہر اس
جماعت کے ساتھ ہے جو اسلام کے طریقہ کار پر کام کر رہی ہے
کاہدم سپاہ صحابہ کہ جب جس جگہ جس وقت بلایا گیا بلایا جائے گا
ان شاء اللہ کاہدم سپاہ صحابہ اس وقت آپ کا ساتھ ضرور دے گی
اور اپنا کام سمجھ کر کرے گی۔ شرط یہ ہے کہ کسی غیر کی شہادت نہ ہو۔
اختصاصی دعا حضرت مولانا اسحاق مدنی نے فرمائی اس کے علاوہ
اور بھی کافی جماعتوں کے علماء تشریف لائے۔ جن میں مولانا
عبدالرؤف قاری، ڈاکٹر عبداللہ الحق، مولانا محمد اسلم قاری، مولانا
عمر حزیز الرحمن پڑاوی، صاحبزادہ مولانا ظلیل، صاحبزادہ مولانا
راشد یونس خان شامل ہیں۔

(رپورٹ: محمد اقبال شہیدہ والوی)

اعظم طارق شہید

پیارے اعظم تو ایسی دعا کر گیا
مٹن جھٹکوی پہ چان فدا کر گیا
سنیوں کے دلوں کا قرار تھا
شہادت کے جذبے سے سرشار تھا
قاروقی جھٹکوی جھٹکوی کی لٹکار تھا
کر کے قربان چان حق ادا کر گیا
پیارے اعظم جھٹکوی تو ایسی دعا کر گیا
مٹن جھٹکوی پہ چان فدا کر گیا

میری کہانی..... میری زبانی

ترتیب: میاں ذوالفقار علی

قرآن میرا بچپن کا دوست تھا، ہمارے گھر کے سب سے بڑے تفریحی کے بلوں کا لائسنس بھی اس کے والد کے نام تھا اس کے والد کا ایران کی انقلابی حکومت سے خصوصی تعلق تھا، میٹرک تک اسکے تعلیم حاصل کی ماں کے گھر کے تمام لوگ مجھے ہوائیوں کی طرح چاہتے تھے قرآن کا ذہن لڑائی معاملات کی طرف زیادہ راغب تھا مای جب سے میں بھی اس کے ساتھ ہر مجلس چلیے اور جلوس میں پیش پیش ہوتا، امام حسینؑ اور بارہ مصوم ہمارے لئے مشعل رہاتے، بی بی فاطمہؑ کا نام لے کر ہم حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور سیدہ عائشہؓ

عمر فاروقؓ اور خصوصی طور پر سیدہ عائشہؓ اور سیدہ حصہؓ پر بڑی تحقید کی..... اس نے تقریر کے دوران مولانا قنن نواز تھنگویؒ اور سپاہ صحابہؒ کو بھی بہت برا بھلا کہا وہ سپاہ صحابہؒ کو سپاہ سیلیا کہتا رہا ہم نے مولانا قنن نواز تھنگویؒ کو کلام نبلی بارستا تھا، وہ انہی پر میں سوچتا رہا کہ یہ حق نواز تھنگوی کون ہے؟ میں نے قرآن میں کے والد سے مولانا قنن نواز تھنگوی کے بارے میں پوچھا اس نے کہا یہ ناجی اور نادرستی مولوی ہے جو غیر ملکی لیکچرے پر کام کر رہا ہے اس کو پاکستان میں فساد پیدا کرنے کے لئے پاکستان ڈسٹن طاقتوں کی طرف سے امداد ملتی ہے، یہ پاکستان کے شیعہ کے

موجودہ قرآن میں سارے مسائل اور ساری باتیں اہلسنت کے مطابق ہیں شیعہ مذہب کے بارے میں قرآن خاموش کیوں ہے؟

صدقہ کا نکاح ﷺ سیدہ حصہؓ کو کالیاں نکالنے تھے اور امام حسینؑ پر ظلم و ستم کی داستانیں بیان کرنے سے

ہمیں حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بیٹے یزید اور ان کے خاندان کے دیگر لوگوں کو برا کہنے کا موقع مل جاتا تھا۔ شیعہ مذہب کی پوری بنیادی فہم حسینؑ اور واقعہ کربلا پر مبنی ہے۔ میری والدہ میری پیدائش کے وقت ہی وفات پا گئی تھی، میری پردہش میری مائی جان نے کی، میرا رسول میرے کلاس ٹیوٹر قرآن کے والد کے بیٹے ایک مشور کے آگے جتوں کی ریز می لگا تا تھا ماسوں کی کوئی اولاد نہ تھی مجھے اس نے بیٹوں جیسا پیار دیا، والدہ کی وفات کے بعد میرا والد نشو کرنے لگا تھا، آج مجھے اس کا کچھ بھی اندر نہ نہیں ہے۔ اپنے دوست قرآن کی وجہ سے میں بھی مکمل طور پر شیعہ بن گیا تھا، اس کے ساتھ دور دور تک مجلس سننے کے لئے جاتا تھا ہمیں شیعہ ذاکر تاج دین حیدری اور فاضل حسین ملوی بہت پسند تھے، مجھے ذاکر تاج دین کی تقریر کا انداز بہت اچھا لگتا تھا، مگر چودہ حکم کھلا کھلا کوبہت سے کہتے رہ کر کرتا تھا سی لئے زیادہ تر لوگ اسے پسند نہیں کرتے تھے شیعہ مذہب میں جڑا کر صحابہ کے بارے میں جتنا بے باک ہوتا ہے اسے عام میں اتنی ہی پڑائی ملتی ہے، یہی وجہ ہے کہ شیعہ قوم میں ذاکر فاضل ملوی کو بہت پسند کیا جاتا تھا۔ وہ صحابہ کے بارے میں کسی قسم کے تفریک

خلاف سنیں گے کچھ کہتا ہے، اس نے امام فتنی کے خلاف بھی تقریریں کی ہیں قرآن کے والد نے کہا ہم نے ایرانی حکومت کے ذریعے اس مولوی کے خلاف کارروائی کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا ہے۔ اگرچہ پاکستانی حکومت کے ساتھ ایران کی انقلابی حکومت کے تعلقات اچھے نہیں ہیں اس کے باوجود پاکستان کی بیوروکریسی میں شیعہ لابی بہت مضبوط ہے، امام فتنی نے جزل فیما ملحق کو سبک امریکہ کہا ہے۔ محض یہ فیما ملحق کا انجام بھی جبر تباک ہوگا مگر کے والد صاحب نے اور بھی بہت سی باتیں کہیں لیکن مجھے کوئی سمجھ نہیں آئی، ابنت میرے ذہن میں مولانا قنن نواز تھنگویؒ کے قاتلانہ تعارف کا بہت بڑا اثر رہا، میں سوچنے لگا کہ یہ پاک لوگوں کا دشمن ہے اسے آل می کو برا کہنے کی سزا ملنی چاہئے..... ہمارے علاقے میں سنیں کی اکثریت ہے لیکن جب عرم کا میوند آتا تھا تو اس طرح محسوس ہوتا کہ سراسر شری شیعہ ہے کیونکہ عرم کے پہلے دس دنوں میں ہر گھر میں امام پاک کی مجلسیں ہوتی تھیں، بچے بیڑے اور جوان ساری ساری رات مجلسیں سنتے، دن کو سٹیلیس لکٹیں، لیکن پکا کر غریبوں میں تقسیم کی جاتیں، مجھے یاد ہے کہ ایک مجلس میں سیدہ حسین ذاکر کی تقریر کے دوران ایک نوجوان کہتا ہوا گیا اس نے کہا یہ قرآن جواب پڑھا جاتا ہے اس

ہمارے مذہب کے مطابق موجودہ قرآن میں بہت سے تضادات موجود ہیں لیکن جو قرآن امام زمانہ لائیں گے اس میں کوئی تضاد نہیں ہوگا۔

میں سارے مسائل اور ساری باتیں اہل سنت کے مطابق ہیں ہمارے مذہب کے بارے میں قرآن خاموش کیوں ہے؟ ذاکر سیدہ حسین نے کہا اس بات کا سادہ سا جواب تو یہی ہے کہ امام

رہا بار نہ تھا۔ میں اور قرآن اپنے ارد گرد کے علاقے میں اس کے کسی پروگرام کو مس نہیں کرتے تھے..... کئی سال پہلے کی بات ہے فیصل آباد کے مرکزی امام ہاؤس میں فاضل ملوی کی مجلس تھی، ہم بھی بڑے اہتمام کے ساتھ وہاں پہنچے یہ قابل امام حسینؑ کے چہلم کے سلسلے میں پروگرام تھا، اس نے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا

زمانہ کا انکار کر دیا۔ ایسے سال مجلسوں میں نہیں کے جانے اگر اس سے آپ کی ٹیلی نہ ہوتی مجھے مجلس کے بعد مل لینا، مجھے اس وقت محسوس ہوا کہ جیسے اس نوجوان نے میرے دل کی بات کہ دی ہے مجلس ختم ہونے کے بعد اس نوجوان کو اس کا نام عابد تھا، میں اسے ذاکر سیدہ حسین سے ملاقات کرانے کے لئے اس مکان میں لے گیا جہاں وہ آرام کر رہے تھے۔ یہ تقریر باتیں سنیں جیسے کا وقت ہوگا۔ ذاکر سیدہ حسین نے ہمیں خوش آمدید کہا عابد نے اپنا سہاں دوبارہ دہرایا، انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا امداد کا آخری پیر ہے میں آپ کو کسی الجھاؤ میں ڈالنا نہیں چاہتا اصل بات یہی ہے کہ ہمارا قرآن امام زمانہ کے پاس ہے جب امام زمانہ ظاہر ہوں گے تو وہ اصلی قرآن اپنے ساتھ لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ سوال کر دے کہ ہم یہ قرآن کیوں پڑھتے ہیں اور اس پر ایمان کیوں رکھتے ہیں؟ تو اس کا جواب بھی وہی ہے جو امام جعفر نے دیا تھا کہ "موجودہ قرآن پر ایمان لانام پر اس وقت تک واجب ہے جب تک دنیا میں اصلی قرآن نہیں آجاتا۔" اگر ہم اس قرآن پر ایمان نہ لائیں تو پھر امام کے عرم کی خلاف ورزی ہوتی ہے، ذاکر سیدہ حسین کی یہ باتوں باتیں سن کر مجھے اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہونے لگی میں اس وقت پکارا کر رہ گیا، انہوں نے مزید کہا کہ امام زمانہ اہلسنت کے تصور کی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہو چکی ہیں، وہ جلد ہی دنیا میں ظہور پائیں گے، پوری دنیا میں عدل قائم کریں گے اور اصلی قرآن ان کے پاس ہوگا، موجودہ قرآن ہاں اس کی آہٹیں ہم اپنے مذہب کی شہادت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قرآن میں بہت سے تضادات موجود ہیں لیکن جو قرآن امام زمانہ لائیں گے اس میں کوئی تضاد نہیں ہوگا، یہی قرآن کی روٹی پوری دنیا میں پھیلے گی۔ میں اپنی عمر کی آخری گھڑیاں گزرا رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی امام قائم آل محمد آجائیں، عابد حسین کا ایمان اگرچہ مضبوط ہوا ہوگا لیکن ان باتوں نے میرا ایمان شیعہ مذہب سے حائل کر دیا میں ٹوٹے ہوئے دل اور ہارے ہوئے جگر کی طرح اپنے گھر پہنچا، میں سوچتا رہا کہ جس عمارت پر میں بہت زیادہ ناز کرتا تھا اس کی توبہ دیاں ہی نہیں ہیں، یہ تو پوری عمارت ہی مستقبل کے مفروضے پر مبنی ہے۔

اسلام میں قرآن حکیم کو بنیادی دستور کی حیثیت حاصل

ہے یہ دستور ہی مشکوک ہے تو پھر ہمارے ایمان کا کیا ہے؟ کافکانی سوچ بچار کے بعد میں نے دل توڑ کر دے ہوئے کہا کہ شام سید حسین ڈاکٹر غلط راہ پر چل رہے ہیں، شاید عمر کے اس آخری حصے میں ان کی یادداشت کمزور پڑ گئی ہو، یہی سوچ و بچار اور مشکوک شبہات میں کافی دن گزر گئے، پھر ایک دن اقر مشائی کا ڈبے لگ کر آیا اس نے کہا میرے والد صاحب نے خاص طور پر آپ کے لئے بھیجا ہے، میں نے پوچھا اس خوشی میں یہ مشائی لائے ہو اس نے کہا کہ رات

شیعہ جس مذہب پر ناز کرتے ہیں اس کی تو بنیادیں بنی نہیں ہیں بلکہ پوری عمارت ایک مفروضے پر کھڑی ہے۔

تھا۔ پہلے تو مجھے بہت زیادہ ڈر محسوس ہوا، پھر آہستہ آہستہ میرے حواس قائم ہوئے تو سوچنے لگا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حق تو اور جھٹکوی کو اپنا بیٹا کیوں کہا ہے؟ ۱۲ گے روز یہ سارا خواب میں نے جیل کو بتایا اس کو مولوی حق تو اور جھٹکوی جیل کے حلقے میں نہیں تھا اس نے کہا یہ مولوی بھی کوئی دلی اللہ شخصیت ہوگا، میں نے مولوی حق تو اور جھٹکوی کے حلقے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے دو بے تحاشہ ٹکڑے لگا کر لوگوں کے سامنے رکھا تو کہیں سے مجھے ان کی تقریروں کی

آیت لا تعزوز ان الله مع الصالحین کا ذکر کیا کہ روایات کو سولے سے پہلے سومر چہ یہ آیت پڑھ کر سوچنا اور دل میں یہ تصور کرنا کہ اللہ پاک مجھے میری مدد فرمائیں۔ یہ عمل مسلسل تین دن کرنا ہے، میں نے اسی طرح کیا، پہلے روز تو مجھے زیادہ بچہ بخش آئی دوسرے روز رات کے آخری پہر مجھے خواب میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی ان کے ساتھ ایک نوجوان جس کے منہ پر بھی داڑھی تھی اور پابستانی معلوم ہوتا تھا، کھڑا تھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر کہا

”یہ میرا بیٹا حق تو اور جھٹکوی ہے، اس کو میرے اور اللہ کے درمیان میں شہید کیا ہے یہ اب میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔“ اسی وقت میری آنکھ کھل گئی، یہ قریباً صبح چار بجے کا وقت

کیشین مل گئی، تقریریں سننے سے میرے دل کا بوجھ بہت ہلکا محسوس ہونے لگا اس کی باتیں میرے دل میں اترتی گئیں، میں نے مولانا حق تو اور جھٹکوی شہید علیہ السلام کو مکمل مشن اور پروگرام سمجھا جس سے مجھے شہیدیت اور اللہ کی تعظیم سے سخت نفرت ہو گئی۔

1991ء میں مجھے ذاتی حالات کی وجہ سے اپنا آبائی شہر چھوڑ کر حیدرآباد سندھ میں مستقل رہائش اختیار کرنا پڑی، سبیلں میری شادی اور بچے ہونے کسی دوست کی وساطت سے آپ کا رسالہ نظام خلافت راشدہ دیکھا تو مجھے اپنی کہانی لکھنے کا خیال آیا، چند دنوں پہلے الفاظ کا کھجور بھیج رہا ہوں مناسب خیال کریں تو شائع کر دینا شکریہ (ناصر عباس کالگی حیدرآباد سندھ)

ایک مرد مومن نے مولوی حق تو اور جھٹکوی کو قتل کر دیا ہے، اس خوشی کے موقع پر پھر مشائی کا ڈبہ آپ کے لئے لایا ہوں منہ چانے کیوں مجھے اس کی یہ بات اور مشائی کا ڈبہ اور خوشی کرنا چاہائیں لگا، میں نے بظاہر تو مشائی لے لی لیکن وہ مشائی میں نے کھائی نہیں بلکہ اس کے چانے کے بعد باہر پھینک دی پھر شیعہ مذہب کے بارے میں سے سرے سے غور و خوض شروع کر دیا، ہوسچے لگا کہ آنحضرت ﷺ کے تمام صحابہ و کرام آل رسول کے دشمن کیوں تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دھکے دیکر شکم مبارک میں موجود حضرت حسن کو شہید کیوں کیا؟ مولانا کا نکتہ حضرت علی کا حق کیوں غصب کیا گیا تھا؟ اگر یہ سب باتیں درست ہیں تو مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ان باتوں سے لاعلم کیوں ہے؟ اگر یہ لوگ ان باتوں کو جانتے ہیں تو پھر وہ ان دشمنان آل رسول کو

DECLARED TO BE UNLAWFUL, ILLEGAL AND WITH OUT LAWFUL AUTHORITY.

(TARIQ SHAMIM) JUDGE

اس فیصلے کے بعد مدنی کے درجنوں ریحان محمود فیاضیادہ حاکم قادیان شہید کے نام بھی جنس جناب چودہوی اعجاز احمد محمود چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور نے فوراً شیلڈ لائیکٹ کی فہرست A سے خارج کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔

منصوب بالا گزارشات کے بعد میں عدالت عالیہ کے چیف جسٹس اور جناب چیف جسٹس آف پاکستان سے اجتنابی ادب کے ساتھ گفتگو میں ہوں کہ وہ لاغور ٹوش لیتے ہوئے 4th شیلڈ کی فہرست سے تمام ایسے اشخاص کے نام خارج کرنے کی ڈائریکشن جاری کریں کہ جو کوئی بھی (1) کسی بھی CRIMINAL CASE میں INVOLVE نہیں (2) یا کسی بھی CRIMINAL CASE سے باہر نہ رہی ہو چکے ہیں (3) یا کسی بھی CRIMINAL CASE میں سزا یافتہ نہیں ہیں (محض F.I.R میں نامزد ہونا کسی کے مجرم ہونے کی دلیل نہ

ہے) کیونکہ جب تک جرم ثابت نہیں ہوا جتنا حلفہ قانون کے مطابق ایسا شخص یا ظلم ہے گناہ و مصمم تصور کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں میری یہ بھی تجویز ہے کہ 4th شیلڈ میں کسی شخص کو شامل کرنے کے لئے کم از کم ایڈیشنل چیف جسٹس کو ملزم سے متعلقہ تمام ریکارڈ پیش کر کے ملزم کو باقاعدہ سماعت کا موقع دلایا جائے اور جرم ثابت ہونے کے بعد اس قسم کی پابندیوں کا حکم کیا جائے اور بلا جبر کسی محرز ذمہ کو پریسٹن نہ کیا جائے۔ اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

قریب چار لاکھ کا بھٹہ کا بوسلے لیا اور ہر گز نے اپنے آدھوں سے کہا کہ تمام مسلمان قیدی حق کر کے عبداللہ بن حذافہ کے حوالے کر دیے جائیں اور اس کے حکم کی تعمیل کی گئی حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے اپنی اپنی سرگزشت انکوائری جیسکون کرو بہت خوش ہوئے اور قیدیوں کو دیکھا تو فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن حذافہ کے سر کا بوسلے اور یہ حق سب سے پہلے میں ادا کر رہا ہوں اور پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ کے سر کو بوسلے دیا اللہ تعالیٰ ان انھیں قدسی کی قربانیاں کو قبول فرمائے اور اس کے فضل قدم پر ہمیں بھی عمل ہوا انہوں نے تو قیامی حلف فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حق گوئی کے بدلے شہادت ملی جس کا تھا خنجر وہ سعادت ملی اپنے پاروں کی جا کے رفاقت ملی مشن جھٹکوی پہ جان فدا کر گیا پیارے اعظم رضی اللہ عنہ تو ایسی وفا کر گیا بار بار کھر نے آزمایا تجھے پہلے سے زیادہ مضبوط پایا تجھے اتنا ہی پھولا جتنا دلیلا تجھے پیارے اعظم تو ایسی وفا کر گیا جسکی صفت کی رکھوالی کی عمر میر حاضر ﷺ ہی بھی ہوگی تیری خنجر اپنی ان کی آغوش میں بچ کر اپنے جنرلوں سے وفا کر گیا پیم محشر جنبہ یہ لائے گی تیری جیل جھٹکویاں دیں گی صفائی تیری یہ زخم سارے دیں گی گواہی تیری اپنے دشمنوں کو بھی اپنا گواہ کر گیا (عشیرہ فہم انصاری فیصل آباد)

کیا تاہم بہرے ہیں؟

(غلام شبیر منہاس)

نہیں ہیں، آپ کی تنظیم کے پیچھے سربراہ اور با اثر لوگوں کا ہاتھ نہیں ہے تو آپ کی بات کو وہ وزن، وہ حیثیت، وہ اہمیت نہیں دی جاتی جس کی وہ متقاضی ہوتی ہے، اور یہ ہر شعبے میں ہے ایک عام پولیس ملازم اگر آپ سے بات کرے گا اس کو آپ توجہ سے نہیں سنیں گے، جوڑی سی او یا ڈی پی او کی اسی طرح کی، کی مٹی بات کو سنا جائے گا۔

بدقسمتی سے باقی تمام شعبہ جات کی طرح مذہبی معاملات میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ ایک چھوٹی اور بڑی مسجد کے خطیب کے خط کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی، بدقسمتی اہمیت بادشاہی مسجد یا فیصل مسجد کے خطیب کے اسی طرح کے خط کو دی جاتی ہے۔ ہمارے ساتھ بھی کچھ بگچوں برسوں سے یہی ہوتا آیا ہے۔ تحفظ ناموس صحابہ کی تحریک، پڑوسی ملک کے انقلاب کو برا دے کر نے کا منصوبہ اور اسلام کا نام لے کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی سازش حالانکہ اتنی عام فہم، سادہ نہیں تھی کہ اس کو کسی نظر انداز کر دیا جاتا اور نہ ہی اتنی مشکل کہ کسی کو یہ فلسفہ سمجھ نہ آ سکا۔ ہمارے قائدین سے لے کر کارکنان تک تمام لوگ بے سرو سامان تھے، مذہب ان کے پاس بڑے عمدے تھے، مذہبی مساجد و مسند، مذہبی گدی و جہ اور نہ اثر و رسوخ ان کے پاس صرف سچائی، اخلاص اور جان سچائی لہذا یہ پورے اخلاص سے کسی بغیر لپٹی کے، سچائی کا اظہار کرتے رہے مار کھاتے رہے، جیل جاتے رہے اور جان دیتے رہے ان لازوال قربانیوں کے دور رس نتائج ضرور برآمد ہوئے لیکن بدقسمتی

کرتے تو یہ کتب ان کے لئے اور اس ملک کے لئے بہت مستند اور مفید ثابت ہوئیں۔

وہ ایک ناکام لکھاری کی زندگی گزارنے کے بعد گناہ موت کی تیاری میں تھا کہ اچانک اس کے مقدر کا ستارہ چمک اٹھا۔ وہ اہل کرامت بن لادن نے اپنی ایک کیسٹ میں امریکی قوم کو مخاطب کیا اور اپنے اس خطاب میں اس نے ولیم حکیم کی کتاب روگ ٹیٹ کا ذکر بھی کیا اور پوری قوم کو شہرہ دیا کہ اگر آپ لوگ امریکہ کو بچانا چاہتے ہیں تو ولیم حکیم کی کتاب روگ ٹیٹ کو ضرور پڑھیں۔ یہ شخص تمام امریکیوں سے زیادہ ذہین اور سمجھ دار ہے۔ یہاں اسامہ نے اس کتاب سے ایک پیرا گراف بھی پڑھ کر سلیا، اسامہ بن لادن کا اکتا کھتا تھا کہ گناہ کی زندگی بسر کرنے والا ایک ناکام لکھاری ولیم حکیم صف اول کا مصنف بن گیا۔ اس طرح وہ کتاب جو امریکہ میں دو لاکھ پچاس ہزار سات سو پندرہ سو تیس پر تھی وہ چھپیں گھنٹوں میں 26 ویں نمبر پر آگئی، امریکہ کے گیارہ بڑے پرنٹنگ پریسوں نے دو دو صفحوں میں کام کیا جب جا کر اس کتاب کی ڈیمانڈ پوری ہوئی، ولیم نے صرف ایک ماہ میں اس کتاب سے ایک سو نو ملین ڈالر کمائے، اس کے کلیٹ کے سامنے پبلشرز کی لائنیں لگ گئیں، اس کو امریکہ کی 18 اور یورپ کی 21 یونیورسٹیوں سے خطاب کی دعوت مل گئی۔ 100 سے زائد خواتین نے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا لہذا اس ولیم حکیم کو جو دولت، جو شہرت اور جو نیک نامی 74 سال کی مسلسل محنت سے منل گئی، وہ اسامہ کی ایک منٹ چودہ سینکڑی گھنٹوں کے مقابلے میں۔

قارئین کرام اہم بات بڑی حیرت انگیز ہے کہ کل تک جس کتاب اور جس مصنف کو امریکہ میں کہاں کہاں ڈالنے کے لئے کوئی تیار نہ تھا وہ آج غائب ہوگئی، جب کیا تھی؟ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے غور فرمائیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہمارے دور کے دوسرے بہت سے ایہل میں سے ایک ایہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ کے پاس اثر و رسوخ نہیں، آپ کی حیثیت، آپ کا عہدہ بڑا نہیں ہے، آپ کے پاس اختیارات

اس کا نام ولیم حکیم ہے اور وہ امریکہ میں رہائش پذیر ہے اس کے والدین ہالینڈ سے خوشحالی کی تلاش میں امریکہ آئے تھے لیکن وہ غربت کی چارواڑہ کر موت کی وادی میں اتر گئے اور ولیم حکیم کو منطقی تر کہ میں دے گئے۔ ولیم حکیم نے اکاؤنٹنٹ کی تعلیم حاصل کی اور دفتر خانہ کے کمپیوٹر سیکشن میں نچلے درجے کا کلرک مقرر ہو گیا۔ جلد ہی وہ اس زندگی سے اکتا گیا اس نے استعفیٰ دے کر چند دوستوں کو ساتھ لایا اور ایک غیر اخبار "وائٹن فری پریس" کے نام سے نفاذ شروع کر دیا یہ چونکہ ایک باغی اخبار تھا لہذا جلد ہی بند ہو گیا۔ وائٹن فری

مصر میں دنیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی کے استاد نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یہودی قاتل کے مزار کی سرپرستی کرنے پر ایرانی حکومت کے نائب صدر کو ملنے سے انکار کر دیا تھا۔

پریس اس کا روزگار نہ تو بن سکا تاہم اس سے وہ لکھنے لکھانے کی طرف راغب ہو گیا اور وہ مختلف اخبارات اور رسائل میں مضامین لکھنے لگا۔

اس نے "سنگ ہوپ" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی لیکن نہ تو یہ کتاب مارکیٹ میں کوئی جگہ بنا سکی اور نہ ہی ولیم کو زیادہ قارئین مل سکے۔ تاہم لیون کے بعد اس نے ایک بار پھر "روگ ٹیٹ" کے نام سے ایک کتاب لکھی لیکن وہ بھی پہلی کتاب کی طرح قارئین کو متوجہ کرنے میں ناکام رہی نتیجتاً ۴ سال کی عمر میں ولیم حکیم نے لکھنے لکھانے سے رخصت منٹ لے لی اور وائٹن فری میں ایک چھوٹا سا کمرہ لیا اور تھا زندگی گزارنے لگا وہ زندگی کے ان آخری ایام میں انتہائی افسردہ تھا وہ سمجھتا تھا کہ امریکی محام نے میری کتب کو چھین دی سے نہیں لیا حالانکہ اگر امریکی تھوڑی سی سمجھداری کا مظاہرہ

مشن جھنگوی کی لازوال قربانیوں کے دور رس نتائج ضرور برآمد ہوئے لیکن بدقسمتی سے با اثر لوگوں نے اس معاملے کو اس سنجیدگی سے نہیں لیا جس کا یہ متقاضی تھا۔

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

خلافت

ورلڈ آرڈر

یہ کتاب 14 سال قبل اسیری کے دوران کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی اس وقت لکھی گئی باتیں آج سچ ثابت ہو رہی ہیں

تالیف

حاجہ اعجاز علی
الرحمن بن فاروقی شہید



- 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- دنیا بھر کے مسلمان ممالک کی سیاسی و جغرافیائی حالت
- مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر..... اس کی حیثیت
- پوری دنیا پر دفاعی تسلط کی امریکی کوشش
- مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- خلافت ورلڈ آرڈر دور حاضر کا حقیقی تقاضا
- اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- براعظم ایشیاء و افریقہ میں انگریزی بالادستی
- دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- عزیمت اور رخصت کی تقسیم اور اسلام کی نوید
- خلافت کی بنیاد پر اسلامی دعوت کا طریقہ کار
- قلب اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- بیسویں صدی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش
- عالمگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم

۱۲۵/- پیسہ

۲۰۸ صفحات

خوبصورت طباعت

اعلیٰ کتابت

کتاب چھپ چکی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک شال یا
041-3420396 سے طلب فرمائیں

Ph:

041-3420396

ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد

ناشر

جامعہ عربیہ فاروقیہ اسلامیہ دہلی

جلد وفاروقی شہید کافر

31 مارچ 2011 بروز جمعرات 1432ھ

محکم الدھانی

مفت محمد رفیع الرحمن

مفت محمد رفیع الرحمن

رجحان محمد رفیع الرحمن